احمد سعید ملتانی

آغاز و انجام

مؤلفہ

نثار احمد الحسینی

خانقاہ امدادیہ، مدرسہ عربیہ حنفیہ تعلیم الاسلام

محلہ زاہد آباد حضرو اٹک

057-2311400, 0312-2311400

Scanned with CamScanner

احمد سعید ملتانی

آغاز و انجام

مؤلفہ

نثار احمد الحسینی

خانقاہ امدادیہ، مدرسہ عربیہ حنفیہ تعلیم الاسلام

محلہ زاہد آباد حضرو اٹک

057-2311400,0312-2311400

Scanned with CamScanner

© جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

ناشر : ——— نثار احمد الحسینی
مطبع : ——— ندیم پرنٹرز، لاہور
کمپوزنگ : ——— وی پرنٹ بک پروڈکشن، راولپنڈی
اشاعت : ——— طبع اوّل
تاریخ اشاعت : ——— رجب المرجب ۱۴۳۲ھ - جون ۲۰۱۱ء
ادارہ : ——— خانقاہ امدادیہ، مدرسہ عربیہ حنفیہ تعلیم الاسلام
محلہ زاہد آباد خضرو اٹک - پاکستان
0312-2311400 057-2311400

Scanned with CamScanner

فہرست

تقاریظ ۵
حضرت مولانا الشیخ سلیم اللہ خان دامت برکاتہم العالیہ ۵
حضرت مولانا ڈاکٹر سیّد شیر علی شاہ صاحب المدنی دامت فیوضہم ۱۳
عرضِ مرتّب ۱۵

احمد سعید ملتانی - آغاز وانجام

اشاعۃ التوحید والسنہ ۲۰
علمائے دیوبند پر اشاعۃ التوحید والسنہ کی تنقید کا تسلسل ۲۱
احمد سعید ملتانی - ایک تعارف ۳۴
امام الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شانِ اقدس میں گستاخی ۳۵
صحابی رسول ﷺ کی گستاخی ۳۵
حدیث رسول ﷺ کی گستاخی ۳۵
حضرت امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ پر ملتانی متحقق کی تنقید ۳۶
جماعت محدّثین کی گستاخیاں ۳۶
رواۃ صحیح بخاری پر ملتانی مصنف کے نشتر ۴۰
صحیح بخاری شریف پر چتروڑی کی تنقید ۴۱
احمد سعید ملتانی کا گستاخانہ انداز بیان ۴۳
اللہ تعالیٰ کی شان میں گستاخی ۴۳
اکابرین امت کی گستاخی ۴۴
علمائے دیوبند کی تکفیر ۴۵
اکابر اشاعۃ التوحید والسنہ کی گستاخی ۴۶
احمد سعید ملتانی کے گستاخانہ رویّہ پر اکابرین اشاعۃ التوحید والسنہ کی فراخ دِلی ۴۷
احمد سعید ملتانی کو اشاعۃ التوحید والسنہ سے اکابرین اشاعت کی توہین پر نکالا گیا ۵۰

Scanned with CamScanner

احمد سعید ملتانی کی امام بخاری رحمہ اللہ سے عداوت کی وجہ ۵۸
امام بخاریؒ ورواۃ بخاری ومسلم پر اکابرین اشاعۃ التوحید والسنہ کی تنقید ۵۹
دردمندانہ گزارش ۶۵
احمد سعید ملتانی کا انجام ۶۹
امام بخاریؒ ودیگر محدثین پر ڈاکٹر عثمانی کی تنقید پر احمد سعید ملتانی کے فتوے ۶۹
احمد سعید ملتانی کے اپنے فتوے اپنے نام ۷۲
احمد سعید ملتانی کا اظہارِ غیر مقلدیت ۷۳
احمد سعید ملتانی کا ایک نیا انکشاف اور تائید کفر ۷۴

احمد سعید ملتانی اور اُس کے متبعین کا شرعی حکم

علمائے کرام، محققین اور مفتیان کرام کے آراء

دارالعلوم دیوبند، انڈیا ۷۹
جامعۃ العلوم الاسلامیہ، علامہ بنوری ٹاؤن، کراچی ۷۹
دارالعلوم، کراچی ۸۰
جامعہ اشرفیہ، لاہور ۸۰
جامعہ حقانیہ، اکوڑہ خٹک ۸۰
دارالافتاء والارشاد، کراچی ۸۱
جامعہ فریدیہ، اسلام آباد ۸۲
دارالعلوم تعلیم القرآن، راجہ بازار، راولپنڈی ۸۲
جامعہ اسلامیہ، راولپنڈی ۸۳
جامعہ عثمانیہ، پشاور ۸۳
مکمل متن فتویٰ دارالعلوم دیوبند، انڈیا ۸۴
" خس کم جہاں پاک " ۸۷
مکتوبِ سلیم ۹۳

Scanned with CamScanner

تقریظ

استاذ الاساتذہ، شیخ الشیوخ، صدر الافاضل، رئیس المحدثین

حضرت مولانا الشیخ سلیم اللہ خان دامت برکاتہم العالیہ

مہتمم وشیخ الحدیث جامعہ فاروقیہ کراچی،

رئیس وفاق المدارس العربیہ پاکستان، صدر اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ پاکستان۔

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لله و كفى وسلام على عباده الذين اصطفى. وبعد:

احمد سعید خان چتروڑی نے ''قرآن مقدس اور بخاری محدث'' کتاب لکھی ہے جس میں اس نے امام المحدثین حضرت امام بخاریؒ، اصح الکتب بعد کتاب اللّٰہ الصحیح البخاری اور جلیل القدر محدثین پر جاہلانہ، سوقیانہ انداز سے تنقید کی ہے اور اکابرین امت کے مقابلے میں خودرائی کا اظہار کیا ہے۔

حدیث شریف میں ہے۔

عن كعب بن مالك رضى الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: من طلب العلم ليجارى به العلماء اوليمارى به السفهاء اويصرف به وجوه الناس اليه ادخله الله النار.

(ترمذى و ابن ماجه عن ابن عمر رضى الله عنهما بحواله مشكوة المصابيح كتاب العلم)

ترجمہ: حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص علم حاصل کرے تاکہ اسکے ذریعے علماء سے مقابلہ کرے یا اسکے ذریعے جاہلوں کے ساتھ جھگڑے یا اسکے ذریعے لوگوں کے رخ اپنی طرف پھیرے اللہ اسکو جہنم میں داخل فرمائے گا۔

Scanned with CamScanner

اللہ تعالیٰ ہر دور میں اہل علم کو فتن کے سد باب کی توفیق نصیب فرماتے رہتے ہیں حدیث شریف میں ہے۔

عن ابراهيم بن عبدالرحمٰن العذرى رضى الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: يحمل هذا العلم من كل خلف عدوله ينفون عنه تحريف الغالين وانتحال المبطلين و تاويل الجاهلين.

(رواه البيهقى فى المدخل مرسلا بحوالہ مشکوۃ المصابیح کتاب العلم)

ترجمہ: ابراہیم بن عبدالرحمٰن العذریؒ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس علم کو علماء کے صحیح جانشینوں سے انکے قابل اعتماد لوگ اٹھائیں گے جو اس سے غالیوں کی تحریف، باطل پرستوں کے غلط انتساب اور جاہلوں کی تاویل کو مٹا دینگے۔

احمد سعید خان چتروڑی کے جواب میں سب سے پہلے مولانا عبدالکریم نعمانی صاحب مدظلہم نے ''چتروڑی کے الزامات کا مسکت جواب'' لکھا۔ اسی طرح مولانا محمد عمر قریشی مدظلہم نے ''عادلانہ جواب'' کے نام سے چتروڑی کا بہترین رد تحریر فرمایا۔ اسی طرح مولانا عبدالقدوس قارن مدظلہم نے ''امام بخاری کا عادلانہ دفاع'' لکھا اور خوب لکھا۔

چوتھا جواب مولانا مفتی محمد ظفر اقبال زیدت مکارمہم کا لکھا ہوا جواب ہے۔ ''رواۃ بخاری اور امام بخاری کا عادلانہ دفاع'' جناب مفتی محمد ظفر اقبال زیت مکارمہم نے تحقیقی جواب لکھا ہے اور چتروڑی کی پوری کتاب کو من وعن نقل کر کے ہر ہر جز کا تحقیقی اطمینان بخش اور مسکت جواب تحریر فرمایا ہے۔

اس کتاب میں پیش لفظ کے بعد حضرت مولانا حافظ نثار احمد الحسینی مدظلہم کا مقدمہ ہے حضرت مولانا حافظ نثار احمد الحسینی مدظلہم کی یہ تحریر نہایت جاندار، حقائق کا آئینہ اور بہت سے سربستہ رازوں سے پردہ اٹھانے کا قیمتی اور قابل قدر ذریعہ واقع ہوئی ہے۔ مولانا نثار احمد الحسینی مدظلہم کی بطور مقدمہ یہ تحریر اب ''احمد سعید ملتانی، آغاز وانجام'' کے عنوان سے کئی مفید اضافوں کے ساتھ مستقل رسالہ کی صورت میں شائع کی جارہی ہے۔

Scanned with CamScanner

اشاعت التوحید والسنۃ کا قیام اور غرض وغایت

حضرت مولانا حسین علی رحمۃ اللہ علیہ واں بھچراں کے تلامذہ اور خلفاء میں سے شیخ الحدیث مولانا نصیر الدین غورغشتی، مولانا سید عنایت اللہ شاہ گجراتی، مولانا محمد طاہر پنج پیر، مولانا غلام اللہ خان اور مولانا سرفراز خان صفدر وغیرہ نے ''اشاعت التوحید والسنۃ'' قائم کی تھی اور اسکا بنیادی مقصد توحید وسنت کی اشاعت اور شرک وبدعت کی تردید تھا۔

مولانا حسین علی رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ، حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کے تلمید رشید تھے اور یہ حضرات احمد رضا خان کے ہمعصر تھے۔ اور توحید وسنت کی اشاعت اور شرک وبدعت کی تردید کا کام بڑے منظم اور مضبوط انداز میں ہو رہا تھا۔ حضرت گنگوہیؒ، حضرت سہارنپوریؒ، حضرت نانوتویؒ، حضرت مولانا مرتضی حسن چاندپوریؒ اور حکیم الامت مولانا تھانویؒ کے رسائل سے اہل علم واقف ہیں کہ کس وقیع اور مضبوط انداز میں شرک وبدعت کی تردید اور توحید وسنت کی اشاعت میں انہوں نے خدمت انجام دی۔ اسی جذبہ کے ساتھ حضرت مولانا حسین علی واں بھچراں کے خلفاء اور تلامذہ نے بھی ''اشاعت التوحید والسنۃ'' کا قیام عمل میں لایا تھا۔

بدقسمتی سے ۱۹۵۷ء میں اس جماعت کے بعض ارکان نے ایک اجماعی عقیدے کا انکار کیا تو انتشار کی صورت پیدا ہوگئی۔ یہ اجماعی عقیدہ مسئلہ حیاۃ النبی ﷺ کا تھا کہ آپ ﷺ کو اور تمام انبیاء علیہم السلام کو برزخ میں حیات دنیوی کیطرح زندگی حاصل ہے۔ برزخ میں حیاۃ دنیوی کا مطلب دنیوی جسم مبارک کو بتعلق روح مبارکہ غیر مکلف حیات حاصل ہے۔ اکابر نے اسکی تعبیر حیات برزخی، حیات روحانی، حیات برزخی دنیوی وغیرہ عنوانات سے کی ہے۔ مآل سب کا ایک ہی ہے۔ اہل السنۃ والجماعۃ میں کبھی کسی نے اس کا انکار نہیں کیا البتہ باطل فرقے مثلاً معتزلہ، منکرین حدیث اور منکرین فقہ اسکا انکار کرتے ہیں۔

چتروڑی کی منحرفین کے یہاں قدر ومنزلت

احمد سعید خان چتروڑی بھی اشاعت التوحید والسنۃ کے انہی لوگوں کا پروردہ ہے جو اس اجماعی عقیدہ کا انکار کرتے ہیں چنانچہ پروفیسر محمد افضل ضیاء جو سید عنایت اللہ شاہ گجراتی کے معتمد ہیں اپنی کتاب ''خس کم جہاں پاک'' میں لکھتے ہیں۔

''مولانا احمد سعید خان ملتانی اشاعۃ التوحید والسنۃ پاکستان کے نامور مبلغ اور

Scanned with CamScanner

مرکزی مجلس شوری کے رکن تھے۔ (خس کم جہاں پاک صفحہ ۹)

مولانا محمد طیب امیر اشاعۃ التوحید والسنۃ نے احمد سعید کو مخاطب کر کے کہا:

''میرے والد صاحب (مولانا محمد طاہر پنج پیر) بھی آپ کی عزت کرتے تھے آپ کو مقننہ کا نائب صدر بنایا تھا'' (خس کم جہاں پاک صفحہ ۱۴)

''عنایت اللہ شاہ گجراتی احمد سعید کو بیٹا کہتے تھے'' (خس کم جہاں پاک صفحہ ۵۹)

''علماء حق اور اراکین اشاعت التوحید والسنۃ مولانا احمد سعید خان کی رد شرک کیلئے خدمات کے باعث ان سے قلبی محبت رکھتے تھے'' (خس کم جہاں پاک صفحہ ۱۶۷)

غور فرمائیں کہ ایک طرف یہ قدر و منزلت اور دوسری طرف سید عنایت اللہ شاہ کہتے ہیں کہ

''احمد سعید آیات قرآنی میں تحریف کا مرتکب ہوتا رہا ہے''

(خس کم جہاں پاک صفحہ ۷۵)

''اس نے اللہ تعالیٰ کی شان میں گستاخی کی ہے'' (ایضاً صفحہ ۱۵۲) وغیرہ۔ اب اسکو کیا نام دیا جائے؟

قرآن مقدس اور بخاری محدث

امام بخاری اور انکے راویوں حتی کہ صحابہ کرامؓ اور تابعین عظامؒ کی شان میں گستاخیوں، بدزبانیوں اور غلاظتوں سے اس شورہ پشت، بدنہاد بے لگام اور فطرت اسلامی سے محروم کی کتاب ''قرآن مقدس اور بخاری محدث'' بھری پڑی ہے جس کو پڑھ کر کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ الاناء یترشح بمافیه.

احمد سعید خان چتروڑی نے یہ مذبوحی حرکت کیوں کی؟ اسکی ایک ہی وجہ ہے اور وہ ہے امام بخاریؒ کا سماع موتیٰ کا قائل ہونا۔ امام بخاریؒ نے باب باندھا ہے:

''باب الميت يسمع قرع نعالهم'' اور حدیث نقل کی ہے ''العبد اذا وضع فی قبره وتولیٰ اصحابه حتی انه یسمع قرع نعالهم اتاه ملکان ...'' (بخاری شریف ۱/ ۱۷۵)

احمد سعید خان چتروڑی کو اس حرکت پر ابھارنے والے مولانا سید عنایت اللہ صاحب گجراتی، مولانا محمد حسین شاہ نیلوی، مولانا محمد امیر بندیالوی، مولانا محمد طیب طاہری امیر مرکزی

Scanned with CamScanner

اشاعت التوحید والسنۃ، مولانا یار بادشاہ شیخ الحدیث دارالقرآن پنج پیر، مفتی سراج الدین مفتی دارالقرآن پنج پیر اور مولانا غلام حبیب ویسہ وغیرہ یہی سب لوگ ہیں۔

حضرت امام بخاریؒ کے متعلق ان متشددین اور منکرین کا رویہ بہت پہلے سے ایسا ہے چنانچہ مولانا سید عنایت اللہ شاہ گجراتی نے بخاری و مسلم کے بعض رواۃ کو شیعہ اور معتزلہ قرار دیا ہے وہ کہتے ہیں۔

''اللہ تعالیٰ ان محققین، محدثین اور ائمہ پر لاکھوں رحمتیں برسائے جنہوں نے بخاری و مسلم جیسی اصح الکتب بعد کتاب اللہ میں بھی پوری تحقیق و تفتیش کے بعد انکے ضعیف، شیعہ اور معتزلہ رواۃ کی نشاندہی کردی ہے''

(ادخال الباغیتیں صفحہ ۲۶)

جس طرح عنایت اللہ شاہ گجراتی بخاری کے رواۃ پر رائے زنی کر رہے ہیں اسی طرح دوسرے حضرات جنکا اوپر ذکر ہے وہ بھی اس قسم کی ہفوات کے مرتکب ہوئے ہیں۔

مولانا نثار احمد الحسینی مدظلہم کی اس تحریر میں پوری تفصیل ملاحظہ فرمالیجئے۔ یقیناً ''اشاعۃ التوحید والسنۃ'' کے اکابر کی انہی باتوں نے چتروڑی کو مہمیز کیا ہے۔

احمد سعید خان چتروڑی کی بدزبانی کے چند نمونے

اس بدنہاد نے امام بخاریؒ اور انکے رواۃ حتی کہ صحابہ کرامؓ اور تابعینؒ پر گالیوں کی بارش کر دی اور فحش نگاری کی وہ مثال قائم کی جسکی نظیر کہیں نہیں ملتی چند نمونے ملاحظہ فرمائیں۔

۱۔ نہ بخاری کو قرآن کا علم نہ انکے امام زہری کو علم نہ امام بخاری کو آپ ﷺ کی حیثیت نبویہ کا پاس نہ زہری ایسے بکواسی آدمی کو۔ صفحہ ۱۴

۲۔ امام بخاری نے اپنی کتاب صحیح بخاری میں کتاب الرقاق صفحہ ۹۶۳ پر بڑے جذبات کے ساتھ یہود و نصاری کے مذہب کی ترجمانی کر کے قرآن سے بغاوت اور خود اللہ کریم سے بغاوت کی روایت ٹانک دی ہے۔ صفحہ ۲۰

۳۔ امام بخاری بے حیا راویوں پر اعتماد کلی کر کے رسول اللہ ﷺ پر یہ جھوٹ بھی جڑ دیتے ہیں۔ صفحہ ۳۱

۴۔ امام بخاری کا اصل مشن روایات کا ڈھیر لگانا ہے قرآن میں بصیرت حاصل کرنا یا

Scanned with CamScanner

قرآن کو مقدم رکھنا انکے زاویہ خیال میں بھی نہیں ہے۔ صفحہ ۳۴

۵۔ امام بخاری صاحب اپنی روایت کے ذریعہ آپ ﷺ کا نابالغ لڑکیوں کے ساتھ جنسی کھیل کھیلنا ثابت کرتے ہیں۔ صفحہ ۵۷

۶۔ کتاب میں لعنتی راویوں کی بھرمار ہوگئی۔ صفحہ ۶

۷۔ لعنتی راوی امام بخاری کیلئے مارِ آستین ثابت ہوئے۔ صفحہ ۱۰

۸۔ امام بخاری زہری ایسے باتونی پھکڑ باز رفض نواز۔ صفحہ ۷۵

۹۔ بخاری میں کتنی زبردست غلطیاں ہیں قرآن مقدس کے خلاف کتنے ریمارکس ہیں عزت و حیثیت نبویہ پر کتنے اہانت آمیز فقرے ہیں اصحاب نبی پر کس قدر بہتانات ہیں پھر بخاری صاحب کی کتاب اصح الکتب کی بجائے صحیح الکتب بھی نہیں کہی جاسکتی۔ صفحہ ۳

۱۰۔ کتاب میں باطل قسم کی روایات کی بھرمار ہے۔ صفحہ ۶

۱۱۔ وہ لوگ جو کلی طور پر بخاری شریف کو صحیح اور بے غبار جانتے ہیں وہ یا تو قرآن مقدس پر ایمان نہیں رکھتے یا پھر اتنے اجہل ہیں جو لا یعلمون الکتاب الا امانی کا مصداق ہیں۔ صفحہ ۸

۱۲۔ امام بخاری ایک قصہ نقل کرتے ہیں جو غالباً کسی یہودی النسل کا بتایا ہوا ہے۔ صفحہ ۸۱۔ وغیر ذالک۔

چتروڑی کے ہفوات وزٹلیات کے یہ چند نمونے یہاں نقل کئے گئے ہیں ورنہ ان کی تعداد بہت زیادہ ہے "عادلانہ دفاع" کے نام سے ان کا مفصل و مدلل رد مولانا مفتی ظفر اقبال صاحب نے لکھا ہے۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء.

جب صحیح بخاری اور صحیح مسلم پر اعتماد نہ رہے اور ان کے راوی بھی معتبر اور قابل قبول نہ ہوں تو حدیث پر بھی اعتماد نہیں ہوگا۔ اور وہ بھی قابل قبول اور معتبر نہ رہے گی۔ لہٰذا نتیجہ حجیت حدیث کے انکار کی صورت میں ظاہر ہوگا۔ اور حدیث کی کتابوں کے مصنفین میں اعلیٰ مقام بخاری و مسلم کا ہے جب یہ معتبر نہ رہے تو دوسرے بھی معتبر نہ رہیں گے اور چونکہ احادیث کے راوی جو بخاری و مسلم میں ہیں اکثر وہی دوسری کتابوں کے راوی ہیں تو ان کو بھی معتبر نہیں قرار دیا جائیگا تو اسکا نتیجہ انکار

Scanned with CamScanner

حدیث کی صورت میں ظاہر ہوگا۔ اور بات یہیں ختم نہیں ہوگی بلکہ قرآن کے مضامین کے فہم اور تعین کا بڑا ذریعہ چونکہ حضور ﷺ کی احادیث اور صحابہؓ وتابعینؒ کے آثار ہیں جب یہ پورا سلسلہ معتبر اور قابل قبول نہ رہا تو قرآن سے اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول ﷺ کی مراد معلوم کرنے کا سلسلہ بھی باقی نہیں رہے گا اور اس طرح امت قرآن مقدس کے فیض سے محروم ہو جائے گی۔ فیا للاسف

اسماء الرجال کا فن جس میں جرح وتعدیل کے اصول بیان کئے گئے ہیں ہمارے ہاں موجود ہے جس کی اہمیت، افادیت اور عظمت کا مستشرقین تک نے اعتراف کیا ہے۔ چتروڑی نے اسکے ذریعہ امام بخاری اور انکے راویوں کے متعلق حقیقت سے آگاہی حاصل کرنے کی کوشش نہیں کی بلکہ اس کے بجائے بدزبانی، بدمذاقی اور شورہ پشتی کا مظاہرہ کر کے اپنی اصلیت کو ظاہر کیا ہے۔

اشاعۃ التوحید والسنۃ سے چتروڑی کے اخراج کا قصہ

حیرت ہے کہ اشاعۃ التوحید والسنۃ کے ذمہ داروں کی ایمانی غیرت چتروڑی کے ایمان سوز انداز تقریر وتحریر کے باوجود اسکو لگام نہ دے سکی اور نہ ہی ان مذہبی حرکات پر اسکا جماعت سے اخراج کیا بلکہ بقول سید عنایت اللہ شاہ گجراتی چتروڑی قرآن میں تحریف کا مرتکب ہوا ہے مگر اس پر بھی کہیں مواخذے کا ذکر نہیں آیا۔ البتہ جب اس نے ''اشاعۃ التوحید والسنۃ'' کے اکابر کی شان میں زبان درازی شروع کی مثلاً پروفیسر افضل ضیاء اپنی تصنیف ''خس کم جہاں پاک'' میں احمد سعید کا جملہ نقل کرتے ہیں کہ

> ''میں نے تو ان سوروں کی شکل بھی کئی سالوں سے نہیں دیکھی۔'' ''خس کم جہاں پاک''، صفحہ ۱۳۸۔
>
> دارالعلوم تعلیم القرآن راجہ بازار کے مفتی عبدالرشید کے متعلق کہا:
>
> ''میں مفتی عبدالرشید کا کافر اور مفتی عبدالرشید قرآن کا کافر''، ایضاً، صفحہ ۱۱۵۔
>
> مولانا ضیاء اللہ شاہ فرزند سید عنایت اللہ شاہ کے متعلق کہا:
>
> ''ولی کا بیٹا گمراہی اور ضلال میں مبتلا ہے'' ''خس کم جہاں پاک'' صفحہ ۷۳۔
>
> وغیرہ

تب جماعتی غیرت حرکت میں آئی اور اسے جماعت سے خارج کر دیا گیا۔ اور پھر بھی

Scanned with CamScanner

اخراج کی وجہ گستاخانہ انداز تقریر وتحریر یا اجماعی مسائل کے انکار کو نہیں بنایا گیا بلکہ اپنی جماعت کی پالیسی سے انحراف کو وجہ بنایا گیا چنانچہ پروفیسر محمد افضل ضیاء صاحب لکھتے ہیں۔

"مولانا احمد سعید خان کو کسی فقہی مسئلے میں اختلاف کی بناء پر نہیں بلکہ اشاعۃ التوحید والسنۃ پاکستان کے دستور سے انحراف کے جرم میں جماعت سے خارج کرنے کا فیصلہ کیا گیا"۔ ("خس کم جہاں پاک" صفحہ ۹) فیاللاسف

چتروڑی کے جواب میں لکھی جانے والی کتابوں میں اس کے انجام کا محققانہ ردّ موجود ہے مگر مولانا حافظ نثار احمد الحسینی مدظلہم کی تحریر میں یہ اہم بات ہے کہ چتروڑی کے موجودہ انجام کا آغاز بھی بتایا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ حضرت مولانا حافظ نثار احمد الحسینی مدظلہم کو جزائے خیر سے نوازے کہ انہوں نے احمد سعید خان چتروڑی کی تربیت کرنے والوں اور اسے اس مقام تک پہنچانے والوں کی نشان دہی کی ہے تاکہ امت مسلمہ اس دشنام طراز کے ساتھ اس کے مربیوں سے بھی بچ سکے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مولانا نثار احمد الحسینی مدظلہم کی اس کاوش کو حسن قبول عطا فرمائیں اور زیادہ سے زیادہ خلق خدائے بزرگ وبرتر اس سے مستفید ہو اور مصنف اور انکے معاونین کیلئے یہ صدقہ جاریہ بنے۔ آمین ثم آمین۔

سلیم اللہ خان

سلیم اللہ خان
مہتمم جامعہ فاروقیہ شاہ فیصل کالونی کراچی
رئیس وفاق المدارس العربیہ پاکستان
صدر اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان
۷ جمادی الثانیہ ۱۴۳۱ھ، ۲۲ مئی ۲۰۱۰ء

Scanned with CamScanner

تقریظ

بقیۃ السلف، شیخ الحدیث والتفسیر،

حضرت مولانا ڈاکٹر سیّد شیر علی شاہ صاحب المدنی دامت فیوضہم

صدر المدرسین دار العلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک، پاکستان۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمدللّٰہ و کفٰی و سَلامٌ علی عُبادہ الذین اصطفی. أمّابعد:.

حضرت مولانا نثار احمد الحسینی حفظہ اللّٰہ تعالٰی وبارک فی علوم وأعمالہ میدان تصنیف کے شاہ سوار ہیں۔ عنوان شباب میں انہوں نے مختلف موضوعات پر مفید کتابوں سے علمی کتب خانوں کو مزیّن فرما کر روّادِ علم ومعرفت کو نوازا ہے۔ اب ان کی جدید تالیفِ منیف

''احمد سعید ملتانی کا آغاز وانجام''

منصۂ شہور پر جلوہ افروز ہو رہی ہے۔ جس میں منکر حدیث (شاتمِ امام بخاری رحمۃ اللّٰہ علیہ) احمد سعید ملتانی کے نجس افکار، غلیظ ہفوات وشطحات کو طشت از بام کیا ہے۔ اس ضال ومضل نے اپنی کتاب (قرآن مقدس اور بخاری محدث) میں امیر المؤمنین فی الحدیث حضرت امام بخاری رحمۃ اللّٰہ علیہ کی صحیح بخاری کو ہدفِ طعن وتشنیع قرار دیا ہے۔ حضرت امام بخاری رحمۃ اللّٰہ علیہ کے متعلق بے سروپا خرافات اور رواۃ پر بے بنیاد تنقید وتجریح سے اپنے نامہ اعمال کو سیاہ کر دیا ہے حضرات اولیاء اللہ کے ساتھ دشمنی کرنے والوں کو رب العالمین جلّ جلالہ کی طرف سے اعلان جنگ ہے۔ (من عادی لی ولیًّا فقد آذنتہ بالحرب)

چوں خدا خواہد کہ پردہ کس درد
میل او در طعنہ پاکان زند

ربّ العالمین جلّ جلالہ حضرت مولانا حافظ نثار احمد الحسینی صاحب کو دارین کی سعادتوں سے سرفرازی بخشے کہ انہوں نے فرمان نبوی من رأی منکم منکرًا فلیغیّرہ بیدہ کے

Scanned with CamScanner

پیش نظر اس ملتانی رشدی کے منکرات کا اپنے سیف سلول قلم سے محققانہ انداز میں قلع قمع فرما کر ائمہ حدیث کی صاف وشفاف سیرۃ مطہرۃ پر ان منکرین حدیث کے تحریرات وتقریرات سے ڈالے گئے گرد وغبار کو دور فرما کر مدّاحین محدثین کرام کی فہرست میں اپنے نام کو مندرج فرمایا۔

فجزاه الله أحسن مايجازى به عباده المحسنين ورزقه مزيدالاخلاص والتوفيس وصلى الله تعالىٰ علىٰ اشرف رسله وخاتم أنبيائه وعلى آله وأصحابه أجمعين الطيبين الطاهرين.

کتبہ شیر علی شاہ کان اللہ لہ

۱۴۳۱/۱۱/۵ھ

خادم العلم بجامعه دارالعلوم الحقّانية، اكوره حتك۔

Scanned with CamScanner

عرضِ مرتّب

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ وَ كَفٰى وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ الصُّطَفٰى. اَمَّا بَعْدُ:

احمد سعید ملتانی ایک مقرر کی حیثیت سے اشاعۃ التوحید والسنہ کے سٹیج پر نمودار ہوا۔ اشاعۃ التوحید والسنہ نے اپنے مقاصد: انکار عقیدہ حیاۃ الانبیاء علیہم السلام، تکفیر قائلینِ سماعِ موتی، تفسیق و تضلیل قائلینِ استشفاع و توسل کو جب احمد سعید ملتانی کے خطیبانہ جوہروں میں پورا ہوتے ہوئے دیکھا تو جلد ہی اسے امام انقلاب، شیخ القرآن اور علامہ کے اعزاز سے نوازا اور اپنی جماعت کا تاج بنا دیا۔

گستاخی و بے ادبی کی نحوست اور اجماعی مسائل کے انکار نے بالآخر احمد سعید ملتانی کو انکارِ حدیث کے راستہ پر ڈال کر منکرینِ حدیث کی صف میں کھڑا کر دیا۔ احمد سعید ملتانی نے یہودیانہ عزائم اور اپنے انکارِ حدیث کے مقاصد کی تکمیل کے لیے ''قرآنِ مقدس اور بخاری محدث'' جیسی بدنامِ زمانہ کتاب لکھی جس میں حدیث کو قرآن کا مخالف ٹھہراتے ہوئے امام بخاری رحمہ اللہ اور، دوسرے محدثینِ امت اور رواۃ حدیث پر لعن و ملامت اور سب شتم کی بوچھاڑ کر دی۔

اللہ تعالیٰ علمائے دیوبند کثر اللہ امثالھم کو جزائے خیر سے نوازے جنہوں نے تحریر و بیان کے ہر میدان میں اس فتنہ کا مقابلہ کرتے ہوئے امت کو اس فتنہ کے مذموم مقاصد سے آگاہ کیا اور انکارِ حدیث کی اس سازش کو طشت از بام کر کے امت کے ایمان و ایقان کو بچانے کی سعی فرمائی۔

جزاھم اللہ تعالیٰ احسن ما یجازی بہ المحسنین فی الدنیا والاٰخرۃ.

علمائے کرام نے احمد سعید ملتانی کے جواب میں وقیع کتب تصنیف فرمائیں۔ ان کتابوں میں حضرت مولانا مفتی محمد ظفر اقبال صاحب مدظلہم کی کتاب ''راہ بخاری اور امام بخاری کا عادلانہ دفاع'' عمدہ تحقیق اور احمد سعید ملتانی کے اعتراضات کے مسکت جواب کی وجہ سے خواص و عوام میں زیادہ پسند کی گئی۔ احقر کو اس کتاب کا مقدمہ لکھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ اکابر علمائے کرام، خاص کر بقیۃ السلف حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب دامت برکاتہم صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان کا ارشاد تھا کہ بطور مقدمہ لکھی گئی اس تحریر کو الگ سے بھی شائع کیا جائے۔ ان اکابر کے اس ارشاد کی تعمیل میں اس تحریر کو ''احمد سعید ملتانی - آغاز و انجام'' کے عنوان سے چند مفید اضافوں کے ساتھ شائع کیا جا رہا ہے۔

Scanned with CamScanner

"اشاعة التوحید والسنّة" کے بعض اکابر اِس تحریر پر شکوہ کناں ہیں کہ احمد سعید ملتانی کا نزلہ "اشاعة التوحید والسنّة" پر کیوں گرایا گیا ہے صرف احمد سعید کا جواب دیا جاتا؟

اس تحریر میں اسی نکتۂ اعتراض کی وضاحت ہے کہ احمد سعید کا جو نزلہ اس کے ذہن وقلم سے نکلتا ہے وہ "اشاعة التوحید والسنّة" ہی کا مواد ہے اسی نے اس کی تخم ریزی کی، یہی جماعت اس سائے سے لطف اندوز ہوئی اور اب اس کا پھل کھانے کو آزاد چھوڑ دیا ہے۔

"اشاعة التوحید والسنّة" سے وابستہ بعض مخلص حضرات "اشاعۃ" کی موجودہ پالیسی سے بے زار ہیں اور موجودہ گستاخانہ لب ولہجہ کو پسند نہیں کرتے مگر "اشاعۃ" کو اپنے اکابر کی جماعت کہتے ہوں اس کے خلاف کسی بات کو برداشت بھی نہیں کرتے۔ ان کی خدمت میں بھی گزارش ہے کہ جب "اشاعة التوحید والسنّة" اپنا مقصد کھو چکی ہے اور اس جماعت نے اب امت کے اجماعی مسائل اور اکابر کے مسلک کی تردید ہی کو اپنا مقصد بنالیا ہے تو "اشاعۃ" کوئی ایسا حسی تبرک تو ہے نہیں کہ اسے ہی "اُشْرِبُوْا فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ" بنالیا جائے۔ "اشاعة التوحید والسنّة" کے نام سے تو اب غیر مقلد اور کئی دوسرے گمراہ بھی کام کر رہے ہیں مثلاً: مولانا عبدالسلام رستمی، احمد سعید ملتانی وغیرہ۔ اس لیے جب "اشاعۃ" علی الاعلان اکابر کے مسلک ومزاج کو چھوڑ چکی ہے تو ان بزرگوں کو بھی چاہیے کہ علی الاعلان "اشاعۃ" کو چھوڑ کر اکابر کے اتباع کو اپنا نصب العین بنالیں۔ ورنہ یہ حضرات "اشاعۃ" کی موجودہ پالیسی سے بیزار ہونے کے باوجود "اشاعۃ" کے موجودہ رویّہ کی سرپرستی قبول کرنے اور عنوان کی مشابہت کی وجہ سے موجودہ گستاخانہ پالیسی کے گناہ میں شریک ہیں۔

احمد سعید ملتانی ۲ مئی ۲۰۱۱ء کی رات انجہانی ہوکر مالك یوم الدین کے پاس پہنچ چکا ہے مگر "اشاعۃ التوحید والسنۃ" کے اسے دیئے ہوئے مقام اور اس کی اپنی محنت سے اب احمد سعید ملتانی ایک شخصیت کا نام نہیں، بے ادبی وگستاخی اور کفر وشرک کے بے جا فتوؤں کی ایک تحریک کا نام ہے۔ اس لئے جب تک یہ فضاء رہے گی احمد سعید خان کے مشن کی تردید کی ضرورت بھی باقی رہے گی۔ اس مقصدیت کی وضاحت پر "نوائے احناف" کی ماہانہ اشاعت میں مطبوعہ ایک مضمون "خس کم جہاں پاک" بھی شامل اشاعت ہے۔

اسی طرح اس کتاب کے مرکزی عنوان کہ احمد سعید ملتانی کی موجودہ انجام سمیت پرورش "اشاعۃ التوحید والسنۃ" کی گود میں ہوتی ہے اس لیے "اشاعت" اس کی ذمہ دار ہے اور

Scanned with CamScanner

''اشاعۃ التوحید والسنۃ'' اور احمد سعید ملتانی میں کوئی بنیادی اصولی اختلاف نہیں پر حضرت مولانا عبدالسلام صاحب مدظلہٗ (حضرو) کے اعتراض کے جواب میں استاذ المحدثین حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب دامت برکاتہم ،صدر وفاق المدارس العربیہ، پاکستان کا مفصل جواب بھی ''مکتوبِ سلیم'' مطبوعہ ''اتحاد اھل السنۃ والجماعۃ پاکستان'' کے حوالہ سے شامل اشاعت ہے۔

احقر کے لیے سعادت ہے کہ انکارِ حدیث اور اسلاف، اکابر سے بداعتمادی کے اس فتنہ کی سرکوبی کے لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے اکابر کے ساتھ مجھ گناہ گار کو بھی اس توفیق سے نوازا۔

اللہ کریم سے دعا ہے کہ اس تحریر کو اپنی بارگاہِ عالی میں قبول فرماتے ہوئے اسے مجھ سیاہ کار پر اپنی نگاہِ عفو وکرم کا وسیلہ بنادے۔ اور اُمت کو اسلاف واکابر سے بداعتمادی کے اس فتنہ سے بچنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین یاربّ العالمین بحرمتِ سیّد الانبیاء والمرسلین سیّدنا و مولانا و حبیبنا محمد وّ علیٰ واصحابہٖ اجمعین.

احقر

نثار احمد الحسینی

۱۰ جمادی الثانیہ ۱۴۳۲ھ/۱۴ مئی ۲۰۱۱ء

Scanned with CamScanner

احمد سعید ملتانی

آغاز و انجام

Scanned with CamScanner

بسمِ اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ، وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا، سَیِّدِالأنبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ مَوْلَانَاوَحَبِیْبِنَامُحَمَّدٍوَّعَلٰی اٰلِہٖ وأصْحَابِہٖ أجْمَعِیْنَ. اَمَّابَعْدُ:

اس دور میں اللہ تعالیٰ نے من حیث الجماعت علمائے اہل السنّت والجماعت علمائے دیوبند رحمھم اللّٰہ سے دین اسلام کی خدمت کا جو کام لیا ہے اس کی نظیر ان دو صدیوں میں نہیں ملتی۔ درس وتدریس، وعظ وارشاد، تصنیف وتالیف، دعوت وتبلیغ اور مناظرہ وجہاد ہر میدان میں ان بوریہ نشینوں کو اللہ تعالیٰ نے ایسی خدمات کی توفیق بخشی کہ دین حق کے گلستان کا ہر گوشہ اپنے پھولوں کی تازگی سے مہک اٹھا۔

دین اسلام کے پرانے دشمن یہودی اسلام کی دینی ترقی سے ہمیشہ جلتے رہے ہیں اور انہوں نے دوسری غیر مسلم اقوام بالخصوص عیسائیت کو اپنے ساتھ ملا کر ہمیشہ اپنی سازشوں سے دینی اقدار کو نقصان پہنچانے کی ناکام کوششیں کی ہیں۔ ہند میں انگریز نے اپنی ناکامی اور مسلمانوں میں کسی نہ کسی طرح دین کے باقی رہ جانے کا ذمہ دار علمائے دیوبند کی کوششوں کو قرار دیکر اس جماعت کو بھی اپنی مذموم سازشوں سے خراب کرنے کی کوشش کی، اپنے زرخریدوں کی خدمات حاصل کیں، سیاسی اختلافات، انتظامی معاملات، اور ذاتی رنجشوں کو نشانہ بنا کر ہوا دیتے رہے مگر:

نورِ خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

علمائے دیوبند میں جن اختلافات کو پیدا کر کے ان کی جمعیّت کو بکھیرنے کی سازشیں کی گئیں ان میں تقسیم ہند ۱۹۴۷ء کے بعد کے اختلافات میں ایک عنوان ''عقیدہ حیات النبی ﷺ'' کے انکار کا فتنہ بھی ہے۔

یہ امّت کے اجماعی مسائل میں سے ہے کہ تمام انبیاء علیھم السلام اس دنیوی زندگی سے پردہ فرمانے جسے موت کے عنوان سے تعبیر کیا جاتا ہے کے بعد اپنی اپنی قبور میں زندہ

Scanned with CamScanner

ہیں یہ زندگی چونکہ انبیاء علیہم السلام کے ابدان مبارکہ کو حاصل ہے اس لیے اس کی تعبیر ''دنیوی زندگی'' سے کی جاتی ہے اور یہ زندگی چونکہ عالم برزخ میں حاصل ہے اس لیے کبھی اس کی تعبیر ''برزخی زندگی'' سے بھی کی جاتی ہے اور کبھی زیادہ مزید وضاحت سے اسے ''دنیوی برزخی حیات'' کہا جاتا ہے۔

اہل السنّت والجماعت میں سے اس عقیدہ کا انکار کبھی کسی نے نہیں کیا۔ البتہ اہل السنّت کے علاوہ دوسرے باطل فرقے مثلاً: معتزلہ، منکرین حدیث، منکرین فقہ (غیر مقلدین) وغیرہ اس اجماعی عقیدہ کا انکار کرتے رہے۔

بدقسمتی سے ۱۹۵۷ء میں جب ''اشاعة التوحيد والسنة'' کے بعض حضرات نے اس اجماعی عقیدہ کا انکار کیا تو علمائے دیوبند میں ایک انتشار کی صورت پیدا ہوگئی۔

اشاعة التوحيد والسنه

''اشاعت التوحید والسنہ'' کا قیام ۱۹۵۷ء میں ہوا، ابتدائی سرپرستوں میں حضرت مولانا شیخ الحدیث نصیر الدین غورغشتوی رحمہ اللہ، مولانا سید عنایت اللہ شاہ گجراتی رحمہ اللہ، شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان رحمہ اللہ، مولانا قاضی نور محمد رحمہ اللہ، مولانا قاضی شمس الدین رحمہ اللہ، مولانا محمد طاہر پنج پیر رحمہ اللہ اور مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ شامل تھے۔ اس جماعت کے بنیادی مقاصد میں توحید وسنت کی دعوت اور شرک وبدعت کی تردید تھی مگر جب ۱۹۵۷ء کے بعد اس جماعت کے بعض حضرات نے اپنی تمام صلاحیتوں کو انکار ''مسئلہ حیات الانبیاء علیہم السلام'' اور انکار سماع صلوۃ وسلام عند قبر النبی ﷺ وغیرہ مسائل کیلئے مختص کر دیا تو اس جماعت کا شیرازہ بھی بکھرنے لگا اور کئی اکابرین ان سے الگ ہوگئے۔ ''اشاعة التوحيد والسنة'' میں کچھ لوگ اپنے خاص مقاصد کیلئے اکابر کے ساتھ شامل ہوگئے۔ کچھ اکابران کے رویہ کو ان کا ذاتی تفرّد قرار دیتے ہوئے برداشت کرتے رہے مگر ان چند متفرّدین نے ''اشاعت التوحید والسنہ'' کو ہمیشہ اپنے مقاصد کیلئے استعمال کیا اور ''اشاعت التوحید والسنہ'' کے قیام کا مقصد اپنی اس خاص پالیسی کو قرار دیا چنانچہ ''اشاعت التوحید والسنہ'' راولپنڈی کے شوریٰ کے اجلاس منعقدہ ۱۹ مئی ۱۹۹۶ء میں مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری، مولانا قاضی عصمت اللہ اور مولانا اشرف علی کی موجودگی میں مولانا قاضی محمد حیات (حصار) نے ''اشاعت التوحید والسنہ'' کے مقصد قیام کی وضاحت کرتے ہوئے کہا:

Scanned with CamScanner

''جب ہمارے اکابرین نے ''اشاعت التوحید والسنۃ'' پاکستان کی بنیاد رکھی علمائے دیوبند کی جماعتیں: احرار، تبلیغی جماعت، جمعیت علمائے اسلام اور مجلس تحفظ ختم نبوت کام کر رہی تھیں۔ ہمارے اکابر کے ان جماعتوں کے علماء سے رابطے تو تھے لیکن یہ ایک کھلی حقیقت ہے کہ ہمارے اکابر نے محسوس کیا کہ ہمارے لیے ان جماعتوں کے ساتھ چلنا ممکن نہیں اس لیے انہوں نے ان جماعتوں کے ہوتے ہوئے بس اپنا الگ پلیٹ فارم ''اشاعت التوحید والسنۃ'' کے نام سے بنایا۔ ہمیں صدفی یقین ہے کہ ہمارے اکابر نے محض قد بڑھانے کے لیے جماعت نہیں بنائی بلکہ دیانتداری سے محسوس کیا کہ ہم دوسری جماعتوں میں شامل ہو کر کھلم کھلا توحید وسنت بیان نہیں کر سکتے۔ اس لیے نئی جماعت تشکیل دی گئی۔''[1]

مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری صاحب نے ''اشاعت التوحید والسنۃ'' کے کارکنوں کو ''اشاعت التوحید والسنۃ'' کا مقصدِ قیام یاد دلاتے ہوئے کہا:

''دوستو اگر شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان کے شاگرد ہو تو دنیا کے کفر کو تمہارے دین میں شک نہیں رہنا چاہیے سید عنایت اللہ شاہ کے مریدو! سکھوں کی توحید نے سکھوں کو ہندوؤں سے الگ کر دیا تمہاری توحید بھی اگر تبلیغی جماعت کی توحید سے ملتی جلتی ہو تو افسوس ہے تمہاری بزدلی پر شیخ القرآن کے شاگردو! اگر تمہاری توحید عام دیوبندیوں کی توحید سے ملتی ہے تو گویا تم نے ''اشاعت التوحید والسنۃ'' کے قیام کے مقصد کو فراموش کر دیا۔''[2]

علمائے دیوبند پر اشاعۃ التوحید والسنۃ کی تنقید کا تسلسل

''اشاعت التوحید والسنۃ'' کے اکابر کے منہج سے ہٹ کر کھلم کھلا توحید بیان کرنے کا نتیجہ اُمت کے اجماعی مسائل سے انکار اور اکابر کے مسلک کی تردید کی صورت میں ظاہر ہوا۔ چنانچہ جب اس جماعت نے ''اشاعت التوحید والسنۃ'' کے بنیادی مقصد: توحید وسنت کی اشاعت اور شرک و بدعت کی تردید کو ثانوی حیثیت دیتے ہوئے عقیدہ ''حیات الانبیاء علیہم السلام''، ''سماعِ

۱۔ ماہنامہ ''نغمہ توحید'' گجرات جلد نمبر ۸ شمارہ محرم الحرام ۱۴۱۷ھ/ جون ۱۹۹۶ صفحہ ۵۴

۲۔ ماہنامہ ''نغمہ توحید'' جلد نمبر ۸ شمارہ نمبر ۵ جمادی الاوّل ۱۴۱۷ھ ۱۹۹۶ء صفحہ ۴۱

Scanned with CamScanner

صلوۃ وسلام عند قبر النبی ﷺ'، اور ''سماع موتی'' کے انکار اوران مسائل کے قائلین پر فتویٰ کفر وشرک کو اپنا مقصد بنالیا تو حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ وغیرہ علمائے حق اس جماعت سے الگ ہوگئے اور اب تو اس جماعت کی حیثیت ایک فرقہ کی سی ہوگئی ہے۔ اس فرقہ نے جہاں اکابر علمائے دیوبند کی ہر دینی جدوجہد کو نشانہ تنقید بنایا وہیں ''دعوت وتبلیغ'' بھی ان کے نشانہ پر رہی ہے۔ ''اشاعت التوحید والسنہ'' کے مرکزی رہنما اور مدیر ماہنامہ ''نغمہ توحید'' گجرات پروفیسر محمد ضیاء المعروف محمد الفضا د صاحب (لالہ موسیٰ، گجرات) ''اشاعت والتوحید والسنہ'' کے مرکزی مبلغ علامہ احمد سعید خان ملتانی کی رائے تبلیغی جماعت کے متعلق نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''مسجد قصاباں میانوالی شہر میں مولانا احمد سعید نے تبلیغی جماعت کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ وہ کافر ہیں۔''[1]

''اشاعت التوحید والسنہ'' کے مرکزی ناظمِ اعلیٰ مولانا سید ضیاء اللہ شاہ گجراتی نے اٹک میں تقریر کرتے ہوئے کہا:

''اس دن سے بربادیاں شروع ہوگئیں جس دن شیعوں سے نکاح ہوئے شیعوں کے پیچھے نمازیں پڑھی جانے لگیں قبر پرستوں کو بیٹیاں دی جانے لگی اور یہ ساری بربادی اُس دن سے یہ تباہی وبربادی شروع ہوئی جس دِن اللہ کے قرآن کو چھوڑ کر مُلّا نے ''فضائل اعمال'' اور ''فضائل درود شریف'' کو سینے سے لگایا۔ جس دن اللہ کی کتاب کو چھوڑا گیا بزرگوں کی کتابوں کو سینے سے لگایا اسی دن سے یہ بربادیاں شروع ہوئیں۔'' (کیسٹ سے پنجابی سے اُردو مترجم اقتباس)

گویا مولانا ضیاء اللہ شاہ گجراتی صاحب کے نزدیک عقائد واعمال کی تمام معاشرتی برائیوں کی بنیاد ''فضائلِ اعمال'' ''فضائلِ درود شریف'' اوران کی تشہیر وتبلیغ کرنے والی ''تبلیغی جماعت'' ہے۔ نعوذ باللہ من ذالک

مولانا ضیاء اللہ شاہ صاحب گجراتی مرکزی ناظم اعلیٰ ''اشاعت التوحید والسنہ'' پاکستان نے دورہ بلوچستان میں ''جامعہ مفتاح العلوم'' میں ''اشاعت التوحید والسنہ'' کے اجلاس منعقدہ، ۷ مئی

۱۔ ''خس کم جہاں پاک'' ص ۶۹ (مطبوعہ: مرکز اشاعۃ التوحید والسنہ، لالہ موسیٰ، گجرات، پاکستان ستمبر ۱۹۹۸ء)

Scanned with CamScanner

۲۰۰۰ء میں ''تبلیغی جماعت'' پر تنقید کرتے ہوئے کہا:

''تبلیغی جماعت کو لیجئے، سب تبلیغی بریلویوں کے پیچھے نماز پڑھنے کو تیار ہیں۔ کچھ تو شیعہ امام کی اقتداء میں نماز پڑھنے والے بھی مل جائیں گے۔''[1]

تبلیغی جماعت سے بغض وعناد اور مخالفت کا یہ رجحان ''اشاعت التوحید والسنہ'' میں عرصہ سے رہا ہے۔ اشاعت کے مشہور محقق مولانا خان بادشاہ صاحب اپنی تصانیف میں ''تبلیغی جماعت''، اکابرِ تبلیغ اور کتبِ فضائل کو ہمیشہ نشانہ تنقید بناتے رہتے ہیں۔ چند اقتباسات ملاحظہ ہوں:

''فضائل حج میں کافی خرافات اور واہیات ہیں اگر تجھ میں علمی غیرت ہو تو اس کو دلائل شرعیہ سے ثابت کر لو فضول بکواس سے کچھ نہیں بنتا۔ اور میں نے نہایت دیانتداری سے رد کیا ہے غلط کو غلط کہتا ہوں چاہے اپنی جماعت والا کیوں نہ ہو جس پر میری کتابیں شاہد ہیں۔ اگر آپ کے نزدیک وہ معصوم ہو وہ الگ بات ہے میں تو صرف یہ کہوں گا کہ اللہ عزوجل مولانا زکریا کو معاف فرمائے اور اس پر رحم فرمائے۔ لیکن انسان سے غلطیاں ہو جاتی ہیں۔ اور مولانا زکریا سے اس میں لغزشیں صادر ہوئی ہیں اللہ انہیں معاف فرمائے۔ اب اگر کوئی ان غلطیوں کو غلطی نہ کہے اور اسے قرآن جیسا صحیح تصور کرتا ہو تو اسے جاہل کے سوا کیا کہا جا سکتا ہے۔''[2]

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی رحمہ اللہ کے متعلق خان بادشاہ صاحب لکھتے ہیں:

''جاہل مبلغ جس نے چالیس خرافات فضائل حج میں لکھے ہیں''۔[3]

مولانا ڈاکٹر ابوسلمان سراج الاسلام حنیف صاحب نے غازی عزیر (غیر مقلد) کی کتاب

۱۔ ماہنامہ ''نغمہ توحید'' گجرات۔ ربیع الاوّل، ربیع الثانی ۱۴۲۱ھ/ جولائی ۲۰۰۰ء، ج ۱۲، شمارہ نمبر ۳، ۴۔ ص ۴۵

۲۔ ''التنقید الجوھری'' ص ۲۷ مطبوعہ مئی ۲۰۰۵ء۔ دار القران پنج پیر، صوابی۔

۳۔ الصواعق المرسلہ ص ۱۵ بحوالہ التنقید الجوھری مطبوعہ مئی ۲۰۰۵ء دار القران پنج پیر، صوابی۔

Scanned with CamScanner

''ضعیف احادیث کی معرفت اوران کی شرعی حیثیت'' مطبوعہ جمادی الاولی ۱۴۱۶ھ/نومبر ۱۹۹۵ء ازادارۃ البحوث الاسلامیہ، بالجامعہ السلفیہ بنارس، انڈیا، پراپنی تائیدی تقریظ محررہ: ۲۵ ذوالحجہ ۱۴۱۱ھ/۶ جولائی ۱۹۹۱ء میں بلاوجہ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی رحمہ اللہ کی کتب فضائل جو تبلیغی جماعت کا دعوتی نصاب ہیں، پر تنقید کر کے ہوئے لکھا:

''بعض حضرات اس بات کے قائل ہیں کہ احادیث ضعیفہ فضائلِ اعمال میں لگ سکتے ہیں۔ اس اجازت سے کچھ لوگوں نے غلط فائدہ اٹھایا اور ضعاف اور موضوع ومن گھڑت روایات سے عقائد واعمال ثابت کرنے لگے۔ جس کی کئی مثالیں کتاب فضائل اعمال اور فضائل صدقات میں مل جاتی ہیں۔ مثلاً حکایات صحابہ ص ۱۶۷ میں لکھا ہے کہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کا خون پیا، پھر شیخ الحدیث صاحب نے (ف) لکھ کر آگے مسئلہ لکھا ہے کہ: حضور ﷺ کے فضلات، پاخانہ اور پیشاب وغیرہ سب پاک ہیں۔''

فالی اللہ المشتکی۔[1]

حال ہی ۱۴۲۹ء/۲۰۰۸ میں ''اشاعت التوحید والسنۃ'' کے معروف عالم دین مولانا عبدالمقدس باچا صاحب نے ''تحقیق الحق'' کے نام سے کتاب لکھی، جسے ''اشاعت التوحید والسنۃ'' صوابی نے شائع کیا ہے۔ اس کتاب کو مولانا محمد طیب طاہری صاحب امیر ''اشاعت التوحید والسنۃ'' مولانا غلام حبیب صاحب ''اشاعت التوحید والسنۃ'' اٹک نے پرزور تقاریظ سے اور اپنی تائید سے نوازا ہے۔ کتاب ''تحقیق الحق'' میں مؤلف کی تحقیقِ حق اور انداز تحقیق کو ملاحظہ فرمایئے:

حجۃ الاسلام، بانی دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ کے متعلق لکھتے ہیں:

''حضرت مولانا محمد قاسم رحمہ اللہ نے شیعوں کی تردید کیلئے یہ ایک فرضی عقیدہ اختیار کیا ہے''۔[2]

۱۔ ''ضعیف احادیث کی معرفت اوران کی شرعی حیثیت'' ص ۳۲

۲۔ تحقیق الحق، صفحہ ۱۳۱

Scanned with CamScanner

مؤلف، ''تحقیق الحق'' نے صفحہ نمبر ۲۳۱ تا ۵۳۱ ستائیس آیات حضرت نانوتوی رحمہ اللہ کے مؤقف کے رد کیلئے حضرت مولانا قاسم نانوتوی کی تالیف ''آبِ حیات'' اور قرآن مجید کے تقابل کے طور پر لکھی ہیں۔ یہی صاحب امام المحدثین حضرت مولانا خلیل احمد مہاجر مدنی رحمہ اللہ کی تالیف ''المہند علی المفند'' جو تمام اکابر علمائے دیوبند کی مصدقہ ہے اور تمام اکابر علمائے دیوبند اسے عقائدِ حقہ کی دستاویز قرار دیتے ہیں کے متعلق لکھتے ہیں:

''المہند علی المفند'' سے جواب لکھا جو ایک دفاعی کارروائی تھی بالفاظ دیگر بیانِ صفائی ہے عقائد علماء دیوبند نہیں ہے۔[1]

مگر اسے عقائدی خلاصہ کہنا یا عقائد علماء دیوبند کہنا پرلے درجے کی ضلالت ہے۔[2]

حضرت علامہ شمس الحق افغانی رحمہ اللہ استاذِ تفسیر دارالعلوم دیوبند کے متعلق لکھتے ہیں:

اس سے پہلے شمس الحق افغانی صاحب نے بھی یہی کچھ خیانت کا ارتکاب کیا ہے۔[3]

امام اہلسنت حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ کے متعلق لکھتے ہیں:

مبتدعین (بدعتیوں) کا مقتدی اس دور میں مولانا سرفراز خان صفدر ہے۔[4]

اس کتاب کے تقریظ نگار حضرات ہی کچھ انصاف سے کام لیں کہ اکابر علمائے دیوبند رحمہم اللہ کو فرضی عقائد گھڑنے والے، بدعتی اور پرلے درجہ کے ضلالت پسند باور کرانا دین کون سی کیا خدمت ہے؟

مولانا قاضی عبدالسلام حنفی اشرفی صاحب نے ''تبلیغی جماعت'' کو نشانہ تنقید بناتے ہوئے ایک مستقل کتاب ''قدیم مقدس علمی شاہراہِ تبلیغ اور رسمی تبلیغ کی وضاحت'' کے عنوان سے لکھی جسے ''اشاعت التوحید السنہ'' کے ترجمان ماہنامہ ''نغمہ توحید'' گجرات نے بالاقساط شرفِ اشاعت بخشا اس کتاب میں کتبِ فضائل، اکابرِ تبلیغ، اور ''تبلیغ جماعت'' پر تنقید کی حد کردی گئی۔ آخری قسط

۱۔ ''تحقیق الحق''، صفحہ ۱۳۷

۲۔ ''تحقیق الحق''، صفحہ ۱۳۸

۳۔ ''تحقیق الحق''، صفحہ ۱۰۷

۴۔ ''تحقیق الحق''، صفحہ ۶

Scanned with CamScanner

''خاتمۃ الکتاب'' کے عنوان سے چھپی قاضی عبدالسلام صاحب اس میں لکھتے ہیں:

''موجودہ عوامی رسمی تبلیغ بظاہر نام سے تو تبلیغ دین ہے مگر درحقیقت دینِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بالکل الٹ ہے۔

دین کی نیت سے بے دینی ہے اور انجان ہو کر دین دوستی کی نیت سے دینی دشمنی زور وشور سے پھیلائی جارہی ہے۔''[1]

حال ہی میں ''اشاعۃ التوحید والسنّہ'' کے نشری ادارہ ''اشاعۃ اکیڈمی''، پشاور نے تبلیغی جماعت، اکابر تبلیغ اور نصابِ تبلیغ کتب فضائل کے خلاف ایک کتاب ''تحفۃ الاشاعہ'' شائع کی ہے۔ اس کتاب پر مولانا محمد طیب طاہری صاحب امیر مرکزی اشاعۃ التوحید والسنۃ، مولانا یار بادشاہ صاحب، شیخ الحدیث دارالقرآن پنج پیر، مفتی سراج الدین صاحب مفتی دارالقرآن پنج پیر، مولانا غلام حبیب صاحب ویسہ، علاقہ چھچھ، اٹک، کی تقاریظ ثبت ہیں۔ مولانا محمد طیب طاہری صاحب اپنی تقریظ میں لکھتے ہیں:

''اردتُ منذ زمن طویل أن اذکر احوال بعض الذین یسمون انفسهم بالداعین وان کان دعوتهم بالمداهنة والکتمانِ، وترک الردّ بالمبتدع والشّیطان، فلماسردت النظر علی کتاب (تحفة الاشاعة فی اصول التبلیغ والدعوة) الذی صنفه الأخ الصالح السیّد عبدالوکیل فدعوت اللّٰه تعالیٰ ان یبارک فی علمه، وعمله، وتصانیفه، لأنه اذّی حق الأمر بالمعروف والنّهی عن المنکر. واسئل اللّٰه ان یجعله امام الهدی'' (تحفة الاشاعه/ ت)

کہ طویل عرصہ سے میرا ارادہ تھا کہ ان لوگوں کے حالات لکھوں جو اپنے آپ کو داعی کہتے ہیں حالانکہ انکی دعوت مداہنت (منافقت) اور حق چھپانا، بدعتی اور شیطان کا رد نہ کرنا ہے پس جب میں نے کتاب ''تحفة الاشاعه فی اصول التبلیغ والدعوة'' جسے صالح بھائی سید عبدالوکیل صاحب نے لکھا ہے دیکھی تو اللہ تعالیٰ سے انکے لیے دعا مانگی کہ اللہ تعالیٰ انکے علم وعمل اور تصانیف

۱۔ ماہنامہ ''نغمہ توحید'' گجرات محرم صفر ۱۴۲۱ھ مئی جون ۲۰۰۰ء۔ جلد نمبر ۱۲ شمارہ نمبر ۱، ۲ صفحہ ۵۳

میں برکت عطا کرے۔ اس لیے کہ انہوں نے امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا حق ادا کیا اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ اس کتاب کو امام الہدیٰ بنا دے۔

مولانا عبدالوکیل صاحب نے ''تحفۃ الاشاعہ'' میں تبلیغی جماعت، تبلیغی اکابر اور خصوصاً شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی رحمہ اللہ پر سخت تنقید کی ہے مثلاً: حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی قدس سرہٗ نے قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ کا ایک خط ''فضائل صدقات'' حصہ دوم ص ۵۵۷، ۵۵۸ میں نقل کیا ہے۔ اس کا حوالہ دیتے ہوئے مولانا عبدالوکیل صاحب لکھتے ہیں:

''ویقول کبیرهم: فی حق وحدة الوجود..... انا للّٰه وانا الیه راجعون یاایها الاخوان فاسمعوا الی هذه الهفوات والخرافات ما الفرق بینهم وبین اهل التناسخ والثنویة وهل هذا الادین النصاریٰ والیهود.''. (تحفة الاشاعه. ص ۳۰۰، ۳۰۱)

اور انکا ایک بڑا وحدت الوجود کے حق میں لکھتا ہے..... انا للہ وانا الیہ راجعون! اے بھائیوان بکواسات اور خرافات کو دیکھو۔ ہندوؤں، بت پرستوں اور ان میں کیا فرق ہے۔ کیا یہ یہود ونصاریٰ کا دین نہیں۔

مؤلف ''تحفۃ الاشاعہ''، تبلیغی جماعت کے متعلق لکھتے ہیں:

''وما اردت بنقل الواقعات الا تنبیه الخواص علی هذه المعتقدات لأنها هلکة عظمی لابد أن تنجی المخلوق عنها'' (تحفة الاشاعه۔ ص ۳۰۸) کہ ان واقعات (فضائل اعمال، فضائل صدقات میں نقل شدہ واقعات) کو نقل کرنے کا مقصد علماء کو ان عقائد سے مطلع کرنا ہے کہ یہ (تبلیغی جماعت) ایک بڑی تباہی ہے اور مخلوق کو اس سے بچانا نہایت ضروری ہے۔

مؤلف ''تحفۃ الاشاعہ'' کا اکابر اہل السنّت والجماعت علمائے دیوبند خصوصاً حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ، حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی رحمہ اللہ کو ہندو اور بت پرست لکھنا اور ان اکابر کی دعوت إلی اللہ کو دینِ یہود ونصاریٰ قرار دینا یقیناً مذموم ہے۔ مگر یہ بھی سوچیے کہ امیر اشاعۃ التوحید والسنۃ کی تقریظ اور اسے اپنے دل کی آواز قرار دینا کن عزائم کی

Scanned with CamScanner

غمازی کر رہا ہے۔

اہل حدیث غیر مقلدین نے تبلیغی جماعت کے مشہور دعوتی، تعلیمی نصاب، فضائل اعمال مؤلفہ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی قدس سرہٗ کی اہمیت کم کرنے کیلئے علامہ ضیاء الدین محمد بن عبدالوحد المقدسی رحمہ اللہ (م ۶۴۶ھ) کی کتاب ''فضائل الاعمال'' کو محقق و مستند فضائل الاعمال کے نام سے شائع کیا ہے اور کتاب کے غیر مقلد تقریظ نگاروں نے یہ تاثر پیدا کرنے کی کوشش کی ہے کہ اصل فضائل اعمال یہی کتاب ہے تبلیغی جماعت جس فضائل اعمال کی تعلیم و تشہیر کرتی ہے وہ غیر مستند، موضوع، ضعیف روایات اور قرآن و حدیث سے متصادم عقائد و اعمال اور قصص و حکایات و خرافات پر مشتمل ہے۔

''فضائل الاعمال'' کے ان غیر مقلد تقریظ نگار حضرات مثلاً: عبدالسلام رستمی، غلام اللہ رحمتی، عبدالعزیز نورستانی، میر سمیع الحق، سمیع اللہ نجیبی، امین اللہ پشاوری جیسے متعصب غیر مقلدین کے جلو میں مولانا محمد طیب طاہری امیر ''اشاعت التوحید والسنۃ'' کی تقریظ بھی موجود ہے۔

مولانا محمد طیب طاہری صاحب نے جہاں اپنی تقریظ کے ساتھ ان اہل حدیث غیر مقلدین کو تبلیغی جماعت کے خلاف جمع ہونے پر پذیرائی بخشی وہیں ''فضائل اعمال'' مؤلف حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی قدس سرہٗ کے خلاف بھی اپنے بغض و عناد کا اظہار کیا۔ چنانچہ مولانا محمد طیب طاہری امیر ''اشاعت التوحید والسنۃ'' اپنی تقریظ میں ''فضائل الاعمال'' کے پشتو مترجم ابوحامد فضل ربی عمر الصافی غیر مقلد کے تعارف میں لکھتے ہیں:

''قام بتحقیقہ و تخریجہ و ترقیمہ والتعلیق علیہ الاخ الفاضل الشیخ '' ابو حامد فضل ربی عمر الصافی وھو من احبائی واصدقائی المخلصین و من احد تلامیذ الامام شیخ الوقت و الزمان شیخ التفسیر و الحدیث '' ابو محمد طیب محمد طاھر'' رحمہ اللہ ''[1]

''(اس کتاب فضائل الاعمال) کی تحقیق، تخریج، ترقیم اور تعلیق فاضل بھائی شیخ ابو حامد فضل ربی عمر الصافی نے کی ہے یہ میرے مخلص احباب اور دوستوں میں سے

۱۔ ''فضائل الاعمال'' صفحہ ۱۹

اور امام اور شیخ وقت و زمان شیخ التفسیر والحدیث ابو محمد طیب محمد طاہر رحمہ اللہ کے تلامذہ میں سے ہیں۔"

مترجم کے تعارف کے بعد مولانا محمد طیب صاحب تبلیغی جماعت کے متعلق اپنے بغض و عناد کا اظہار کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

" وان یجتنبوا من مجالسهم و افکارهم و خرافاتهم و خاصة من اهل البدع و الخرافین الذین ینشرون البدع و الخرافات باسم الدین الصحیح فهولاء مساکین فی العلم و العمل بان العمل یکون بمقتضی العلم و التحقیق فهم مایستطیعون بان یمیزو بین قول الله و قول رسوله و قول الصحابة لقلة العلم و الفهم والرشد فمن اشهر اقوالهم التی یقدمونها فی المحاضرات و المجالس العلمیة و المحافل الدینیّة فینسبون الأقوال الی الزهاد و أصحاب الورع و کبار الناس فقولهم " قال الزّهّاد و الرّهبان " فاکثر مواعظهم مبنیّة بالحکایات المحدثة و المنامات الکاذبة والکشف الباطل فالعاقل البصیر یمشی و یتبع بمنهج السلف الصالح وهو القرآن والسنة واثار الصحابة و التابعین والأئمة المجتهدین و یبتعد نفسه عن منهج الخلف فأساس منهجهم بالحکایات و المنامات و بالاحادیث الضعیفة والموضوعة والمناکیر، فالرجل البلید یصیر صیداً لهم فی شبکاتهم فلا یتخلص نفسه منهم الامن رحم ربی.

"فاخص بتوصیتی و نصیحتی لجمیع الدعاة والمسلمین الذین یخرجون و یتجولون مع هؤلاء المساکین فی سبیل الدعوة والتبلیغ فعلیهم أن یتجنبوا منهم و ان یبتعدو أنفسهم من هولاء الذین یسمونهم "جماعة التبلیغ" و یشارکوا و یلتحقوا أنفسهم بالاخوة الذین یجتهدون لیلاونهاراً ببذل جهودهم الخالصة

ومحنهم الدائمة فی نشر الدعوة الصحیحة لاشاعة التوحید والسنة فی جمیع اطراف العالم"۔[1]

"اور اہل توحید کو چاہیے کہ ان باطل اور گمراہ فرقوں کی مجالس، افکار اور ان کے خرافات سے بچیں اور خاص کر اہل بدعت اور خرافین جو بدعات اور خرافات کو دین صحیح کے نام سے پھیلا رہے ہیں ان سے بچیں یہ علم وعمل سے تہی دست ہیں اس لیے کہ ان کا عمل (ان کے) علم وتحقیق پر ہی ہوتا ہے یہ اپنے علم وفہم اور رشد کے قلت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے رسول ﷺ اور صحابہؓ کے اقوال میں فرق نہیں کر سکتے پس ان کے بیانات، مجالس اور دینی محافل میں ان کی مشہور باتیں وہ یہی ہوتی ہیں کہ مختلف اقوال کو زاہدوں، نیک لوگوں اور بڑے بزرگوں کی طرف منسوب کر کے کہتے ہیں: زاہدوں نے فرمایا، بزرگوں نے فرمایا۔ ان کے اکثر بیانات من گھڑت واقعات، جھوٹی خوابوں اور باطل کشف پر مبنی ہوتے ہیں پس سمجھدار اور دیکھنے والا تو سلف صالح کے طریقہ پر چلتا ہے جو قرآن، سنت، آثار صحابہ، تابعین اور ائمہ مجتہدین کا راستہ ہے اور بعد والوں کے راستہ سے بچتا ہے اور پس ان (تبلیغ والوں) کی بنیاد حکایات، خوابیں، ضعیف موضوع اور منکر احادیث ہیں۔

پس ناسمجھ آدمی جب ان تبلیغ والوں کے پنجے کا شکار ہو جاتا ہے تو اپنے آپ کو ان سے نہیں نکال سکتا۔ صرف میرے رب کا رحم ہی اسے بچا سکتا ہے۔"

"پس وہ تمام داعی، مسلمان جو علم وعمل سے تہی دست ان تبلیغ والوں کے ساتھ دعوت وتبلیغ کے راستہ میں نکلتے ہیں انہیں میری خاص نصیحت اور وصیت ہے کہ اپنے آپ کو ان تبلیغ والوں سے بچائیں اور ان سے دور رہیں جو اپنا نام "تبلیغی جماعت" رکھتے ہیں اور اپنے ان بھائیوں کے ساتھ شرکت کریں اور اپنے آپ کو ان کے ساتھ جوڑے رکھیں جو رات دن اپنی صلاحیت اور محنت "اشاعت التوحید والسنۃ" کیلئے دین کی صحیح محنت میں اطراف عالم میں خرچ کر رہے ہیں۔"

۱۔ "فضائل الاعمال" ص ۱۹، ۲۰

Scanned with CamScanner

مولانا محمد طیب صاحب امیر ''اشاعت التوحید والسنۃ'' نے اپنی اس نصیحت اور دردمندانہ اپیل میں جہاں خواص وعوام کو ''اشاعت التوحید والسنۃ'' اور ''فضائل الاعمال'' کے غیر مقلد ناشرین ومؤیدین کے ساتھ چلنے کی دعوت دی ہے وہیں تبلیغی جماعت کو باطل اور گمراہ فرقوں میں شمار کرتے ہوئے اہل بدعت اور خرافین (خرافات بیان کرنے والے) اور ان کے منہج اور دعوت کو باطل، خرافات اور جھوٹ پر مبنی قرار دیا ہے۔ تبلیغی جماعت ''اکابر علمائے دیوبند رحمہم اللہ کا دینی ورثہ ہے مگر نہ جانے کن مقاصد کے پیش نظر مولانا محمد طیب طاہری صاحب نے اپنے متبعین کو علمائے دیوبند رحمہم اللہ کے اس کام سے روک کر غیر مقلدین کے ساتھ چلنے کی دعوت دی ہے۔

پروفیسر محمد افضل ضیاء صاحب تبلیغی جماعت کے انداز دعوت کو ہدف تنقید بناتے ہوئے لکھتے ہیں:

> ''تبلیغی جماعت کے عام کارکنوں سے کر مولانا عبدالوہاب تک ہر شخص ایک مخصوص انداز میں بیان کرتا ہے۔ بزرگوں سے سنا ہے..... کتابوں میں یوں آیا ہے..... بزرگ فرماتے ہیں ..... مولانا محمد یوسف ..... حضرت جی فرماتے تھے.....فلاں نے خواب میں دیکھا..... جماعت کے ایک ساتھی نے کارگزاری سناتے ہوئے رائیونڈ مرکز میں بتایا.....وغیرہ۔ بیان کرنے والے نہ قرآن کریم کی آیات پیش کرتے ہیں اور نہ احادیث مبارکہ ہی۔ اِلّا ماشاء اللہ''[1]

پروفیسر محمد افضل ضیاء تبلیغی جماعت کے متعلق ''اشاعت التوحید والسنۃ'' کی اس پالیسی کے ثمرات کا تذکرہ کرتے ہوئے ''اشاعت التوحید والسنۃ'' کے ایک کارکن ڈاکٹر عبدالستار انصاری الوہابی کے خیالات لکھتے ہیں:

> ڈاکٹر موصوف کو فضائل سنا کر سادہ لوح عوام کو پھانسنے والے اخبار ورہبان سے بھی گلا ہے کہ وہ انقلاب کے نسخہ کیمیا قرآن کریم کو تبلیغی نصاب کیونکر قرار نہیں دیتے حالانکہ امام الانبیاء ﷺ نے قوم کو قرآن سنایا تھا چند نمبر نہیں پیش فرماتے تھے۔[2]

۱۔ ماہنامہ ''نغمہ توحید'' گجرات ربیع الاول ۱۴۱۸ جولائی ۱۹۹۷ء جلد نمبر ۹ شمارہ نمبر ۲ صفحہ ۵۱

۲۔ ماہنامہ ''نغمہ توحید'' جلد نمبر ۹ شمارہ نمبر ۵ جمادی الثانیہ ۱۴۱۸ء اکتوبر ۱۹۹۷ صفحہ ۵۵

Scanned with CamScanner

اس اقتباس میں آپ نے ملاحظہ کیا کہ تبلیغی جماعت کی دشمنی میں یہ لوگ اس حد تک جا چکے ہیں کہ تبلیغی جماعت کے اکابر کو یہود ونصاریٰ کے وڈیرے اخبار ورہبان قرار دیتے ہیں۔ اکابر دشمنی اور بے ادبی نے اب انہیں یہاں تک پہنچا دیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی سنتوں سے استہزا اور حقارت کو یہ دین کی خدمت سمجھتے ہیں۔ چنانچہ ''اشاعت التوحید والسنّہ'' کے اکابر کے یہ چہیتے پروفیسر محمد افضل ضیاء صاحب لکھتے ہیں:

''اور سنت محض داڑھی بڑھانے، ٹخنے ننگے رکھنے اور مسواک کرنے تک ہی محدود نہیں بلکہ پیدائش سے موت تک پوری زندگی پر محیط ہے.....ایک ٹولہ اللہ کی رضا اور نبی پاک ﷺ کی سنتوں کا نام تو لیتا ہے اور تعلیم وتبلیغ کے لیے مہم چلانے کو نہ صرف تیار ہے بلکہ نصف صدی اس کوشش میں گزار چکا ہے۔ لیکن نبی ﷺ کی پاکیزہ سنتوں کا شور مچانے والا یہ گروہ نبی کریم ﷺ کی سب سے بڑی سنت ''تذکیر بالقرآن'' سے اللہ واسطے کا بیر رکھتا ہے۔ کہنے کو تو فضائل قرآن پر مشتمل ایک ضخیم حصہ ان حضرات کے تبلیغی نصاب میں شامل ہے اور مسجد میں بھی اس کی تعلیم جاری ہے اور گھر پر بھی لیکن عملاً اس دیندار گروہ کے نزدیک قرآن کو اتنا مقام بھی حاصل نہیں جتنا مولانا محمد زکریا کے مرتب کردہ تبلیغی نصاب (فضائل اعمال) کا ہے۔''[1]

''اشاعت التوحید والسنّہ'' کے مؤقر جریدہ ''نغمہ توحید'' کے مدیر نے سنت رسول اللہ ﷺ کو جس تمسخر اور حقارت سے لکھا ہے ان کے ہاں کے بے ادبی اور بے راہ روی کے ماحول سے اسی کی توقع ہو سکتی ہے مگر دعوت وتبلیغ میں چلنے والوں نے تو کبھی یہ نہیں کہا کہ سنت چند افعال ہی کا نام ہے اور دین پوری زندگی کو شامل نہیں۔ دعوت وتبلیغ کے اکابر سے لے کر عام بیانات اور مجالس تک ہر جگہ اس سبق کو دہرایا جاتا ہے کہ اسلام مکمل زندگی کو پورے دین میں ڈھالنے کا نام ہے۔ اس طرح دعوت وتبلیغ کی محنت میں لگنے والوں نے کبھی قرآن مجید کی اہمیت سے انکار نہیں کیا۔ البتہ یہ ضرور ہے کہ دعوت وتبلیغ میں ایسا کوئی نسخہ نہیں کہ ہر عامی اور دینی علوم سے بے بہرہ کو ایک ماہ کے دورہ تفسیر میں قرآن مجید کے ماہر ہونے کی سند دیکر اسے کفر وشرک کے فتوی باز کی اتھارٹی دے دی

۱۔ ماہنامہ ''نغمہ توحید'' گجرات جلد نمبر ۸ شمارہ نمبر ۷ رجب ۱۴۱۷ دسمبر ۱۹۹۶ صفحہ ۴۷، ۴۸

Scanned with CamScanner

جائے اور اپنے چند مخصوص مسائل جو امت کے اجماعی مؤقف کے خلاف محض جماعتی حیثیت رکھتے ہیں کو قرآن مجید کی آڑ میں بیان کیا جائے، قرآن مجید کو اپنے چند خاص مسائل کا ذریعہ بنا کر بیان کیا جائے اور جو ''اشاعت التوحید والسنۃ'' کے ان اختراعی مسائل سے معذرت چاہے اسے قرآن کا مخالف اور قرآن کا منکر قرار دیا جائے۔

''اشاعت التوحید والسنۃ'' کے نصاب میں اگر علوم دینیۃ سے ہر بے بہرہ قرآن مجید کا ماہر ہے تو پھر اسلم جیراجپوری، غلام احمد پرویز، نیاز فتح پوری اور جاوید احمد غامدی جیسے منکرین حدیث کو بھی قرآن کا ماہر اور ان کی دعوت کو قرآن کی دعوت کہا جائے گا۔ ان لوگوں نے بھی تو قرآن ہی کا نام لیا اور اپنی زندگیاں اسی قرآنی خدمت کے نام سے کھپا دیں۔ قرآن کا نام لینے کے باوجود انہیں جب اس لیے تسلیم نہیں کیا جاتا کہ انہوں نے ائمہ، اسلاف اور اکابر کے منہج سے ہٹ کر اپنی ذاتی تحقیق کو قرآن کا منشاء قرار دیا تو ''اشاعت التوحید والسنۃ'' کے ہر مدعی قرآن کی اپنی ذاتی تحقیق کو کس طرح دین کہا جا سکتا ہے؟

دعوت وتبلیغ کے حضرات قرآن مجید کی عظمت اور راہنمائی کو دِل وجان سے تسلیم کرتے ہیں مگر اسے بازیچۂ اَجہال بنانے کے قائل نہیں اور اسلاف کے منہج سے ہٹی ہوئی قرآن مجید کی کسی تعبیر کو قرآن کی تفسیر نہیں کہتے قرآن مجید کو علماء سے سیکھنے اور علماء سے پوچھ پوچھ کر اپنی عملی زندگی مزین کرنے کا سبق پڑھاتے ہیں ''اشاعت التوحید والسنۃ'' اور دعوت وتبلیغ کے قرآن مجید سمجھنے کے اس فرق کو ''اشاعت التوحید والسنۃ'' کے یہ ذمہ دار قران کے انکار کا نام دیکر تبلیغی جماعت کو قرآن کا مخالف قرآن کا منکر اور نہ جانے اپنی فتوٰی پٹاری کے کس کس تغمہ سے نوازتے ہیں۔

دعوت وتبلیغ اور اکابر تبلیغ کے متعلق ''اشاعت التوحید والسنۃ'' کے اس رویہ کی شکایت عرصہ سے ہے۔ اکابر اشاعت اپنے درس ووعظ اور تحریر وتقریر میں مختلف پیرایہ میں ہمیشہ ''دعوت وتبلیغ'' پر تنقید کرتے رہے ہیں۔ کبھی تبلیغ کا طریقہ کار، کبھی کتبِ فضائل اور کبھی اکابرِ تبلیغ ان حضرات کے نشانہ تنقید پر رہتے ہیں۔

دعوت وتبلیغ اور کتبِ فضائل پر اعتراضات کی وضاحت عرصہ ہوا حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی قدس سرہٗ ''دعوت وتبلیغ پر اعتراضات کے جوابات'' اور ''کتبِ فضائل پر اعتراضات کے جوابات'' کے عنوان سے فرما چکے ہیں۔ یہ دونوں کتابیں عرصہ سے چھپ رہی ہیں، اہل حق

Scanned with CamScanner

کیلئے سُرمہ بصیرت اور صاحبانِ تشویش کیلئے راہِ ہدایت ہیں مگر تعصب وعناد کا علاج کبھی کسی سے نہ ہوسکا۔

احمد سعید ملتانی - ایک تعارف

''اشاعة التوحيد والسنة'' کی اس روش میں سختی پیدا ہوتی رہی نئے نئے انداز خطابت متعارف ہونے لگے، اور خود ساختہ محققین کا ایک گروہ پیدا ہوا جنہوں نے اسلاف کی عبارات میں کتر بیونت کے نئے ڈھنگ متعارف کرائے، اپنے خود ساختہ نظریات کو درست کرنے کے بجائے آیات واحادیث میں تاویلات کا دروازہ کھولا گیا اور صحیح روایات پر ضعف کا حکم لگانے کیلئے وضعی اصولوں کی داغ بیل ڈالی گئی، نہ صرف روایات واثار کے ساتھ یہ سلوک ہوا بلکہ اپنے نظریات کے مقابل اسلاف میں سے جسے بھی دیکھا گیا اس کی شخصیت کو مجروح کرنے کا ہر حربہ استعمال کیا گیا۔

''اشاعة التوحيد والسنة'' کی اس روش نے جن علماء کو متعارف کروایا ان میں ایک نام ''احمد سعید ملتانی'' کا بھی ہے۔ ''اشاعة التوحيد والسنة'' کے مرکزی راہنما پروفیسر محمد افضل ضیاء المعروف محمد الفقا د صاحب مرکزی نائب ناظم ''اشاعة التوحيد والسنة'' مدیر ماہنامہ ''نغمہ توحید'' گجرات نے احمد سعید ملتانی کا تعارف کراتے ہوئے لکھا:

> ''مولانا (احمد سعید خان ملتانی) ''اشاعت التوحید والسنۃ، پاکستان'' کے نامور مبلّغ اور مرکزی مجلسِ شوریٰ کے رکن تھے۔ (خس کم جہاں پاک۔ص ۹)''

مولانا محمد طیّب صاحب امیر اشاعت التوحید والسنۃ نے احمد سعید کو مخاطب کر کے کہا:

> ''میرے والد صاحب (مولانا محمد طاہر پنج پیر) بھی آپ کی عزت کرتے تھے آپ کو مقنّنہ کا نائب صدر بنایا تھا۔ (خس کم جہاں پاک۔ص ۱۴)''

احمد سعید ملتانی کو ''قاطع الشرك والبدعه'' و''شيخ القرآن'' و''امام انقلاب'' و''سیف بے نیام'' اور ''علامہ'' وغیرہ کئی القابات سے نوازا گیا۔

حال ہی میں احمد سعید ملتانی کی شہرت انکی نئی تصنیف ''قرآن مقدّس اور بخاری محدث'' سے علماء اور عوام کے حلقوں میں زیادہ ہو رہی ہے۔ موصوف نے اس کتاب میں روئے سخن ''اصحّ الكُتُبُ بعد كتاب اللّٰهِ تعالىٰ الصحيح البخاري'' کے مؤلف امام المحدّثین حضرت سیدنا

Scanned with CamScanner

محمد بن اسماعیل بخاری المعروف امام بخاری قدس سرہ العزیز کی جانب رکھا اور قرآن مجید کے بعد صحیح ترین کتاب اور کتب احادیث میں سب کتب، سے زیادہ مقام والی کتاب ''صحیح بخاری'' اور امام بخاری کو نشانہ تنقید بنایا۔

احمد سعید ملتانی نے اپنی کتاب ''قرآن مقدس اور بخاری محدث'' میں جو زبان اختیار کی، حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شان میں گستاخی اور احادیث رسول ﷺ سے جس انداز سے استہزاء کیا، امام بخاریؒ اور انکے اساتذہ حدیث کو جس طرح نشانہ تنقید بنایا اسے نقل کرنا بھی مشکل ہے۔

یہاں چند عبارات لکھی جاتی ہیں جن سے اس نام نہاد امام انقلاب کے علم واخلاق کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

امام الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شانِ اقدس میں گستاخی

۱۔ بخاری اپنی روایت کے ذریعہ آپا کا نابالغہ لڑکیوں کے ساتھ جنسی کھیل کھیلنا ثابت کرتے ہیں..... آپ ﷺ نعوذ باللہ ان سے جنسی کھیل رچائیں اور طبع آزمائی میں مشغول ہوجائیں۔ص ۵۷،۵۸

۲۔ ایسا کام تو کوئی چنڈو باز بھی نہیں کرتا اللہ کے پیغمبر سے کس طرح ممکن تھا۔ص ۷۰

۳۔ ابن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کہنے پر اللہ کے رسول ﷺ نے از خود آیت میں لکھوادیا۔لاحول ولاقوۃ۔ص ۱۰۶

۴۔ آپ ﷺ میں جو لَا اَدْرِیْ کا اندھیرا تھا تو جبرائیل کی پڑھائی سے دور ہورہا ہے۔ ص ۸۸

صحابی رسول ﷺ کی گستاخی

صحابی رسول ﷺ حضرت نعمان رضی اللہ عنہ اور ان کی بیٹی منکوحہ رسول اللہ ﷺ کے متعلق لکھتا ہے: وہ کافرہ اور کافر کی بیٹی تھی۔ص ۷۰

حدیث رسول ﷺ کی گستاخی

کافروں کا قدیم زمانہ سے پیشہ چلا آرہا ہے پڑھنے والا اپنا فریضہ ادا کررہا ہو..... اس کے عین مقابلہ میں نعت خوانی دوہڑا بازی شروع کردے گا یا قال قال رسول

Scanned with CamScanner

اللہ کی لڑھ مچادے گا۔ص ۸۷

حضرت امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ پر ملتانی محقق کی تنقید

۱۔ بخاری ضعیف فی الحدیث اور متعصب ہے۔ص ۱

۲۔ غالباً امام بخاری کو تعصب نے اپنے اساتذہ اور شاگردوں سے الگ اور اکیلا کر دیا۔ص ۲

۳۔ ان کی روایات قرآن کے خلاف واقع ہوئی ہیں.....دوسرے محدثین کی ہزاروں غلطیوں پر بھی ایک غلطی امام بخاری کی بھاری ہے۔ص ۴

۴۔ اب دیکھو ایسی غلطی کسی دوسرے محدث نے کی ان کی ہزار ہا غلطیوں پر بھی ان کی ایک غلطی بھاری ہے۔ص ۴

۵۔ امام بخاری جس طرح سے بڑا سرتاج محدثین ہے ان کی غلطی بھی ہوگی تو تمام غلطیوں کی سرتاج ہوگی۔ص ۴

۶۔ اس قدر قرآن کے مفہوم میں بصیرت حاصل کرنے کی سعی مشکور نہ فرمائی۔ص ۶

۷۔ ہاں یہ کہنا کہ جس روایت کو امام بخاری پاس کر دیں بس وہ پل سے پار ہوگئی تو یہ صریح غلط ہے۔ص ۷

۸۔ ہم امام بخاری پر یہی الزام لگا سکتے ہیں کہ انہوں نے روات کی بات کو قرآن پر پرکھنے کی کوشش بہت ہی کم کی ہے۔ص ۸

۹۔ امام بخاری نے جب اپنی کتاب کا نام رکھا الجامع المسند الصحیح تو پھر ان کی کتاب میں باطل روایات غیر مسند غیر صحیح.....روایات کیوں پائی جاتی ہیں۔ ص ۹

۱۰۔ امام بخاری نے صریحاً قرآن کی نص قطعی کے خلاف مردہ کے جنازہ پر بولنے اور مردہ کے سننے کی جھوٹی روایت پیش کی۔ص ۱۱

جماعت محدثین کی گستاخیاں

۱۱۔ چنانچہ جس محدث کی نظر صرف جمع روایات پر تھی ان کی کتب میں قرآنی بصیرت بہت ہی کم ہے۔ص ۱۲

Scanned with CamScanner

۱۲۔ امام بخاری چونکہ روایت کے پرستار تھے قرآنی بصیرت سے خالی آدمی امام اعظم کو خداع نہ کہے تو اور کیا کہے۔ص ۱۲

۱۳۔ نہ بخاری کو قرآن کا علم نہ انکے امام زہری کو علم نہ امام بخاری کو آپ ﷺ کی حیثیت نبویہ کا پاس نہ زہری ایسے بکواسی آدمی کو۔ص ۱۴

۱۴۔ امام بخاری جس نے جھانسہ تو دیا تھا کہ میری کتاب مسند ہے لیکن زہری ایسے بکواسی کی مرسل روایت.....ص ۴۱

۱۵۔ کیا امام بخاری کا تدین ہے یا لعنتی راویوں کی کاٹا گری؟ کیا امام بخاری اس جرم سے بری ہو سکتے ہیں اگر لعنتی راویوں نے بکواس تیار کیا ہے تو امام بخاری اتنا بے بصیرت تھا کہ ان کو کچھ بھی نہ سوجھا کہ میں اس خرافت کو کیسے درج کتاب کر رہا ہوں۔ص ۱۵

۱۶۔ قرآن کے قطعاً مخالف امام بخاری نے بذریعہ ہشام کذاب مدلس آپ ﷺ پر شرک وکفر کا اثر ماننا ثابت کیا ہے۔ص ۱۷

۱۷۔ جناب بخاری کو عصمت نبویہ کا خیال نہیں آیا۔ص ۱۷

۱۸۔ کاش بخاری کو قرآن کی بصیرت اور رسول اللہ ﷺ کی سیرت پر عبور حاصل ہوتا۔ ص ۱۸

۱۹۔ بخاری محدث رب کی توہین۔ص ۱۹

۲۰۔ امام بخاری نے اپنی کتاب صحیح بخاری کتاب الرقاق صفحہ [۹۶۳] پر بڑے جذبات کے ساتھ یہود ونصاری کے مذہب کی ترجمانی کر کے قرآن سے بغاوت اور خود اللہ کریم سے بغاوت کی روایت ٹانک دی ہے۔ص ۲۰

۲۱۔ قرآن میں عدم بصیرت کی وجہ سے ابراہیم علیہ السلام کی دعا کو امام بخاری نے اللہ کا وعدہ بنا دیا۔ص ۲۴

۲۲۔ آپ نے شاید کبھی قرآنی بصیرت کا خیال تک نہیں فرمایا۔ص ۲۵

۲۳۔ لیکن شومی قسمت کہ اسناد کے چکر میں پڑنے اور مفہوم قرآن کو مہجور کرنے والے رواۃ نے امام بخاری کو بھی ایسا الجھا دیا کہ نہ ان کو قرآن کی تصریح سے آگاہی

Scanned with CamScanner

ہوئی نہ سیرت نبویہ کا پاس آیا نہ صحابہ کرام کی پاک طینت کو سوچا۔ص ۲۷

۲۴۔ لیکن اللہ معاف فرمائے امام بخاری بے حیا راویوں پر اعتماد کلی کر کے رسول اللہ ﷺ پر یہ جھوٹ بھی جڑ دیتے ہیں۔ص ۳۱

۲۵۔ لیکن امام بخاری روایت درج کتاب کرتے ہوئے شاید غیر شعوری حالت میں تھے۔ص ۳۲

۲۶۔ امام بخاری کا اصل مشن روایات کا ڈھیر لگانا ہے قرآن میں بصیرت حاصل کرنا یا قرآن کو مقدم رکھنا ان کے زاویہ خیال میں بھی نہیں ہے۔ص ۳۴

۲۷۔ تعجب تو بخاری پر ہے کہ انہوں نے من وعن بے چون وچرا صحابہ کرام کی حیثیت عرفیہ کو داغدار کرنے والوں اور لعنتی راویوں کے سینہ بسینہ ہو کر قرآن سے اتنی بے اعتنائی برتی کہ اہل رفض کے چھپے انداز میں ہمنوا بن جانے کا خیال بھی نہ کیا۔ص ۳۸

۲۸۔ لیکن بخاری صاحب جن کی نظر صرف روایات کے کثیر ڈھیر کی طرف تھی قرآن سے صرف نظر کرتے ہوئے کسی لعنتی راوی کی اپچ میں آ کر صحابی رسول کے متھے جھوٹ کا ٹکہ لگاتے ہیں۔ص ۳۹

۲۹۔ لیکن بخاری محدث نے بڑے زور سے ایک جھوٹی روایت قرآن کے صریح خلاف نقل کر دی ہے۔ص ۴۱

۳۰۔ بخاری کا مطمع نظر صرف روایات جمع کرنا تھا، قرآنی بصیرت ان کا مشغلہ نہ تھا۔ ص ۴۲

۳۱۔ یہ حال ہے امیر المؤمنین فی الحدیث کا جو قرآن کے صریح خلاف روایت درج کر کے مشرکین کو نواز دیتے ہیں۔ص ۴۴

۳۲۔ امام بخاری اب غیر شعوری یا بے اعتنائی کے طور پر فرماتے ہیں اور روافض کے مذہب کی ریس میں کہتے ہیں۔ص ۴۶

۳۳۔ امام بخاری کو قرآن فہمی کی داد دیجیئے ..... یہاں تک یاوہ گوئی کر جاتے ہیں۔ ص ۴۸

Scanned with CamScanner

۳۴۔ کسی لعنتی راوی کی گپ شپ پر کلی اعتماد کرنا اور الفاظ قرآن کو پس پشت ڈال دینا کیا اسی کا نام امیر المحدثین ہوتا ہے۔ص ۵۰

۳۵۔ پھر ایسی خرافت درج کتاب کرنے والا ایسی وعید سے کس طرح بچ سکے گا۔ص ۵۲

۳۶۔ بخاری محدث عورت کی دبر زنی۔ لیکن بخاری صاحب اتنا بڑا کفری نظریہ بے دھڑک ہو کر ایک جلیل القدر صحابی کے معصوم العمل ماتھے پر جڑ دیتے ہیں۔ص ۵۲

۳۷۔ لیکن امام بخاری صحابہ کرام کو بدنام کرنے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھتے۔ص ۵۴

۳۸۔ بخاری محدث نبی پر افتراء۔ص ۵۶

۳۹۔ لیکن امام بخاری صاحب اپنی روایت کے ذریعہ آپ ﷺ کا نابالغ لڑکیوں کے ساتھ جنسی کھیل کھیلنا ثابت کرتے ہیں۔ص ۵۷

۴۰۔ بخاری محدث نبی پر جھوٹ۔ص ۶۴

۴۱۔ یہ امام بخاری کی بے نظری اور حلال وحرام کی حقیقت سے ناواقفی اور اس سے بے پرواہی کی دلیل تو نہ بنے گی۔ص ۶۵

۴۲۔ بخاری محدث صحابہ پر بدعت کا فتوی۔ص ۶۶

۴۳۔ یہ ہے محدثین کا حال جو قرآن میں بھی اختلاف ڈالنے سے بھی گریز نہیں کرتے۔ ص ۸۲

۴۴۔ لیکن امام بخاری قانون اور قاعدہ کے صریح خلاف.....فرماتے ہیں۔ص ۹۳

۴۵۔ امام بخاری کا باب باندھنا ہی صاف جھوٹ ہوا۔ص ۹۴

۴۶۔ امام بخاری کی خیانت یا بھول چوک۔ص ۹۶

۴۷۔ مسلکی تعصب یہاں تک ایک محدث جلیل کو لے گیا کہ حدیث کا نقشہ بدل کر رکھ دیا۔ص ۹۸

۴۸۔ لیکن اخباری آدمی کا مطمع نظر چونکہ روایات جمع کرنا ہوتا ہے قرآن پاک کی بصیرت حاصل کرنا ان کا شغل نہیں ہوتا اسی لیے امام بخاری نے بڑے وثوق کے ساتھ ایک روایت درج کتاب کر کے.....۔ص ۱۰۱

۴۹۔ لیکن بخاری محدث نہ تو قرآن مقدس کی نصوص کی پرواہ کرتے ہیں۔ص ۱۰۸

Scanned with CamScanner

۵۰۔ امام بخاری نے ابن جریج کے طریق سے آیت کی جو درگت بنائی ہے ملاحظہ کریں۔ص ۱۱۳

رواۃ صحیح بخاری پر ملتانی مصنف کے نشتر

۱۔ کتاب میں لعنتی راویوں کی بھرمار ہوگئی۔ص ۶

۲۔ لعنتی راویوں نے اسٹر گھسٹر کر کے کتاب کی قدر و قیمت گھٹا کے رکھ دی۔ص ۶

۳۔ بعض راوی جو رافضی شیعہ تھے انہوں نے تقیہ کر کے بخاری کو اپنے اعتماد میں لے لیا.....مسودہ میں لعنتی راویوں نے دسیسہ کاری کی۔ص ۹

۴۔ بہر کیف لعنتی روای امام بخاری کے لئے مار آستین ثابت ہوئے۔ص ۱۰

۵۔ کیا یہ امام بخاری کا تدین ہے یا لعنتی راویوں کی کاٹا گری؟ص ۱۵

۶۔ بذریعہ ہشام کذاب مدلس.....ص ۱۷

۷۔ جناب بخاری.....لعنتی راویوں سے اتنے مرعوب ہوئے۔ص ۱۷

۸۔ انہوں نے لعنتی راویوں پر اعتماد کلی کر کے.....ص ۲۲

۹۔ لعنتی راویوں پر اعتماد کلی کر کے اپنی اماں کو بھی امام بخاری بدنام اور خائن کہہ گئے۔ص ۲۳

۱۰۔ مگر برا ہو لعنتی رایوں کا۔ص ۲۴

۱۱۔ لعنتی راویوں نے امام بخاری کو یوں اعتماد میں لے لیا تھا۔ص ۲۵

۱۲۔ یہ مغالطہ خود بخاری کو لعنتی راویوں کی طرف سے ہوا۔ص ۲۹

۱۳۔ امام بخاری بے حیاء راویوں پر اعتماد کلی کر کے رسول اللہ پر یہ جھوٹ بھی جڑ دیتے ہیں۔ص ۳۱

۱۴۔ امام بخاری کا استاد زہری.....جو اکثر علماء اسلام کی تحقیق میں عموماً اور اہل تشیع علماء کے نزدیک خصوصاً شیعہ اور پھکڑ باز بھی ہے۔ص ۳۴

۱۵۔ لعنتی راویوں کے سینہ بسینہ ہو کر قرآن سے اتنی بے اعتنائی برتی۔ص ۳۸

۱۶۔ کسی لعنتی راوی کی اپچ میں آ کر.....ص ۳۹

۱۷۔ اور لعنتی راویوں کے برتے پر یہ اتہام بھی رسول اللہ ﷺ پر لگاتے ہیں۔ص ۴۵

Scanned with CamScanner

۱۸۔ کسی لعنتی راوی کی کپ پر کلی اعتماد..... ص ۵۰

۱۹۔ کیا ایسے فعل بد کو ذکر کرنے والے رواۃ لعنتی نہ ہونگے۔ ص ۵۳

۲۰۔ کسی بے دین راوی پر اعتماد کر کے یوں لکھتے ہیں۔ ص ۵۵

۲۱۔ لعنت ہو کینہ ور بد کردار راویوں پر۔ ص ۵۹

۲۲۔ کسی شراتی راوی کی روایت کے سبب امام بخاری باب باندھتے ہیں۔ ص ۵۹

۲۳۔ جن باتوں کو کذاب راوی نے جھوٹ کہا ہے وہ قطعاً سچ ہیں..... لیکن بد دماغ روات کا چونکہ اپنا وطیرہ ہی جھوٹ ہے۔ ص ۶۲، ۶۳

۲۴۔ امام بخاری ہیں جنہوں نے لعنتی راویوں پر اعتماد کر کے۔ ص ۶۳

۲۵۔ لیکن برا ہو لعنتی راویوں کا..... ص ۶۸

۲۶۔ لیکن امام بخاری بے حیا راوی ابو حازم کے ذریعہ۔ ص ۶۹

۲۷۔ لیکن بخاری نے لعنتی راویوں پر اعتماد کر کے۔ ص ۷۱

۲۸۔ جیسا کہ کذاب راویوں نے کہا۔ ص ۷۳

۲۹۔ امام بخاری زہری ایسے باتونی اور پھکڑ باز رفض نواز۔ ص ۷۵

۳۰۔ بقول لعنتی راوی۔ ص ۷۶

۳۱۔ یہ ساری داستان ہی جھوٹی بنائی لعنتی راویوں نے۔ ص ۱۰۲

۳۲۔ نام لیکر امام المحدثین ابو بکر محمد بن مسلم الزھری رحمہ اللہ کو ص ۳۴ پر شیعہ اور پھکڑ باز لکھا۔ حضرت ہشامؒ مشہور تابعی ہیں اور سیدہ طیبہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بھانجے حضرت عروہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ کے صاحبزادہ ہیں۔ انکو کذاب لکھا اور ابو حازم سلمہ بن دینار رحمہ اللہ کو ص ۶۹ پر بے حیا لکھا ہے۔

صحیح بخاری شریف پر چتروڑی کی تنقید

۱۔ بخاری میں کتنی زبردست غلطیاں ہیں قرآن مقدس کے خلاف کتنے ریمارکس ہیں عزت وحیثیت نبویہ پر کتنے اہانت آمیز فقرے ہیں اصحاب النبی پر کس قدر بہتانات ہیں پھر بخاری صاحب کی کتاب اصح الکتب کی بجائے صحیح

Scanned with CamScanner

الکتب بھی نہیں کہی جاسکتی۔ص ۳

۲۔ یہی وجہ ہے کتاب میں باطل قسم کی روایات کی بھرمار ہے۔ص ۶

۳۔ یا وہ لوگ جو کلی طور پر بخاری شریف کو صحیح اور بے غبار جانتے ہیں وہ یا تو قرآن مقدس پر ایمان نہیں رکھتے یا پھر اتنے اجہل ہیں جو لَا یَعْلَمُوْنَ الْکِتَابَ اِلَّا اَمَانِیَّ [الایۃ] کا مصداق ہیں۔ص ۸

۴۔ لیکن بخاری محدث کسی اندر کے روگی راوی پر کلی اعتماد کر کے اپنی کتاب میں یہ ٹانک رہے ہیں۔ص ۳۷

۵۔ امام بخاری ایک قصہ نقل کرتے ہیں جو غالباً کسی یہودی النسل کا بتایا ہوا ہے۔ ص ۸۱

۶۔ اگرچہ من کل الوجوہ بخاری کو اصح کہنا تو درکنار صحیح کہنا بھی مشکل ہے۔ص ۱۱۴

Scanned with CamScanner

احمد سعید ملتانی کا گستاخانہ انداز بیان

احمد سعید ملتانی کا یہ گستاخانہ انداز بیان نئی بات نہیں ہے۔ موصوف ابتداء ہی سے اسی بے لگامی میں مشہور ہیں چنانچہ پروفیسر محمد افضل ضیاء المعروف محمد الفقہا صاحب لکھتے ہیں:

''مولانا (احمد سعید خان ملتانی) اشاعۃ التوحید والسنۃ پاکستان کے نامور مبلغ اور مرکزی مجلس شوریٰ کے رکن تھے۔ لیکن بدنصیبی سے روزِ اول سے ہی پوری جماعت کا موضوع بن گئے کہیں انکی اخلاق سے گری گفتگو کی شکایت زیرِ لب ہوتی اور کہیں مجلسِ مقننہ کے فیصلوں کی خلاف ورزی کہیں ان کی نئی نئی تحقیقات کا تذکرہ ہوتا اور کہیں علماء حق کے بارے میں بدظنی'' (خس کم جہاں پاک ص / ۹)

محمد الفقہا صاحب نے اپنی تصنیف ''خس کم جہاں پاک'' میں احمد سعید ملتانی کے گستاخانہ انداز بیان کے نمونے بھی پیش کیے ہیں۔ تفصیل کیلئے ''خس کم جہاں پاک'' کا مطالعہ کیا جائے یہاں چند نمونے پیشِ خدمت ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی شان میں گستاخی

(۱) ''اللہ تعالیٰ، انبیاء اللہ، اور اولیاء اللہ کے ذمہ فحش زبان کی ایک مثال ملاحظہ کیجئے۔ یہ رمضان المبارک میں مسجد میں بیٹھ کر دورہ تفسیر پڑھاتے ہوئے علامہ احمد سعید خان صاحب کے ملفوظات میں سے ہیں:

قُلِ اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عٰلِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْ مَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ۔ (سورۃ الزمر آیۃ ۴۶) کی تفسیر امام انقلاب، شیخ القرآن، ابن تیمیہ وقت مولانا احمد سعید خان کی زبان سے:

نتیجہ دلائل کا، اے اللہ چیر کے بنانے والا ہے تو آسمانوں اور زمینوں کو، تو ہی فیصلہ کرے گا درمیان بندوں اپنے کے۔ جس دن اللہ فیصلہ کرے گا کہے گا۔ او حیاتیو!

Scanned with CamScanner

اولّھڑ و! تم بکواس کرتے تھے، اللہ کی کتاب کی توڑ مروڑ کرتے تھے اللہ کی کتاب کی نصِ قطعی کے خلاف تم تاویلیں کرتے تھے یہ بندے سچے ہیں میرے، جو کہتے تھے کوئی نہیں سنتا سوائے اللہ کے، اس وقت یہ کہیں گے کیا؟ ہیں بڑے بڑے شیخ الحدیث ہوں گے سُوَر، بڑے بڑے ممتاز علماء کھڑے ہوئے، بڑے بڑے پنڈت، پوپ، پادری۔ جب اللہ نے کہہ دیا اس وقت کہ میرا فیصلہ تو یہی ہے کہ وہ سچ کہہ رہے ہیں میرے بندے کہ ''اِنْ کُنَّا عَنْ عِبَادَتِکُمْ لَغٰفِلِیْنَ'' ہمیں اللہ کی قسم ہے ہمیں تو کوئی پتا نہیں کون حرامی ہماری قبر پہ آیا ہمیں بلایا، کس نے ہماری نذر نیاز دی، کس نے چڑھاوے چڑھائے، کس نے سلام کیے، کس نے پوجا پاٹ کی، اللہ تیری ذات کی قسم ہے ہمیں تو پتا نہیں۔ اور پھر اُدھر کیا کہہ رہے ہوں گے۔ ''کَانُوْا لَھُمْ اَعْدَآءً وَّکَانُوْا بِعِبَادَتِھِمْ کَافِرِیْنَ'' اللہ ہم ان کے دشمن ہیں، ان پہ لعنت کر، مفتی صاحب پر لعنت کر، ان علامہ صاحب پہ، شیخ الحدیث پہ، اس فلاں مفسر پہ، کیوں؟ یہ جھوٹ گھڑ گھڑ کے بولتا تھا تیری کتاب مقدس کے خلاف تاویلیں غلط کرتا تھا نصوص قاطعہ کی تردید کرتا تھا اللہ اس پہ لعنت ایسی ڈبل کر۔ اس وقت پھر یہ کیا کہے گا جی میں سپاہ صحابہ کا تھا''۔

''خس کم جہاں پاک'' ص ۱۵۲

(۲) ''اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''قَلِیْلٌ مِّنْ عِبَادِیَ الشَّکُوْرُ'' کام کے آدمی حلالی تھوڑے ہوتے ہیں حرامی زیادہ ہوتے ہیں''۔ ''ایضاً'' ص ۱۵۰

(۳) اللہ فرماتا ہے ''او یہودیا، لعنتیا، ذلیلا نہ ہویوں ورنہ''۔ ''ایضاً'' ص ۱۵۳

اکابرین امت کی گستاخی

(۴) ''ایک مجلس میں گفتگو کے دوران کسی نے علامہ ابن کثیر کا حوالہ دے دیا مولانا کی رگِ ظرافت پھڑک اٹھی۔

فرمانے لگے:

اسے چھوڑو۔ مخاطب نے کہا ''جی علامہ ابن کثیر تو بڑی قابل اعتماد شخصیت ہے'' مولانا نے ارشاد فرمایا: یہ بتاؤ ابن کثیر کا معنیٰ کیا ہے؟ یعنی: وہ جس کے کئی باپ

Scanned with CamScanner

ہوں۔ ''ایضاً'' ص ۱۵۵

(۵) قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ پر فتوٰی کفر لگاتے ہوئے کہا:

''خواہ کوئی گنگوہی ہو یا جنجوہی''۔ ''ایضاً'' ص ۷۳

ملحوظ رہے کہ حضرت مولانا حسین علی رحمہ اللہ نے اپنے استاذ قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کے درسی امالیِ حدیث کو ''تقریر جنجوہی'' کے عنوان سے مرتب فرما کر شائع کروایا تھا۔

(۶) ''مسجد قصاباں میانوالی شہر میں مولانا احمد سعید ملتانی نے تبلیغی جماعت کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ: وہ کافر ہیں''۔ ''ایضاً'' ص ۶۹

علمائے دیوبند کی تکفیر

(۷) جمعیت اشاعۃ التوحید والسنۃ پنجاب کی مجلسِ شوریٰ کے اجلاس منعقدہ ۱۰ مئی ۱۹۹۸ء جامع مسجد شاہ فیصل گیٹ، گجرات میں مولانا ضیاء اللہ شاہ صاحب نے کہا:

''بالکل ابتداء میں، میں جب کبھی تقریر کیلئے کبیر والہ جاتا تو مولانا (احمد سعید خان) کے ملنے والے مجھے کہا کرتے تھے کہ آپ علماء دیوبند کو کافر کیوں نہیں کہتے اور یہ سارا مولانا کی تربیت کا اثر تھا''۔ ''ایضاً'' ص ۷۶

(۸) جمعیت اشاعۃ التوحید والسنۃ پنجاب کے اجلاس منعقدہ ۳۱ اگست ۱۹۹۷ء گوجرانوالہ میں مولانا سید ضیاء اللہ شاہ نے مولانا محمد یونس نعمانی کو کہا:

''مولانا احمد سعید خان کھلے عام پوری جماعت بلکہ امت کے علماء کو کافر قرار دینے پر تلے ہوئے ہیں، بالکل وہی روش جو عثمانی کی تھی''۔ ''ایضاً'' ص ۴۷

(۹) ''دیوبندی، بریلوی سب مشرک کافر ہیں دونوں لا الٰہ الا اللہ کے مخالف ہیں''۔ ''ایضاً'' ص ۱۱۱

Scanned with CamScanner

اکابر اشاعۃ التوحید والسنہ کی گستاخی

(۱۰) خود اپنی جماعت اشاعۃ التوحید والسنۃ کے اکابر کے متعلق احمد سعید نے کہا: ''میں نے تو ان سوروں کی شکل بھی کئی سالوں سے نہیں دیکھی''۔ ''ایضاً'' ص ۱۳۸

(۱۱) تعویذ لکھنے والا اور لکھانے والا دونوں لعنتی ہیں۔ ''ایضاً'' ص ۱۳۱

(۱۲) ''پکے خنزیر، دلّے اور بے غیرت، جو اس طرح تعویذ کا کاروبار چلا رہے ہیں انسان کی اولاد نہیں''۔ ''ایضاً'' ص ۱۵۰

(۱۳) ''جب کوئی کہتا ہے کہ میں احمد سعید سے تعویذ لاؤں یا قاری گل شیر سے یا افضل ضیاء سے یا پیر سید عنایت شاہ بخاری کے پاس تعویذ لینے کے لئے جاتا ہے تو اللہ فرماتا ہے: سورا! تو تعویذ لے آ لیکن اللہ سے تیری امید ٹوٹی ہے تو مرتد تو ہو سکتا ہے لیکن کبھی محمد (ﷺ) کے غلاموں کے نقش قدم پر نہیں چل سکتا'' (اقتباس از خطاب جامع مسجد محلہ فتح پورہ گجرات (۲۷) جولائی ۱۹۹۶ء)۔ ''ایضاً'' ص ۱۵۱

(۱۴) دار العلوم تعلیم القرآن ''راجہ بازار'' راولپنڈی کے مفتی عبد الرشید مرحوم کے متعلق کہا:

''میں مفتی عبد الرشید کا کافر اور مفتی عبد الرشید قرآن کا کافر''۔ ''ایضاً'' ۱۱۵

(۱۵) ۶ مئی ۱۹۹۸ء کو سکھر میں مولانا ضیاء اللہ شاہ صاحب بخاری کے متعلق کہا:

''ولی کا بیٹا گمراہی اور ضلال میں مبتلا ہے''۔ ''ایضاً'' ص ۷۳

(۱۶) اپنے ایک شاگرد کی خدمات پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ:

''اچھا..... وہ جو اپنی بہن سے زنا کر کے آیا ہے''۔ ''ایضاً'' ص ۱۰۹

(۱۷) مولانا سید عنایت اللہ شاہ گجراتی صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک ملک صاحب نے شاہ صاحب کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ علامہ احمد سعید خان سے کئی دفعہ مسئلہ سماع سنا مگر آج آپ کی تقریر سے سمجھ میں آیا۔ اس پر شاہ صاحب کے سامنے علامہ موصوف نے کہا: ''ملک صاحب! مسئلہ سماع کی اگر آج آپ کو سمجھ آئی تو میں اتنے سالوں سے ویسے ہی اپنی بہن..... رہا ہوں''۔ ''ایضاً'' ص ۱۵۵

Scanned with CamScanner

احمد سعید ملتانی کے گستاخانہ رویہ پر اکابرین اشاعۃ التوحید والسنۃ کی فراخ دلی

احمد سعید خان ملتانی کے ان چند اقتباسات سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ یہ شخص اب سے نہیں بلکہ اپنی ابتداء سے کس زبان اور کیسے اندازِ بیان کا عادی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خود "اشاعۃ التوحید والسنۃ" کے کئی حضرات جن سے یہ زبان برداشت نہ ہو سکی تھی اسکا اظہار بھی کرتے رہے۔ چنانچہ پروفیسر محمد افضل ضیاء المعروف محمد الفضاد صاحب مرکزی نائب ناظم اشاعت التوحید والسنۃ و مدیر ماہنامہ "نغمہ توحید" گجرات اس بات کا اقرار کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"ہمارے تمام بزرگ عمر کے آخری حصہ میں دیانتداری سے یہ رائے دے چکے ہیں کہ یہ شخص جماعت کیلئے انتہائی خطرناک ہے"۔ "ایضاً" ص ۷۳

جمعیت اشاعۃ التوحید والسنۃ پنجاب کی مجلسِ شوریٰ کے اجلاس منعقدہ (۱۰) مئی ۱۹۹۸ء جامع مسجد شاہ فیصل گیٹ گجرات میں مولانا خلیل احمد واں بچھراں میانوالی نے بتایا کہ:

"شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان نے کئی دفعہ مجھے یہ فرمایا کہ احمد سعید خطرناک آدمی ہے۔ اسے جلسوں میں نہ بلایا کرو"۔ "ایضاً" ص ۷۳

اسی اجلاس میں مولانا بشیر احمد (خوشاب) فاضلِ دیوبند نے کہا:

"میرا خیال ہے اگر مولانا احمد سعید خان کو پہلے دن ہی سے روکا جاتا تو نوبت یہاں تک نہ پہنچتی..... مجھے یاد ہے حضرت شیخ القرآن فرماتے تھے: مجھے اس شخص سے بہت خطرہ ہے۔ یہ میرے اکابر کے بارے میں مجلس میں بھی برے الفاظ استعمال کرتا ہے۔" "ایضاً" ص ۶۷

اسی اجلاس میں مولانا ضیاء اللہ شاہ صاحب نے کہا کہ مولانا سید عنایت اللہ شاہ صاحب کہتے ہیں کہ "احمد سعید قرآنی آیات میں تحریف کا مرتکب ہوتا رہا"۔ "ایضاً" ص ۷۵

محمد الفضاد صاحب نے احمد سعید ملتانی کی قرآنی آیات میں تحریفات کو ایک مستقل کتاب بعنوان "تفسیر یا تحریف" میں شائع کرنے کا باقاعدہ اشتہار دیا ہے جس میں مولانا سید عنایت اللہ شاہ گجراتی صاحب کے تبصرے بھی شاملِ اشاعت ہیں "خس کم جہاں پاک" کے آخر سرورق کی پشت پر یہ اشتہار ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔

اسی اجلاس میں مولانا محمد سعید نے کہا:

Scanned with CamScanner

''مرکزی امیرِ محترم اور مرکزی ناظمِ اعلیٰ کو چاہیے تھا کہ پہلے ہی روز سے اصولوں کی خلاف ورزی کرنے والوں سے باز پرس کرتے''۔ ''ایضاً'' ص ۷۳

محمد الفطّاد صاحب مؤلف ''خس کم جہاں پاک'' لکھتے ہیں:

اس بدنصیب کی زبان کی کاٹ سے تو ان کے اپنے عقیدت مند مخاطبین بھی نہیں بچ سکے۔ ''ایضاً'' ص ۴۹

احمد سعید خان ملتانی کے متعلق ''اشاعة التوحید والسنة'' نے تسلیم کیا ہے کہ یہ شخص قرآن مجید کے ترجمہ وتفسیر میں تحریف کا مرتکب ہے، اللہ تعالیٰ کی شان عالی کا گستاخ ہے، انبیاء علیہم السلام سے لیکر اکابر علمائے دیوبند کو شیخ القرآن رحمہ اللہ (م مئی ۱۹۸۰ء) کے وقت سے کافر کہتا ہے اور اس کے یہ تکفیری فتوے خود اکابر ''اشاعة التوحید والسنة'' کے سامنے صادر ہوتے تھے اکابرِ اشاعت اس پر چیں بہ جبیں ہوتے مگر کوئی ایسا قرار واقعی اقدام نہ اٹھایا گیا کہ یہ بدزبانی ختم ہو جاتی یا پھر یہ صاحب اپنی راہ لیتے اور اشاعت التوحید والسنۃ کا نام اپنے مخصوص مشن کیلئے استعمال نہ کرتے بلکہ ''اشاعة التوحید والسنة'' کے اجلاسوں اور نجی مجلسوں میں شکوہ شکایت پر ہی اکتفا کرتے ہوئے احمد سعید خان کی باقاعدہ سرپرستی کی گئی احمد سعید ملتانی نے اشاعت التوحید والسنۃ سے اپنے نکالے جانے ۱۰ مئی ۱۹۹۸ء سے چند دن ہی پہلے برسرِ عام تقریر میں بتایا:

''ضیاء اللہ شاہ صاحب کے ابا جی (مولانا سید عنایت اللہ شاہ گجراتی صاحب) کی بات کر رہا ہوں جواب بھی دعائیں دے رہا ہے کہتا ہے کہ: خدا کی قسم علامہ احمد سعید سے میں قیامت تک راضی ہوں۔ گواہ میرے پاس موجود ہے''۔

''خس کم جہاں پاک'' ص ۱۵۰

احمد سعید ملتانی کو اس لب ولہجہ کے باوجود اس کی خدمات پر سید عنایت اللہ شاہ گجراتی صاحب ''بیٹا'' کہتے تھے۔ ''خس کم جہاں پاک'' ص ۵۹

۲۲ اکتوبر ۱۹۹۷ء میں اشاعت التوحید والسنۃ کے اجلاس منعقدہ پنج پیر میں مولانا محمد طیب طاہری صاحب امیر اشاعت التوحید والسنۃ نے احمد سعید ملتانی پر مولانا سید عنایت اللہ شاہ گجراتی صاحب کی شفقتوں اور احمد سعید کی سرد مہریوں کی شکایت کرتے ہوئے کہا:

Scanned with CamScanner

''حضرت مولانا سید عنایت اللہ شاہ صاحب کی بیماری میں ان کی عیادت کرنا اگر ہمارے لیے استحباب کا درجہ رکھتا ہے تو حضرت مولانا احمد سعید خان کیلئے فرض تھا کیونکہ انہوں نے انکے لیے بہت محبت کا اظہار کیا تھا''۔

''خس کم جہاں پاک'' ص ۵۹

اس اقتباس سے معلوم ہوتا ہے کہ احمد سعید ملتانی کے اشاعۃ التوحید والسنۃ کے جماعت سے نکالے جانے ۱۰ مئی ۱۹۹۸ء سے صرف چھ ماہ پہلے تک اسے مولانا سید عنایت اللہ شاہ گجراتی صاحب کی سرپرستی، شفقتیں اور ''روحانی بیٹا'' وغیرہ ہونا حاصل تھا۔ اسی کی وضاحت کرتے ہوئے محمد الفضا دصاحب لکھتے ہیں:

''یہ تو قائدین کا حوصلہ تھا کہ وہ پھر بھی انہیں ساتھ لیکر چلنے کی کوشش فرماتے رہے۔'' ''خس کم جہاں پاک'' ص ۱۱۲

محمد الفضا دصاحب نے احمد سعید خان کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے لکھا:

''حضرت مولانا احمد سعید خان صاحب ملتانی ''اشاعۃ التوحید والسنۃ'' پاکستان کے نامور واعظ اور خطیب تھے ایک دنیا انکی تقاریر سنکر سر دھنتی تھی۔ وہ ''اشاعۃ التوحید والسنۃ، پاکستان'' کی شوریٰ کے رکن تھے بعدازاں حضرت مولانا سید ضیاء اللہ شاہ صاحب بخاری کی تجویز پر انہیں مجلسِ مقننہ کا رکن بھی چن لیا گیا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ مسئلہ ''عدمِ سماع'' انہوں نے خوب بیان کیا۔ شرک کی بیخ کنی کے لیے محنت کی''۔ ''ایضاً'' ص ۱۶۷

''علمائے حق اور اراکین اشاعت التوحید والسنۃ، مولانا احمد سعید خان کی ردِ شرک کیلئے خدمات کے باعث ان سے قلبی عقیدت رکھتے تھے''۔ ''ایضاً'' ص ۱۶۷

''مرکزی مبلغین میں سے تھے'' ''ایضاً'' ص ۱۶۵

پروفیسر محمد افضل ضیاء المعروف محمد الفضا دصاحب اپنے قلبی دکھ کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں:

یہ آرزو تھی کہ ہم اس کے ساتھ ساتھ چلیں
مگر وہ شخص تو رستہ بدلتا جاتا ہے ''ایضاً'' ص ۸۱

Scanned with CamScanner

احمد سعید ملتانی کو اشاعۃ التوحید والسنہ سے اکابرین اشاعت کی توہین پر نکالا گیا

قارئین کے ذہن میں یہ سوال ضرور پیدا ہوگا کہ ''اشاعة التوحيد والسنة'' کے مرکزی قائدین احمد سعید ملتانی کے گستاخانہ لب ولہجہ کے باوجود اسے برداشت کرتے رہے، شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان رحمہ اللہ کی وفات ۲۶ مئی ۱۹۸۰ء کو ہوئی جبکہ اس سے بہت پہلے بھی احمد سعید ملتانی اکابر علمائے دیوبند کی تکفیر کرتا تھا۔ شیخ القرآن رحمہ اللہ کا مولانا غلام مصطفیٰ مرجانی رحمہ اللہ (م ۲۹ جون ۱۹۷۷ء) کے سامنے شکوہ کہ احمد سعید نے نبی کریم ﷺ کی شان میں گستاخی کی ہے دورہ تفسیر کی کیسٹ میں محفوظ ہے۔

قرآن مجید کے ترجمہ وتفسیر میں تحریف، انبیاء علیہم السلام اور اسلاف کی گستاخی کے باوجود مولانا سید ضیاء اللہ شاہ صاحب نے مجلس مقننہ کا رکن منتخب کیا، مولانا طاہر پنج پیر رحمہ اللہ نے احمد سعید ملتانی کو مجلس مقننہ ''اشاعة التوحيد والسنة'' کا نائب صدر بنایا۔ یہاں یہ ملحوظ رہے کہ ''مجلس مقننہ''، ''اشاعۃ التوحید والسنہ'' کے مرکزی حضرات کی اہم مجلس ہے مجلس مقننہ ہی میں پالیسی بنائی جاتی ہے اور اہم فیصلے ہوتے ہیں ''اشاعۃ التوحید والسنہ'' کے ''دستور'' میں ''مجلسِ مقننہ'' کے زیر عنوان شق نمبر ۶ کے ذیل میں لکھا ہے کہ:

> ''مجلسِ مقننہ کی رکنیت کے لیے وہی اہلیت ضروری ہوگی جو امیر اور ناظمِ اعلیٰ کی ہے''۔

دستور اشاعۃ التوحید والسنہ، پاکستان ص ۱۳

مولانا سید عنایت اللہ شاہ گجراتی صاحب نے اسے مرکزی مجلس شوریٰ کا رکن بنایا، اور اپنا بیٹا قرار دیا۔ اعتماد واعتقاد کی یہ فضا احمد سعید ملتانی کو جماعت سے نکالنے سے چند ماہ پہلے تک رہی۔ قارئین کے ذہنوں میں یہ سوال ضرور پیدا ہوگا کہ پھر آخر وہ کون سا اختلاف تھا جو احمد سعید ملتانی کو ''اشاعت التوحید والسنۃ'' سے نکالنے کا سبب بنا۔ جب یہ سب کچھ برداشت تھا تو وہ کونسا جرم تھا جس کی سزا میں ''ملتانی'' کو جماعت بدر کر دیا گیا۔

اس سوال کا جواب ''اشاعة التوحيد والسنة'' کے مرکزی نائب ناظم اور مدیر ماہنامہ ''نغمۂ توحید'' گجرات پروفیسر محمد افضل ضیاء المعروف محمد الفضا د صاحب کے قلم سے ملاحظہ ہو:

Scanned with CamScanner

''جمعیۃ اشاعت التوحید والسنۃ'' پنجاب کی مجلس شوریٰ نے (۱۰) مئی ۱۹۹۸ء کو اس عضو معطل کو جسم سے الگ کرنے کا فیصلہ سنا دیا تا کہ اسکا زہر دوسرے اعضاء میں سرایت نہ کر سکے مولانا احمد سعید خان کی رکنیت منسوخ کر دی گئی۔ ''اشاعۃ التوحید والسنۃ'' پاکستان کے سربراہ مکرم پیر طریقت حضرت مولانا سید عنایت اللہ شاہ بخاری مدظلہ اور امیر مرکزیہ حضرت مولانا محمد طیب طاہری نے پنجاب کی شوریٰ کے فیصلے کی توثیق کر دی۔

مولانا احمد سعید خان اور انکے جذباتی ہمنوا دینی حلقوں کو یہ دھوکا دے رہے ہیں کہ بعض مسائل میں اختلاف کی بنا پر انہیں ''اشاعۃ التوحید والسنۃ'' پاکستان سے نکالا گیا ہے حالانکہ یہ حقائق سے منہ چڑانے کے مترادف ہے۔ مولانا احمد سعید خان کو کسی فقہی مسئلے میں اختلاف کی بنا پر نہیں بلکہ ''اشاعۃ التوحید والسنۃ'' پاکستان کے دستور سے انحراف کے جرم میں جماعت سے خارج کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ زیرِ نظر کتاب ''خس کم جہاں پاک'' میں مولانا احمد سعید خان کے دستور اشاعۃ التوحید والسنۃ پاکستان کی خلاف ورزیوں کا خاکہ پیش کیا گیا ہے''۔

''خس کم جہاں پاک'' ص ۹

پروفیسر محمد افضل ضیاء صاحب کے مذکورہ بالا اقتباس سے سمجھا جاتا ہے کہ احمد سعید ملتانی کو کسی فقہی (شرعی) اختلاف کی بناء پر جماعت سے نہیں نکالا گیا۔ ''خس کم جہاں پاک'' میں احمد سعید ملتانی کی جن باتوں کو قابلِ اعتراض شمار کیا گیا، انکا اجمال درج ذیل ہے:

(۱) اللہ تعالیٰ کی شانِ عالی میں گستاخی۔
(۲) قرآن مجید کے ترجمہ وتفسیر میں تحریف۔
(۳) انبیاء علیہم السلام کی شان عالی میں گستاخی۔
(۴) حنفیت کی تضحیک اور غیر مقلدیت کی تشہیر۔
(۵) علمائے دیوبند رحمہم اللہ کی تکفیر۔
(۶) اکابرین اشاعت التوحید والسنۃ کی تذلیل۔

Scanned with CamScanner

(۷) تعویذ لکھنے اور نمک پانی پر دم پر شرک وکفر کا فتوٰی۔

(۸) مشرکین کے ذبیحہ کی حرمت۔

اب ذرا ملاحظہ کیجئے کہ احمد سعید ملتانی کو اشاعت التوحید والسنۃ سے نکالنے کی جو وجوہات محمد الفضا د صاحب نے ''خس کم جہاں پاک'' ص ۱۶۷ پر شمار کی ہیں مذکورہ بالا اقتباسات سے سوائے اکابرین اشاعۃ التوحید والسنہ کی تضحیک وتذلیل کے کسی کو بھی وجہ اخراج قرار نہیں دیا گیا بلکہ جن چیزوں پر زور دیا گیا ہے وہ اکابرین اشاعت کی تذلیل کرنا اور ''اشاعت'' کے اصول وضوابط سے روگردانی کرنا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ''اشاعة التوحيد والسنة'' کو احمد سعید ملتانی سے کوئی بنیادی فقہی اختلاف نہیں اگر گلہ شکوہ ہے تو خود اپنے اکابرِ اشاعت کی توہین وتذلیل کا ہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ جلّ شانہ، انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام، ائمہ اسلاف رحمہم اللہ کی توہین، اکابرین علمائے دیوبند رحمہم اللہ کی تکفیر تیس سال سے زیادہ عرصہ تک برداشت کی جاتی رہی ہے اور جب تکفیر وتضحیک اور گستاخی وبے ادبی کی عادی زبان کا رخ خود اپنے استاذ پیرِ طریقت اور سرپرست کی طرف پلٹا تو فوراً اشاعت سے اخراج کا فیصلہ صادر فرمادیا گیا۔ یہاں تیس سال کا عرصہ اندازاً لکھا گیا کہ شیخ القرآن رحمہ اللہ ملتانی موصوف سے آخر تک ناراض رہے اور ''دار العلوم تعلیم القرآن'' راولپنڈی میں موصوف کو کبھی بھی نہ بلایا گیا۔ اس لیے اگر تیس سال سے زیادہ عرصہ کا دعوٰی کیا جائے تو بھی بیجا نہ ہوگا۔

Scanned with CamScanner

پروفیسر محمد افضل ضیاء المعروف محمد الفقار صاحب مرکزی نائب ناظم اشاعۃ التوحید والسنہ و مدیر ماہنامہ ''نغمہ توحید'' گجرات نے چونکہ وضاحت سے لکھا ہے کہ احمد سعید خان کو کسی فقہی مسئلہ میں اختلاف کی بنا پر ''اشاعۃ التوحید والسنہ'' سے نہیں نکالا گیا۔ اس لیے اشاعۃ التوحید والسنہ'' نے احمد سعید ملتانی پر کوئی شرعی حکم بھی نہیں لگایا اور احمد سعید ملتانی کی خدمات پر جو اعزازات اسے اشاعت سے نکالنے سے پہلے بخشے گئے تھے وہ بدستور باقی رکھے۔

احمد سعید ملتانی کو ''اشاعۃ التوحید والسنہ'' سے ۱۹۹۸ء میں نکالا گیا۔ اس کے آٹھ سال بعد روزنامہ ''اسلام'' بابت ۲۹، اپریل ۲۰۰۶ء میں احمد سعید ملتانی کا ایک اشتہار ملاحظہ ہو:

ہفتہ 30 ربیع الاول 29 اپریل 2006ء

Scanned with CamScanner

یہ اشتہار مولانا محمد صدیق صاحب کی طرف سے ہے اور اس اشتہار میں احمد سعید ملتانی کو شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان رحمہ اللہ کے صاحبزادہ و جانشین مولانا اشرف علی صاحب کی سرپرستی میں داعی توحید وسنت اور للکار شیخ القرآن قرار دیا گیا ہے۔ ''اشاعۃ التوحید والسنہ'' ٹیکسلا کی طرف سے ۲۰۰۷ء کا ایک اشتہار ملاحظہ ہو:

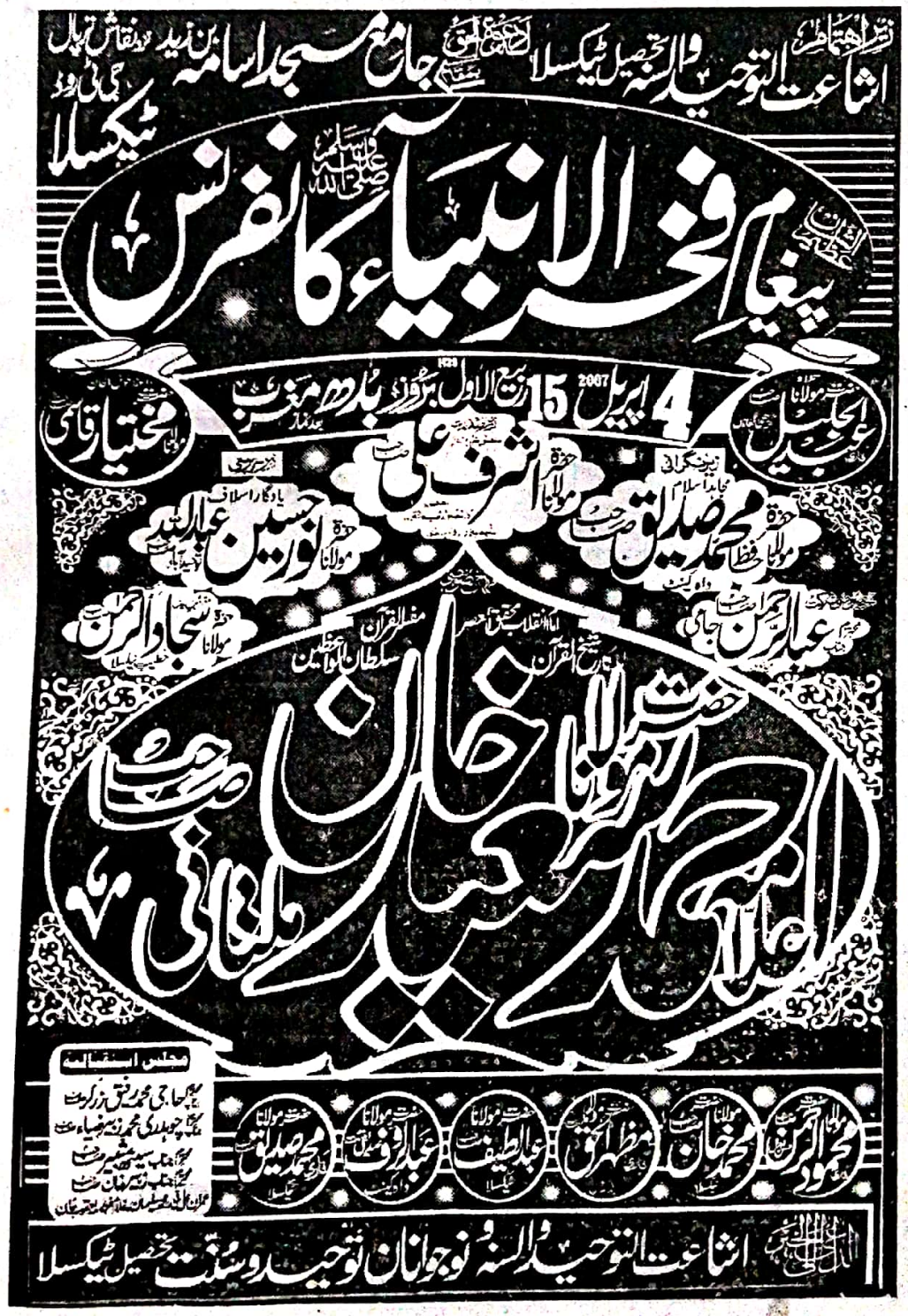

اس اشتہار میں بھی شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان رحمہ اللہ کے صاحبزادہ و جانشین مولانا اشرف علی صاحب نائب امیر اشاعۃ التوحید والسنہ کی سرپرستی میں احمد سعید ملتانی کو للکار شیخ القرآن، سلطان الواعظین، حضرت مولانا اور علامہ کے خطابات اور اعزازات سے نوازا گیا۔ اس لیے احمد سعید ملتانی کو ''اشاعۃ التوحید والسنہ'' سے ۱۹۹۸ء میں نکالنا محض ایک دفتری کارروائی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان رحمہ اللہ نے احمد سعید ملتانی کو اپنی حد تک روکے رکھا اور دارالعلوم تعلیم القرآن، راولپنڈی کے سٹیج پر اسے نہ آنے دیا، شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان رحمہ اللہ کے شاگرد رشید اور رفیق کار حضرت مولانا عبدالسلام صاحب مدظلہ (حضرو) لکھتے ہیں:

> علامہ ملتانی صاحب نے اپنے نام کے ساتھ اس بدنامی میں شریک کرنے کے لیے برصغیر کی جامع علمی شخصیت مجاہد اسلام شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان نور اللہ مرقدہٗ کے شاگرد ہونے کا دعویٰ کیا ہے جبکہ واقعہ یہ ہے کہ شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان رحمہ اللہ نے، جو ایک عالی مرتبت شخصیت تھے، اس شاگرد کو کبھی بھی نہ اپنے پروگراموں میں بلایا نہ اشاعت التوحید کے اجلاسوں میں، بلکہ عمر بھر اسے دیکھا تک نہیں۔[1]

مگر یہ بات شیخ القرآن رحمہ اللہ کے انتقال ۱۹۸۰ء تک رہی۔ اس سے پہلے بھی احمد سعید ملتانی کو جن اکابر اشاعۃ التوحید والسنۃ کی اشیر باد حاصل تھی اور ان کی طرف سے احمد سعید ملتانی کو جو اعزازات بخشے گئے تھے، انہیں باقی رکھا گیا۔

یہاں اس کی وضاحت بھی ضروری ہے کہ احمد سعید ملتانی نے جب ''قرآن مقدس اور بخاری محدث'' شائع کی تو ''اشاعۃ التوحید والسنہ'' نے ۱۹۹۸ء میں اسے جماعت سے نکالنے کے فیصلے کے حوالے سے برأت کا اعلان کیا اس لیے احمد سعید ملتانی نے ''قرآن مقدس اور بخاری محدث'' میں جو باطل نظریات پیش کیے ہیں یہ نہیں کہا جا سکتا کہ پوری ''اشاعۃ التوحید والسنہ'' انہی خیالات کی حامل ہے۔ یہاں ''اشاعۃ التوحید والسنہ'' کے حوالہ سے جو چیزیں پیش کی گئی ہیں ان کا مقصد یہ ہے کہ احمد سعید ملتانی کو موجودہ انجام تک پہنچانے والے عوامل اور یہ اندازِ تربیت ان کے ہاں اب بھی موجود ہے۔ اس لیے اگر یہ لوگ احمد سعید ملتانی کے انجام کو گمراہی کے کہتے ہیں تو انہیں

۱۔ ''فتاویٰ جات''، مطبوعہ: جامعہ عربیہ اشاعت القرآن، حضرو، اٹک، ۱۴۳۱ھ/۲۰۱۰ء

اپنے ماحول کی اصلاح کی طرف بھی توجہ کرنا چاہیے۔

اللہ تعالیٰ اور انبیاء علیہم السّلام کی توہین کو برداشت کرنا اور اپنی توہین پر احمد سعید کو جماعت سے نکال دینا معلوم نہیں توحید کی کون سی قسم ہے۔ یہ تو وہی بتا سکتے ہیں جن کا دعویٰ ہے کہ توحید صرف وہ ہی بیان کرتے ہیں ان کے علاوہ سب مُداہن (منافق) ہیں۔ ائمۃ اسلاف، علمائے دیوبند رحمہم اللہ کی توہین وتکفیر کو برداشت کرنا اور اپنی توہین پر سزا دینے سے ''اشاعۃ التوحید والسنۃ'' کا ائمۃ سلاف، علمائے دیوبند رحمہم اللہ سے دعویٰ عقیدت، اعتماد اور تلمذ بھی طشت از بام ہو جاتا ہے۔

ملحوظ رہے کہ احمد سعید ملتانی کو ''اشاعۃ التوحید والسنۃ'' سے نکالنے کی وجوہات میں پروفیسر محمد افضل ضیاء صاحب نے ایک وجہ اہلِ السنّت والجماعت کے اجماعی مسلک سے روگردانی بھی لکھی ہے۔ یہاں روگردانی سے مراد دَم اور تعویذ کے مسئلہ میں اختلاف ہے نہ کہ تیس، پینتیس سال سے احمد سعید ملتانی کے اٹھائے ہوئے مسائل اور فتنہ تکفیر مراد ہے۔ اس لیے کہ ۱۹۸۰ء تک احمد سعید ملتانی تعویذ لکھنے کے جواز کا قائل تھا اور اسی مسئلہ پر اپنی کتاب ''دمدمة الجنود علیٰ دندنة الیهود'' میں ڈاکٹر مسعود الدین عثمانی کو یہودی، رافضی، سبائی اور منکر حدیث وغیرہ قرار دیتے ہوئے تعویذ لکھنے کے حق میں دلائل دیتا رہا ہے۔

احمد سعید ملتانی نے جس مسئلہ کی بنیاد پر قرآن مجید کے ترجمہ وتفسیر میں تحریف کی، انبیاء علیهم الصّلوٰة والسلام اور اسلاف رحمهم الله کی گستاخی کا مرتکب ہوا، حنفیت پر تنقید کی اور اکابرین اہل السنّت والجماعت دیوبند رحمه الله کی تکفیر کی، وہ مسئلہ ''سماع موتیٰ'' ہے۔

پروفیسر محمد افضل ضیاء صاحب نے احمد سعید ملتانی کے ''اشاعت التوحید والسنۃ'' سے اخراج کی جو وجوہات شمار کرائی ہیں ان سے پہلے برملا اسکا اعتراف کرتے ہوئے لکھا:

> ''اس میں کوئی شک نہیں کہ مسئلہ ''عدمِ سماع'' انہوں نے خوب بیان کیا شرک کی بیخ کنی کی۔'' ''خس کم جہاں پاک'' ص ۱۶۷

سماع موتیٰ کے قائلین کی تکفیری مہم کا پھریرا احمد سعید ملتانی نے پورے ملک میں لہرایا اور اس پر اکابرینِ اشاعت سے دادِ تحسین وصول کی۔ اب قائلینِ سماع موتیٰ میں حضرت امام بخاری رحمه الله ہوں یا دوسرے فقہاء محدثین اور اکابرین دیوبند سب اس شمشیرِ بے نیام کی زد میں

Scanned with CamScanner

ہوں گے۔ قائلین سماع موتیٰ کی تکفیر کے جس نسخہ کو احمد سعید ملتانی نے دوآتشہ کیا وہ اسے اسی ''اشاعة التوحيد والسنة'' سے ملا۔ مثلاً: مولانا سید محمد حسین نیلوی صاحب نے سماعِ موتیٰ کی تکفیر کو ''تفسیرِ بے نظیر'' میں حضرت مولانا حسین علی رحمہ اللہ کے ذمہ لگایا۔ اسی طرح ''اشاعة التوحيد والسنة'' کے بانی اور سرپرست مولانا سید عنایت اللہ شاہ صاحب بھی حضرت مولانا حسن علی رحمہ اللہ سے منسوب کرتے ہوئے ہمیشہ قائلینِ سماع موتیٰ کی تکفیر کرتے رہے (ماہنامہ ''صراط مستقیم'' اور ''نغمۂ توحید'' گجرات کی فائلیں اس پر گواہ ہیں)۔ حالانکہ یہ تکفیری عقیدہ حضرت مولانا حسین علیؒ کی کسی اپنی تصنیف میں نہیں۔ حضرت مولانا حسین علی رحمہ اللہ کی اپنی تصنیف ''تحریراتِ حدیث'' اور اپنی تحریر ابتدائیہ تفسیر ''بلغة الحيران'' میں تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سماع صلاة و سلام عند القبر الشرف کی تصریح ہے۔

جب (۴) صفر ۱۴۰۶ھ بمطابق (۱۰) اکتوبر ۱۹۸۶ء کو مجلس مقننہ اشاعت التوحید والسنۃ نے قائلین سماع موتیٰ پر کفر کا فتویٰ لگایا تو اس پر مولانا محمد طاہر رحمہ اللہ پنج پیر، مولانا عنایت اللہ شاہ گجراتی رحمہ اللہ، مولانا محمد حسین شاہ نیلوی رحمہ اللہ، مولانا خان بادشاہ وغیرہ کے ساتھ احمد سعید ملتانی نے بھی دستخط کیے۔

اسی طرح جب (۲۵) جمادی الاخریٰ ۱۴۱۳ھ بمطابق (۲۱) دسمبر ۱۹۹۶ء کو ''اشاعت التوحید والسنۃ'' کی طرف سے متفقہ طور پر سماع موتیٰ کے قائلین کو مشرک قرار دیا گیا تو اکابرینِ اشاعت التوحید والسنۃ مثلاً مولانا محمد طیب طاہری صاحب پنج پیر، مولانا سید عنایت اللہ شاہ گجراتی رحمہ اللہ، مولانا محمد حسین شاہ نیلوی رحمہ اللہ وغیرہ کے ساتھ احمد سعید ملتانی کے دستخط بھی اس پر موجود ہیں۔

ملحوظ رہے کہ پہلے کفر اور پھر شرک دونوں فتوؤں کو مولانا قاضی عصمت اللہ صاحب نے ایک ہی قرار دیتے ہوئے دوسرے فتویٰ کو پہلے کی وضاحت قرار دیا ہے۔

''خس کم جہاں پاک'' ص ۶۸

اب ''اشاعة التوحيد والسنة'' کے تمام اکابر کا متفقہ طور پر قائلینِ سماع موتیٰ کو کافر، مشرک کہنے اور احمد سعید ملتانی کے قائلین سماع موتیٰ محدثین، فقہاء اور علمائے دیوبند کو نام

Scanned with CamScanner

بنام کافر، مشرک کہنے میں کیا فرق ہے۔؟

احمد سعید ملتانی کی امام بخاری رحمہ اللہ سے عداوت کی وجہ

حضرت امام بخاری رحمہ اللہ سے احمد سعید ملتانی کی دشمنی جس کا اظہار اب اسکی کتاب ''قرآن مقدس اور بخاری محدث'' کی صورت میں ہوا ہے، یہ اسی تکفیری مہم کا پھل ہے، جو عرصہ سے ''اشاعة التوحيد والسنة'' کی طرف سے جاری ہے۔ حضرت امام بخاری رحمہ اللہ علی الاطلاق سماعِ موتیٰ کے قائل ہیں۔ چنانچہ اپنی ''صحیح بخاری'' میں اپنے موقف کو عنوان الباب جسے ''ترجمة الباب'' سے تعبیر کیا جاتا ہے میں واضح فرمایا ہے حدیث مبارکہ:

''اَلْعَبْدُ إِذَا وُضِعَ فِيْ قَبْرِهٖ وَتَوَلّٰى أَصْحَابُهٗ حَتّٰى أَنَّهٗ يَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ أَتَاهُ مَلَكَانِ''.

''صحیح بخاری'' ۱/ ۱۷۸

''بندہ جب اپنی قبر میں رکھا جاتا ہے اور اسکے ساتھی (دفن کرنے والے) واپس لوٹتے ہیں تو ابھی وہ ان جانے والوں کی جوتیوں کی کھٹ کھٹاہٹ سن ہی رہا ہوتا ہے کہ (اچانک) اس کے پاس دو فرشتے آجاتے ہیں''

اس روایت میں حضرت امام بخاری رحمہ اللہ اپنا موقف بیان فرماتے ہوئے عنوان الباب میں فرماتے ہیں: ''باب الميت يسمع قرع نعالهم''. یہ باب اس (عقیدہ کے) بیان میں ہے کہ میت زائرین کے جوتوں کی آواز تک کو سنتا ہے۔

شارح بخاری حضرت علامہ بدرالدین محمود العینی الحنفی رحمہ اللہ (م ۸۵۵ھ) حضرت امام بخاری رحمہ اللہ کے اس عنوان کی تشریح میں لکھتے ہیں:

''أي هذا باب يذكر فيه الميت يسمع خفق نعال الأحياءِ وخفق النّعالِ صوتُها ودوسها على الارض'' (عمدة القاری ۴/ ۱۵۷) طبع مصر۔

''یعنی یہ باب اس بیان میں ہے کہ میت زندوں کی جوتیوں کی کھٹ کھٹ سنتا ہے اور خفق النّعال کا معنیٰ جوتیوں کی آواز اور جوتیوں سے زمین روندنا ہے۔''

یہاں حضرت امام بخاری رحمہ اللہ کا حوالہ اور ایک مقتدر حنفی شارح حدیث کی تشریح

Scanned with CamScanner

پیش کرنے کا مقصد یہ وضاحت کرنا ہے کہ حضرت امام بخاری رحمہ اللہ سے احمد سعید ملتانی کی دشمنی کی بنیاد امام بخاری رحمہ اللہ کا سماعِ موتیٰ کا قائل ہونا ہے۔

امام بخاریؒ ورواۃ بخاری ومسلم پر اکابرین اشاعۃ التوحید والسنہ کی تنقید

اسلاف کے خلاف زبان درازی اور اپنے اکابر ائمہ سے بداعتماد ہونا اس دور کا سب بڑا فتنہ ہے۔ یہ ان ابواب الشر سے ہے جن سے کئی فتنے اٹھتے ہیں اور امت ایمان وایقان کی متعدد بیماریوں کا شکار ہو کر کفر وضلالت کے انجام تک جا پہنچتی ہے۔

برصغیر میں انگریز کی آمد سے ان کی سازشوں اور اسلامی بنیادوں کو کمزور کرنے کے مذموم مقاصد کے پیش نظر انگریز نے مسلمانوں میں اتحاد واتفاق کو ختم کرنے اور اسلامی ورثہ کو تاراج کرنے کیلئے کئی آلہ کار کھڑے کیے۔

سرسید احمد خان، مرزا غلام احمد قادیانی، عبداللہ چکڑالوی، اسلم جیراج پوری، نیاز فتح پوری، غلام احمد پرویز اور جاوید احمد غامدی وغیرہ اسی تسلسل کا ثمرہ ہیں۔ اسلاف پر تنقید وتنقیص اور اکابر سے بداعتمادی کے اس فتنہ میں حال ہی میں نمایاں ہونے والوں میں ایک نام احمد سعید ملتانی کا بھی ہے۔ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے لے کر ائمہ متقدمین ومتاخرین اور بالخصوص اکابر علمائے دیوبند رحمہم اللہ پر تنقید وتنقیص اور ٹھٹھا مزاح تو موصوف کا نصف صدی سے وظیفہ ہے۔ اب ان کی ایک کتاب ''قرآن مقدس اور بخاری محدث'' نے انہیں اس بے ادبی، بے باکی اور گستاخی کے عروج پر پہنچا دیا ہے۔

رُواۃِ صحیحین کی ثقاہت پر اُمت کا اتفاق ہے۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم عنوان اسی وقت درست ہے جب حدیث کی ان دو بنیادی کتابوں کی تمام روایات کو ''صحیح'' کے مقام پر سمجھا جائے اس لیے کہ کسی روایت کو ''صحیح'' کا درجہ دینا اس روایت کی سند کی وجہ سے ہوتا ہے اور سند رُواۃ کے تسلسل کا نام ہے۔ جب رواۃ پر اعتماد نہ رہے گا تو متن حدیث خود بخود کمزور ہو جائے گا۔ صحیحین بخاری، مسلم چونکہ حدیث کی بنیادی کتابیں ہیں، اس لیے منکرینِ حدیث ہمیشہ صحاح کے رواۃ کو نشانہ تنقید بناتے چلے آئے ہیں۔ تاکہ رواۃ حدیث پر بداعتمادی کی فضا قائم کر کے حدیث کی بنیاد کمزور کر دی جائے۔

''اشاعۃ التوحید والسنہ'' میں ایک گروہ ابتداء ہی سے اس مقصد کے لیے سرگرمِ عمل رہا،

Scanned with CamScanner

چنانچہ ۱۹۵۷ء میں جب کہ ابھی ''اشاعۃ التوحید والسنۃ'' کی ابتداء ہی تھی، اسد اللہ قریشی مدیر اوّل ماہنامہ ''تعلیم القرآن'' راولپنڈی نے ماہنامہ ''تعلیم القرآن'' میں ''موضوع روایات'' کے عنوان سے ایک سلسلۂ مضامین شروع کیا اور صحیح مسلم، سنن ابی داؤد، جامع ترمذی، سنن نسائی، سنن بیہقی کی تخریج کردہ احادیث کو مختلف حیلے، بہانوں سے موضوع اور من گھڑت ثابت کرنے کی کوششیں کیں۔ ایک مثال ملاحظہ ہو: مشہور حدیث:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرًا.

رواہ مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ و ابوداؤد، و ترمذی، و نسائی، و مشکوٰۃ المصابیح۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: جس نے مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجا اللہ تعالیٰ اُس پر دس دفعہ درود بھیجتا ہے۔

امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ اس روایت کو نقل کر کے لکھتے ہیں:

و فی البابِ عن عبدالرحمٰن بن عوف و عامر بن ربیعه و عمّار و أبی طلحه و انس و أبی بن کعب رضی اللّٰه عنهم قال ابو عیسٰی حدیث أبی هریره رضی اللّٰه تعالٰی عنه: حدیث ''حَسَن صحیحٌ.''

جامع ترمذی ۱/۶۴

ماہنامہ ''تعلیم القرآن''[1] کے مدیر اوّل اسد اللہ قریشی نے اس صحیح حدیث کو موضوع، من گھڑت روایات میں شمار کرتے ہوئے لکھا: راقم کو اس روایت کے راویوں میں سے ایک راوی علاء بن عبدالرحمٰن بن یعقوب الحرقی کے متعلق ابن حجر کا یہ بیان مل گیا ہے جسے ابن حجر نے ابن یمین سے نقل کیا ہے کہ اس کی حدیث حجّت نہیں ہے۔

ماہنامہ ''تعلیم القرآن''، جلد ۱، شمارہ ۴، فروری ۱۹۵۸ء، ص ۱۷

۱۔ ماہنامہ ''تعلیم القرآن'' راولپنڈی شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان رحمہ اللہ کی سرپرستی و نگرانی میں نومبر ۱۹۵۷ء میں دارالعلوم تعلیم القرآن، راولپنڈی سے جاری ہوا۔ اس کا پہلا مدیر اسد اللہ قریشی قادیانیوں میں مربی، مرکزی مبلغ کے عہدہ پر فائز تھا۔ اسد اللہ قریشی ۱۹۴۸ء سے قادیانیوں سے متاثر تھا۔ ۱۹۴۷ء

(بقیہ اگلے صفحے پر)

Scanned with CamScanner

اکابرینِ اشاعۃ التوحید والسنۃ کے ہاں جس طرح دوسرے قائلینِ سماعِ موتیٰ موردالزام ہیں، امام بخاری رحمہ اللہ بھی اسکی زد میں رہے ہیں اور وقتاً فوقتاً اسکا اظہار بھی ہوتا رہا ہے چنانچہ احمد سعید ملتانی کے استاذ اور پیرِ طریقت حضرت مولانا سید عنایت اللہ شاہ گجراتی نے

(گذشتہ سے پیوستہ) میں ہندوستانی مہاجرین کیمپوں میں سرکاری طور پر تدریس کے شعبہ میں ملازم ہوا اور مسلمان بچوں میں قادیانیت کی تبلیغ بھی کرتا رہا۔ ۱۹۵۵ء میں راولپنڈی آ گیا اور اخبارات و رسائل میں لکھنا شروع کیا۔ شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان رحمہ اللہ نے اسے ماہنامہ ''تعلیم القرآن'' کی ادارت کی ذمہ داری سونپی۔ ابھی یہ علی الاعلان قادیانی نہ تھا مگر قادیانی نظریات کی اشاعت اس کی تحریرات میں ہوتی تھیں۔ مثلاً حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے کشمیر میں آنے اور یہاں وفات پانے کا قادیانی نظریہ اس کی کتاب ''کشمیر میں اسلام'' میں چھپ چکا تھا۔ اس کتاب کا اشتہار ماہنامہ ''تعلیم القرآن'' میں چھپتا رہا۔ ملاحظہ ہو: ماہنامہ ''تعلیم القرآن'' راولپنڈی، جلد ۱، شمارہ ۱۰، محرم ۱۳۷۸ھ/ اگست ۱۹۵۸ء، ص ۳۶۔

اس تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو:

۱۔ ''تاریخ احمدیت کشمیر'' از: اسد اللہ قریشی، مطبوعہ ضیاء الاسلام پریس، ربوہ، ص ۱۳۳-۱۳۸

۲۔ ''برہان ہدایت'' از: ابوظفر عبدالرحمٰن مبشر، مطبوعہ رحمانیہ منزل، ڈیرہ غازی خان، جلد ۱، ص ۳۵۱-۳۵۵

۳۔ ''سوانح شیخ القرآن رحمہ اللہ'' از: مولانا محمد عبدالمعبود، مطبوعہ: کتب خانہ رشیدیہ، راجہ بازار، راولپنڈی، ص ۷۵

۴۔ ماہنامہ ''تعلیم القرآن''، راولپنڈی، جلد ۴۶، شمارہ ۲، ص ۴، محرم-صفر ۱۴۲۸ھ/ فروری ۲۰۰۷ء

ان مقاصد کے لیے اسد اللہ قریشی نے تعلیم القرآن کے قریب ہی ''دفتر امت اسلامی جموں و کشمیر، مین بازار، راولپنڈی'' کے نام سے اپنا مرکز بھی بنایا ہوا تھا۔

عین ممکن ہے کہ شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان رحمہ اللہ کو اسد اللہ قریشی کے قادیانی ہونے کا علم نہ ہو۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے بعد میں اسد اللہ قریشی کا سلسلہ مضامین بند کروا دیا اور ماہنامہ ''تعلیم القرآن'' کی ادارت سے بھی ہٹا دیا، مگر اس قادیانی نے اپنے زمانہ ادارت میں ''اشاعۃ التوحید والسنۃ'' میں انکار عقیدہ حیات النبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کا جو بیج بویا آج اس کا نقصان سب کے سامنے ہے۔

Scanned with CamScanner

۱۴۱۷ھ/ ۱۹۹۶ء کے ایک انٹرویو میں کہا:

''اللہ تعالیٰ ان محققین، محدثین اور ائمہ پر لاکھوں رحمتیں برسائے جنہوں نے بخاری ومسلم جیسی اصح الکتب (بعد کتاب اللہ) میں بھی پوری تحقیق وتفتیش کے بعد انکے ضعیف، شیعہ اور معتزلہ رواۃ کی نشاندہی کردی ہے''۔ (ادخال الباغیین۔ ص ۳۶، مشمولہ: ماہنامہ ''نغمہ توحید'' گجرات، جلد ۸، شمارہ ۲، صفر ۱۴۱۷ھ/ جولائی ۱۹۹۶ء)

مولانا سید عنایت اللہ شاہ گجراتی صاحب نے صحیح بخاری، صحیح مسلم کے بعض رواۃ کو شیعہ اور خارجی قرار دیا ہے۔ رواۃ بخاری، حدیث میں حضرت امام بخاری رحمہ اللہ کے اساتذہ ہیں اور بخاری شریف کو صحیح بخاری کہنا اور ''اصح الکتب بعد کتاب اللہ'' یعنی قرآن مجید کے بعد سب سے صحیح کتاب قرار دینا رواۃ بخاری ہی کی صحت پر ہے اس لئے کہ رواۃ بخاری کی صحت وثقاہت پر امت کا اتفاق ہے۔ اب اساتذہ بخاری کو شیعہ اور خارجی قرار دینے کا مطلب یہی ہے کہ رواۃ بخاری شیعہ اور خوارج کے ہم عقیدہ ہیں۔ مثلاً: شیعہ کے ہاں قرآن مجید مکمل نہیں، متعہ جائز ہے، تقیہ (جھوٹ) جائز ہے، خلفائے ثلاثہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ، حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ پر سب، تنقید وتنقیص جائز ہے۔'' اور خوارج کے ہاں حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ حق پر نہ تھے اور ان پر تنقید جائز ہے۔

اب احمد سعید کے پیر طریقت مولانا سید عنایت اللہ شاہ گجراتی صاحب کا اساتذہ بخاری کو شیعہ اور خارجی بتا کر گویا انہیں مذکورہ عقائد واعمال کا مرتکب قرار دینے اور احمد سعید ملتانی کے رواۃ بخاری پر تنقید کرنے اور تبرّیٰ کرنے میں کیا فرق ہے؟

اس لیے اس بات سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ بانی اشاعۃ التوحید والسنۃ نے جس تحقیق کی بنیاد رکھی اور تخم ریزی کی ملتانی صاحب نے اسی کی آبیاری کرتے ہوئے اس کے برگ وبار کا حق خدمت ادا کیا۔ اساتذہ حدیث امام بخاری اور دوسرے اساطین امت پر یہ رائے تو ''اشاعۃ التوحید والسنۃ'' کے ان حضرات کی ہے جو قرآن وحدیث کے ماہر اور منبر ومصلّٰی اور محراب ومسجد کے وارث کہلاتے ہیں، اس جماعت کے عام لوگوں اور حمایتیوں سے بھی امت کے یہ اکابر

Scanned with CamScanner

محفوظ نہیں۔ انجینئر میاں محمد الیاس صاحب جو خیر سے ڈاڑھی کی سنت رسول ﷺ سے بھی محروم ہیں، لکھتے ہیں:

''اے کاش بعض علماء کا دامن حسد سے پاک رہتا اور وہ مجہول راویوں کی بیان کردہ روایات پر عقیدہ و ایمان کی عمارت کھڑی کرنے کی بجائے آیت قرآنی ''وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ، اَفَاِمَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰى اَعْقَابِكُمْ''. (ال عمران ۱۴۴، پ ۴) اور ''اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَيِّتُوْنَ'' پر یقین رکھتے۔(الزمر ۳۰۰) ''مولانا حسین علی رحمہ اللہ ص ۳۰۰، ۳۰۱''

مولانا محمد حسین شاہ نیلوی صاحب کی تصنیف ''شفاء الصّدور فی تحقیق عدمِ سماع من فی القبور'' اور مولانا محمد امیر بندیالوی صاحب کے قلم سے اس کا اردو ترجمہ بھی اسی تحقیق کا نمونہ ہے جس میں بخاری کے رواۃ کو رافضی، معتزلی، قدریّہ اور ضعیف ثابت کرنے کیلئے عجیب وغریب تاویلیں کی گئی ہیں۔

مولانا سیّد محمد حسین نیلوی صاحب لکھتے ہیں:

فاعلم انا قد اعتمدنا علیٰ اخراج الامام البخاری هذا الحدیث واخذنا وقبلناه وان کانت الرواة منهم روافض قدریة ومنهم قدریّة فقط ومنهم مدلسون ولو لم یکن رواه البخاری فی صحیحه هٰذا لرددنا کما رددنا الحدیث الذی اخرجه ابن ماجه فی سننه عن عبدالاعلیٰ والقیناه علی الحائط فان البخاری وان روٰی عن مثل هؤلاء الرواة محتاط لایاخذعنهم الاما کان علیٰ شرطه ولو لم یکن علیٰ شرطه لم یخرجه کما انه لم یخرج حدیث اکل الداجن الصحیفة. (شفاء الصدور فی تحقیق عدم سماع من فی القبور ص ۱۲۲)

پس جان لو کہ ہم نے اس حدیث کو امام بخاری کی تخریج پر اعتماد کرتے ہوئے قبول کیا ہے۔ اگرچہ اس کے راویوں میں کچھ روافض قدریہ اور کچھ فقط قدریّہ

Scanned with CamScanner

ہیں اوران میں مدلسین بھی ہیں اوراگر یہ روایت امام بخاری اپنی صحیح میں روایت نہ کرتے تو ہم اس روایت کواسی طرح رد کردیتے جس طرح ہم نے اس حدیث کورد کردیا ہے جسے ابن ماجہ اپنی سنن میں عبدالاعلیٰ سے لائے ہیں۔ اورہم نے اس روایت کودیوار پر ماردیا ہے۔ پس بخاری اگرچہ ان جیسوں سے محتاط ہوکر روایت کرتے ہیں اوران سے وہی لیتے ہیں جوان کی شرط پر ہواوراگران کی شرط پر نہ ہوتواس کی روایت نہیں لیتے جس طرح انہوں نے ''اکل الدّاجن'' والی روایت نہیں لی۔

''اشاعة التوحید والسنه'' کے مشہور مبلغ اور مناظر مولانا محمد یونس نعمانی صاحب نے اپنی حالیہ تصنیف ''تحقیق مسائل'' میں صحیح بخاری کی ایک روایت کوقرآن پاک کے مخالف، حدیث کے مخالف اورایمان مفصّل یعنی ایمانیات کے مخالف قراردیا، صحیح بخاری /۹۷۸ کی روایت ''لایَأتِیُ ابنُ ادم النذربشیئ لم اکن قدرتُهٗ'' پر مولانا محمد یونس نعمانی صاحب لکھتے ہیں:

یہ روایت قرآن پاک کے مخالف ہے اس لیے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نہیں ہو سکتا۔ ''تحقیق مسائل'' ص ۹۳

مولانا محمد یونس نعمانی صاحب نے صحیح بخاری کے بعد صحیح مسلم کی تین طلاق پر ایک روایت کوتراشا ہوا یعنی موضوع قراردیا چنانچہ لکھتے ہیں:

یہ روایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بدنام کرنے کیلیے تراشی گئی ہے۔ چنانچہ اس کی سند میں ابن جریج اور عبدالرزاق شیعہ راوی موجود ہیں۔ ایضاً ص ۱۷۷

حضرت امام بخاری رحمہ اللہ پر مولانا عنایت اللہ شاہ گجراتی صاحب، مولانا محمد حسین نیلوی شاہ صاحب، مولانا محمد یونس نعمانی صاحب اوراحمد سعید ملتانی کی تنقید وتنقیص کی اصل وجہ اورامام بخاری رحمہ اللہ سے عداوت کی بنیاد حضرت امام بخاری رحمہ اللہ کا سماعِ موتیٰ کا قائل ہونا ہے۔ قائلین سماعِ موتیٰ پر کفر وشرک کا فتویٰ اشاعۃ التوحید والسنۃ کے اکابر کا احمد سعید ملتانی کواشاعة التوحید والسنة سے بہت نکالنے سے پہلے صادر ہو چکا تھا۔

''اشاعة التوحید والسنه'' کی ان پالیسیوں کا شکوہ کرتے ہوئے حضرت مولانا

Scanned with CamScanner

عبدالسلام صاحب مدظلہ شیخ الحدیث جامعہ عربیہ اشاعۃ القرآن، حضرو، اٹک نے فرمایا:

"اشاعة التوحيد والسنه" کا مابہ الامتیاز "مسئلہ الٰہ" تھا جب کہ اب انہوں نے (اپنے اصل مقصد کو چھوڑتے ہوئے) اپنا مابہ الامتیاز "مسئلہ سماع" بنالیا ہے۔[1]

اکابرینِ "اشاعة التوحيد والسنة" نے اس طرح کے چار فیصلے کیے پہلا فیصلہ ۱۹۸۱ء میں دوسرا ۱۹۸۵ء میں تیسرا ۱۹۸۶ء اور چوتھا ۱۹۹۲ء میں ان فیصلوں کے متن پر اکابرین اشاعت کو اختلاف ہوتا رہا۔ مگر یہ اختلاف فقط اس عنوان میں تھا کہ قائلین سماعِ موتیٰ کو کافر کہا جائے یا مشرک؟ اس لیے بعض سمجھ دار یہ کہتے ہیں کہ ہم تو کسی کو کافر نہیں کہتے، ہم تکفیر کی مخالفت کرتے ہیں۔ اس لئے قائلینِ سماع موتیٰ کو کافر نہ کہا جائے، مشرک کہا جائے۔ اب قائلینِ سماعِ موتیٰ اکابرین امت جن میں امام بخاری رحمہ اللہ جیسے محدّث سے لیکر اکابر علمائے اہل السنّت والجماعت علمائے دیوبند سب شامل ہیں کو کہا جائے کہ: "یہ کافر تو نہیں البتہ مشرک ہیں"۔ یہ کہاں کا ادب اور کہاں کا اخلاق ہے۔

بے لگامی اور بے ادبی کے ان فیصلوں پر احمد سعید ملتانی سمیت تمام اکابر علمائے اشاعت التوحید والسنۃ کے دستخط ہیں اس لیے اس تفصیل سے وضاحت ہو جاتی ہے کہ احمد سعید ملتانی سے اکابرینِ اشاعۃ التوحید والسنۃ کو جو اختلاف ہے وہ ان اساطینِ امت کی تکفیر و تذلیل پر نہیں بلکہ اکابرینِ جماعت اشاعۃ التوحید والسنۃ کی پگڑیاں اچھالنے پر ہے۔ اگر احمد سعید ملتانی کی تکفیری مہم سے انہیں اختلاف ہوتا تو اکابرینِ امت کو کافر و مشرک قرار دینے میں یہ کبھی متفق نہ ہوتے۔ ورنہ اب متفقہ فیصلہ سنا دیا جائے کہ عقیدہ سماعِ موتیٰ شرک نہیں اور ہم اکابرینِ امت قائلینِ سماعِ موتیٰ کو مشرک نہیں کہتے۔

دردمندانہ گزارش

احمد سعید ملتانی کی حضرت امام بخاری رحمہ اللہ کی شان میں گستاخی و بے ادبی کا شکوہ کرنے والے حضرات سے گذارش ہے کہ:

احمد سعید ملتانی واقعی مستحق برأت و تنقید ہے مگر اس کی بھی پہچان ضروری ہے کہ احمد سعید ملتانی اور اس جیسے دوسرے بے لگام، بے ادب اور اخلاق سے عاری کئی

۱۔ بیان موضع "غور غشتی"، اٹک، ۱۸ اگست ۲۰۰۸ء

Scanned with CamScanner

''مثلِ ملتانی'' جو اسی طرح کے جوہرِ خطابت دکھا کر ''اشاعة التوحید والسنة'' کا سٹیج سجا رہے ہیں، کس صنعت کے نمونے اور کس جنگل کی پیداوار ہیں؟

پروفیسر محمد افضل ضیاء المعروف محمد الفضا د صاحب مرکزی نائب ناظم ''اشاعة التوحید والسنة'' ومدیر ''نغمۂ توحید'' گجرات۔ نے احمد سعید ملتانی کی داستان إدخال وإخراج ''خس کم جہاں پاک'' کے عنوان سے بیان کی ہے۔

پروفیسر صاحب اور اکابرینِ اشاعت التوحید والسنة کی خدمت میں گذارش ہے کہ یہ ''خس'' آپ ہی کے ''جہاں'' میں پیدا ہوا ہے، جس نے بقول آپ کے ''اشاعة التوحید والسنة'' کو ہر جگہ بدنام کیا ہے اس لیے آپ اپنے انداز تربیت پر ذرا غور فرمائیں کہ وہ کیا عوامل ہیں جنہوں نے ملتانی جیسوں کو جنم دیا کہ جس کے جراثیم کے دوسروں میں سرایت کرنے سے آپ بھی ڈر رہے ہیں؟ ملاحظہ ہو: ''خس کم جہاں پاک'' ص ۹

اس لیے اپنا ''جہان'' پاک کرنے کیلئے جہاں ''خسِ نجس'' اکھاڑ پھینکی جاتی ہے وہیں باقی ماندہ کا علاج اور اس جیسی ناپاک چیزیں پیدا نہ ہونے کیلئے محنت وفکر بھی کرنی پڑتی ہے۔ اسی گستاخی اور بے لگامی کا ایک حالیہ نمونہ ''اشاعت اکیڈمی، پشاور'' سے مطبوعہ کتاب ''تحفة الاشاعہ'' مصنفہ مولانا عبدالوکیل ہے اس کتاب پر مولانا محمد طیب طاہری صاحب امیر مرکزی اشاعة التوحید والسنة، مولانا یار بادشاہ صاحب، شیخ الحدیث دار القرآن پنج پیر، مفتی سراج الدین صاحب مفتی دار القرآن پنج پیر، مولانا غلام حبیب صاحب ویسہ، علاقہ چھچھ، اٹک، کی تقاریظ ثبت ہیں۔ مولانا محمد طیب طاہری صاحب اپنی تقریظ میں لکھتے ہیں:

''اردتُ منذ زمن طویل أن اذکر احوال بعض الذین یسمون انفسهم بالداعین وان کان دعوتهم بالمداهنة والکتمانِ، وترک الردّ بالمبتدع والشّیطان، فلما سردت النظر علی کتاب (تحفة الاشاعة فی اصول التبلیغ والدعوة) الذی صنفه الأخ الصالح السیّد عبدالوکیل فدعوت اللّٰه تعالیٰ ان یبارک فی علمه، وعمله، وتصانیفه، لأنه اذّی حق الأمر بالمعروف والنّهی عن

المنکر. واسئل اللّٰہ ان یجعله امام الهدی" (تحفة الاشاعه/ ت)

کہ طویل عرصہ سے میرا ارادہ تھا کہ ان لوگوں کے حالات لکھوں جو اپنے آپ کو داعی کہتے ہیں حالانکہ انکی دعوت مداہنت (منافقت) اور حق چھپانا، بدعتی اور شیطان کا رد نہ کرنا ہے پس جب میں نے کتاب "تحفة الاشاعه فی اصول التبلیغ والدعوة" جسے صالح بھائی سید عبدالوکیل صاحب نے لکھا ہے دیکھی تو اللہ تعالیٰ سے انکے لیے دعا مانگی کہ اللہ تعالیٰ انکے علم وعمل اور تصانیف میں برکت عطا کرے۔ اس لیے کہ انہوں نے امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا حق ادا۔ کیا اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ اس کتاب کو امام الہدیٰ بنادے۔

مولانا عبدالوکیل صاحب نے "تحفۃ الاشاعہ" میں تبلیغی جماعت، تبلیغی اکابر اور خصوصاً شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی رحمہ اللّٰہ پر سخت تنقید کی ہے مثلاً: حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی قدس سرہٗ نے قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللّٰہ کا ایک خط "فضائلِ صدقات" حصہ دوم ص ۵۵۷، ۵۵۸ میں نقل کیا ہے۔ اس کا حوالہ دیتے ہوئے مولانا عبدالوکیل صاحب لکھتے ہیں:

"ویقول کبیرهم: فی حق وحدة الوجود..... انا للّٰه وانا الیه راجعون یاایها الاخوان فاسمعوا الی هذه الهفوات والخرافات ما الفرق بینهم وبین اهل التناسخ والثنویة وهل هذا الادین النصاریٰ والیهود.". (تحفة الاشاعه. ص ۳۰۰، ۳۰۱)

اور انکا ایک بڑا وحدت الوجود کے حق میں لکھتا ہے.....انا لله وانا الیه راجعون! اے بھائیوان بکواسات اور خرافات کو دیکھو۔ ہندوؤں، بت پرستوں اور ان میں کیا فرق ہے۔ کیا یہ یہود ونصاریٰ کا دین نہیں۔

مؤلف "تحفۃ الاشاعہ"، تبلیغی جماعت کے متعلق لکھتے ہیں:

"وماأردت بنقل الواقعات الاتنبیه الخواص علی هذه المعتقدات لأنها هلکة عظمی لابدأن تنجی المخلوق عنها" (تحفة الاشاعه۔ ص ۳۰۸) کہ ان واقعات (فضائل اعمال، فضائل صدقات میں نقل شدہ

Scanned with CamScanner

واقعات) کو نقل کرنے کا مقصد علماء کو ان عقائد سے مطلع کرنا ہے کہ یہ (تبلیغی جماعت) ایک بڑی تباہی ہے اور مخلوق کو اس سے بچانا نہایت ضروری ہے۔

مؤلف ''تحفۃ الاشاعۃ'' کا اکابر اہل السنّت والجماعت علمائے دیوبند خصوصاً حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ، حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی رحمہ اللہ کو ہندو اور بت پرست لکھنا اور ان اکابر کی دعوت إلی اللہ کو دینِ یہود و نصاریٰ قرار دینا یقیناً مذموم ہے۔ مگر یہ بھی سوچیے کہ امیر اشاعۃ التوحید والسنۃ کی تقریظ اور اسے اپنے دل کی آواز قرار دینا کن عزائم کی غمازی کر رہا ہے۔

کسی مسئلہ میں اختلاف اگر اخلاق وادب کے حدود میں ہو تو بقول شاعر:

اے ذوق اس جہاں کو ہے زیب اختلاف سے

لیکن اگر ادب واخلاق کی حدود پامال ہو رہی ہوں تو یہ قابلِ تعزیر ہے اس لیے اکابرینِ اشاعت التوحید والسنۃ سے گذارش ہے کہ امام المفسّرین حضرت مولانا حسین علی رحمہ اللہ کے متوسلین کی یہ جماعت شرک وبدعت کی تردید اور توحید وسنت کی دعوت کیلئے بنائی گئی تھی، بے ادبی و شرک کے فتوے خود اپنے اکابر پر لگانے کیلئے نہیں۔ اس لیے اکابر کا دامن تھامتے ہوئے مسلک اعتدال کو اختیار کریں اور کفر وشرک کے فتووں سے علی الاعلان رجوع کریں تاکہ ملتانی مُحقّق جیسے ''خسِ ناپاک'' آپ کے ''جہاں'' سے پیدا نہ ہوں۔

Scanned with CamScanner

احمد سعید ملتانی کا انجام

یہاں احمد سعید ملتانی اور اس کے حواریوں کو یہ یاد دہانی کرانا مقصود ہے کہ آج سے ستائیس سال پہلے ۱۴۰۰ھ / ۱۹۸۰ء میں جب ڈاکٹر مسعود الدّین عثمانی امیر "حزب اللّٰہ" کراچی نے امام بخاری رحمہ اللّٰہ سمیت اکابرین امت کو نشانہ تنقید بنایا تو احمد سعید ملتانی نے "دمدمة الجنود علیٰ دندنة الیهود" نامی کتاب لکھی جو مولانا محمد حسین نیلوی شاہ صاحب کی تقریظ کیساتھ "جمعیت اشاعت التوحید والسنۃ" کبیر والہ ملتان سے چھپی ہے۔

امام بخاریؒ و دیگر محدّثین پر ڈاکٹر عثمانی کی تنقید پر احمد سعید ملتانی کے فتوے

"دمدمة الجنود علیٰ دندنة الیهود" میں احمد سعید ملتانی نے ڈاکٹر مسعود الدّین عثمانی کو حضرت امام بخاری رحمہ اللّٰہ کی گستاخی پر یہودی، سبائی، رافضی، قادیانی اور منکر حدیث وغیرہ لکھا ہے چند حوالہ جات ملاحظہ ہوں:

"آپ حیران ہوں گے کہ ایک مخبوط الحواس سر پھرے ڈاکٹر صاحب پورے دین کی بیخ کنی کی خاطر کیا کیا چابکدستیاں اختیار کرتے ہیں اور پوری امت کو کفر کی بھٹی میں دھکیل دینے کیلئے انکو رافضیوں اور انکے فرزندانِ سعادت مند منکرینِ حدیث اور قادیانیوں کا کس طرح پوراپاٹ ادا کرنا پڑا ہے"۔

"دمدمة الجنود علیٰ دندنة الیهود" ص۱۹

جب سلف صالحین مذہبِ اسلام کے اساطین مشائخ اکابرین مجتہدین ہی بے دین ٹھہرائے جائیں گے تو دینِ اسلام خود بخود باطل ہو جائے گا۔

(ایضاً ۳۳،۳۴)

"دمدمة الجنود" میں بخاری شریف کے رواۃ پر اعتراض کرنے کے باوجود امام بخاری رحمہ اللّٰہ کی وکالت کرتے ہوئے احمد سعید نے کہا ہے:

Scanned with CamScanner

''بقول حاکم کے اگر امام بخاری و مسلم نے کہیں ابو معاویہ سے احتجاج کیا ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ انکے نزدیک ابو معاویہ کا غالی شیعہ ہونا ظاہر نہ ہوا ورنہ غالی شیعہ سے امام بخاری رحمہ اللہ احتجاج ہی نہیں کرتے''۔(ایضاً ص ۳۹)

''یہی وجہ ہے کہ ائمہ حدیث نے خصوصاً امام بخاری ایسے جلیل القدر نقّادِ مُحدّث نے اپنی تصانیف میں جہاں بھی کسی موقع پر شیعہ قسم کے راویوں کو ذکر کیا ہے تو بطورِ استشہاد یا مقرون الراوی فی الحدیث کے طور پر ذکر کیا نہ بطور استدلال یا مدار کے جس طرح ڈاکٹر نے کیا''(ایضاً ص ۳۹)

''اسی طرح امام بخاری کو بدنام کرنے کیلئے انکے ذمہ بھی ایک جھوٹ تھوپ کر انکے مقصد کی غلط تاویل محض خواہشِ نفسانی کے پیچھے لگ کر کرتے اور کہتے ہیں کہ: اسی لیے امام بخاری رحمہ اللہ اپنی صحیح بخاری میں قرآن کو روٹی کمانے کا ذریعہ بنانے کے گناہ کا باب باندھتے ہیں''۔(ایضاً ۴۵)

''اسی طرح خواہشات کے ''پابند خاں'' ڈاکٹر ''سوال عن المیت فی القبر'' کے باب میں آئی ہوئی حدیث صحیح بخاری میں ایسی باغیانہ حرکت کے مرتکب ہوئے ہیں کہ منکرینِ حدیث کی یاد تازہ ہو جاتی ہے''۔(ایضاً ص ۴۶، ۴۷)

''ائمہ حدیث، ائمہ مجتہدین بڑے بڑے مشائخِ اسلام جن کی مساعی جمیلہ سے دین کی گاڑی اللہ کریم نے چلائی ہے، حتیٰ کہ اس ضرب سے امام بخاری کو بھی کچل کر رکھ دیا ہے''۔(ایضاً ص ۵۹، ۶۰)

اور خصوصاً امام احمد رحمہ اللہ، امام بیہقی رحمہ اللہ اور امام بخاری رحمہ اللہ کے ساتھ تو عجیب قسم کی چالیں چلے ہیں''۔(ایضاً ص ۶۰)

''اور مبشّرات، رویا صالحہ ہے اور رویا الصالحہ من اللہ ہی ہوتا ہے، یہ سب کچھ بخاری شریف میں ہے''۔(ایضاً ص ۶۱)

''ناظرین خود ہی انصاف کریں یہ شخص کتنا بے باکی سے اور کس قدر حیا سوزی سے صفائی پیش کرنے والوں کو ان مظلومین کا دشمن ٹھہراتا ہے اور پھر کتنا شرم کشی سے ان بے چاروں کو ناکردہ خطاء کی سزا کا مستوجب قرار دیتا ہے۔ کون

Scanned with CamScanner

باانصاف اس کو سنی اور پھر مسلمان تصور کر سکتا ہے۔ رافضی شیعوں کی کونسی رگِ بے غیرت ہے جو اس شخص کی سرشت میں پیوست نہیں ہو چکی۔ ابنِ سباء کی تحریک کے نتائج لگاتے ہیں ان کے ذمے جو یہودیت سے ہزار بار متحاشی اور نفورِ شرک و حلول سے دور مسلمین کے قائد و امام ہدایت کے پہاڑ ہیں اور کھلے بندوں خود یہ اقرار نہیں کر لیتے کہ فرزندِ ارجمند نومولود نامسعود چودھویں صدی کے ہیرو خود آپ بقلم خود ہی ہیں''۔ (ایضاً ص ۷۳)

''کبار محدثین ائمۃ مُـقـنِّـنِیْـن نقّاد و حذّاق محققین جنکی مساعی جمیلہ تحقیقات فریدہ کی روایت و اخبار اور احادیث کی اسناد رہین منت ہیں، جن پر کھرے کھوٹے سچے جھوٹے کی پہچان کی دارومدار ہے، جنکی چھان پھٹک کے سہارے آج امت مسلمہ تمام امم ماضیہ سابقہ سے فوقیت حاصل کیے ہوئے ہے، جنکی جانفشانی تحقیق الرجال کے سلسلے میں صحرا نوردی جانگدازی رسول اکرم ﷺ کی خصوصیت فائقہ علی الانبیاء کو اپنے ترشحات تدقیق نقوش قلم کی شکل میں ظاہر کر چکی ہے، مثل: سعید بن المسیب، حسن بصری، سفیانِ الثوری، امام اوزاعی، ابو جعفر محمد بن علی، مالک بن انس، امام شعبۃ، امیر المؤمنین فی الحدیث امام شافعی، امام احمد بن حنبل، عبداللہ بن مبارک، امام بخاری، امام ذہبی، عمر بن عبدالعزیز، امام ابن حجر، امام حازم، امام ابن تیمیہ شیخ الاسلام، علامہ امام خزرجی، امام ابو اسحاق الغرناطی الشاطبی، وغیرھم رحمۃ اللّٰہ تعالیٰ علیھم وعلیٰ سائر الصالحین من امت سید المرسلین۔ وہ تو ان گدایانِ سنت محمد ﷺ مستغرقینِ وحدت بحارِ وحدت الٰہ العلمین کے حق میں ہم عصر یا قریب العہد ہونے کے باوجود حدّی خوان بیک زبان ہوں۔ وہ تو ان زہّاد بالیقین کا تذکرہ بالخیر کر کے رطب اللسان تبرید قلب و جنان کا سامان مہیا کریں مگر چودھویں صدی کا ایک پھکڑ باز خان دوافروش ڈاکٹر حقائق شرعیّہ سے دل بردگی بے اعتنائی کے برتے پر اپنے مرضِ قلب کا مداوا اپنے ضمیر کی آواز اپنے سبائی ساز کے ذریعے انکے سر تھوپ کر ہمیشہ کیلئے حاملین شریعت کو بدنام کرنا چاہتے ہیں''۔

Scanned with CamScanner

(ایضاً ص ۷۹، ۸۰)

''اس کے باوجود اگر ڈاکٹر صاحب مذکور اپنی خرافات پر بضد ہیں تو ہم للّٰہ دیانت سے کہتے ہیں کہ اکابر محدثین اولیاء اللہ، الزاہدین، علماء صالحین بایں ہمہ اوصاف دیانت بھی اگر سب کے سب وجودی اور شہودی ہیں تو جناب ڈاکٹر صاحب بھی خیر سے پکے فرسودی، یہودی ہیں''۔ (ایضاً ص ۸۵)

''ڈاکٹر صاحب غالی اور سنّی رافضی ہیں جو بظاہر اپنے کو سنی موحد مشہور کرتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ ہماری تحریر میں کہیں کہیں ڈاکٹر صاحب کے بارے میں شدت بھی آگئی ہے۔ ہم اسکے معترف ہونے کے ساتھ ساتھ اپنے آپ کو معذور بھی پاتے ہیں کیونکہ جو پوری تیرہ صدیوں پر ڈاکٹر صاحب نے ہاتھ صاف کیے ہیں تو ہم سے قوتِ برداشت جذباتِ صحیحہ نے واپس لے لی''۔ (ایضاً ص ۸۸)

احمد سعید ملتانی کے اپنے فتوے اپنے نام

قارئین کرام! احمد سعید ملتانی نے مذکورہ اقتباسات میں ڈاکٹر مسعود الدّین کو امام بخاری رحمہ اللہ اور دوسرے اکابرین پر تنقید کرنے کی وجہ سے یہودی، رافضی، شیعہ، تبرّی باز فرسودہ، فاتر العقل، پھکڑ باز وغیرہ کہا ہے ''ڈاکٹر'' یقیناً اس سے بھی زیادہ کا مستحق ہے مگر اس تحریر سے ستائیس سال بعد آج اس ملتانی مصنف نے ڈاکٹر مسعود الدّین عثمانی سے چار ہاتھ آگے جس طرح امام بخاری رحمہ اللہ، اساتذہ امام بخاری رحمہم اللہ اور خود احادیث رسول اللہ ﷺ کو نشانہ تنقید، تضحیک، تمسخر بنایا ہے اور اساطین امت پر لعنتیں بھیجی ہیں۔

اب اسی ملتانی مصنف اور اسکے حواریوں سے سوال ہے کہ ڈاکٹر مسعود الدّین عثمانی جس نے کسی پر لعنت نہیں بھیجی، جہنمی نہیں کہا، کفر کا فتوی نہیں لگایا، ایک خاص انداز میں ان اکابر امت کو نشانہ تنقید بنانے پر احمد سعید ملتانی کے قلم سے یہودی، سبائی، رافضی، شیعہ، قادیانی، فرسودی، فاتر العقل، پھکڑ باز ہوسکتا ہے تو کیا یہی القاب ملتانی مصنف کے اپنی ہی قلم سے اس کے گلے کا طوق نہیں بن سکتے؟

پھنسا ہے سر خوار کا طوقِ دراز میں
لو آپ اپنے جال میں قزاق آ گیا

Scanned with CamScanner

اس لیے ہم احمد سعید ملتانی علیہ ما علیہ کو متنبہ کرتے ہیں کہ "دمدمة الجنود علیٰ دندنة الیہود" سے ہمارے نقل کردہ اقتباسات سے آخری اقتباس بحوالہ ص ۸۸ میں اپنی تحریر پڑھیے اور یہودی، فرسودی، قادیانی، منکر حدیث وغیرہ کے سارے تمغے اپنے سینے پر سجاتے ہوئے اور اپنا طوق اپنی گردن میں ڈال کر سیدھے "الخ"..... ہو جائیں۔

پہنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا

آخر میں اکابرین اشاعۃ التوحید والسنۃ جو احمد سعید ملتانی سے اپنے اختلافات کو کوئی فقہی اختلاف نہیں بلکہ محض انتظامی اختلاف سمجھتے ہیں، کی خدمت میں گزارش ہے کہ احمد سعید ملتانی کو آپ ہی کی بھٹی نے کندن بنایا ہے۔ اس لیے آپ خود اور اپنی جماعت کو احمد سعید کے انجام "بقلم خود" سے بچانا چاہتے ہیں تو اپنے رویہ اور طرز تربیت پر غور کرتے ہوئے اکابرین اہل السنّت والجماعت علمائے دیوبند پر اعتماد کی فضا بنائیں اور ان اکابر کی پیروی میں دارین کی فلاح حاصل کریں۔

احمد سعید ملتانی کا اظہارِ غیر مقلدیّت

احمد سعید ملتانی کے جس گستاخانہ رویّہ کو آپ ملاحظہ کر چکے ہیں اس کی اصل بنیاد اکابر اسلاف سے بداعتقاد ہونا اور محقق بننے کے شوق میں فکری آزادی کا راستہ اختیار کرنا ہے۔ اس فکری آزادی کا ایک نمونہ اس دور میں غیر مقلدیّت بھی ہے۔ احمد سعید ملتانی کے لب ولہجہ میں فکری آزادی کے اس نمونہ کا حصہ بھی موجود ہے۔ احمد سعید خان کا ملفوظ خود پروفیسر محمد افضل ضیاء صاحب کے حوالہ سے ملاحظہ ہو:

> "میں اہل حدیث ہوں، رفع یدین اور فاتحہ خلف الامام نہ پڑھنے والے مسلمان نہیں، میں مصلحت کی وجہ سے نہیں کرتا میرے نزدیک دیوبندی، بریلوی سب مشرک کافر ہیں دونوں لا الہ الا اللہ کے مخالف ہیں میں جماعتوں کا مخالف ہوں نہ حنفی، نہ شافعی، نہ مالکی، نہ حنبلی ہوں"۔ "خس کم جہاں پاک" ص ۱۳۵
>
> ڈھوک فقیرا کے ایک صاحب کو طلقاتِ ثلاثہ پر علامہ صاحب نے فتویٰ دیا کہ صرف ایک طلاق واقع ہوئی ہے۔ "ایضا" ص ۱۱۱

"اشاعۃ التوحید والسنہ" کے اس ماحول نے صرف احمد سعید ملتانی کو ہی پیدا نہیں کیا بلکہ ملتانی جیسے گستاخوں کا پورا ایک سلسلہ تشکیل دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ گستاخی اور بے لگامی کی حدود کو

Scanned with CamScanner

پھلانگتے ہوئے اس جماعت کے سرکردہ لوگ غیر مقلدیّت کی گود میں گر رہے ہیں مولانا عبدالسلام رستمی شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان مرحوم اور مولانا محمد طاہر پنج پیر رحمہ اللہ کے قریبی تلامذہ میں سے ہیں اور انہیں مولانا سید عنایت اللہ شاہ گجراتی مرحوم کی خلافت کا اعزاز بھی حاصل ہے۔ ایک طویل عرصہ تک وہ اشاعۃ التوحید والسنہ صوبہ سرحد کے امیر اور مرکزی قائدین میں سے رہے ہیں۔ اب علی الاعلان غیر مقلد ہو کر اپنی صلاحیتیں اسلاف کرام مقلدین اور بالخصوص حنفیّت کے خلاف استعمال کر رہے ہیں اسی طرح مولانا سید عنایت اللہ شاہ گجراتی رحمہ اللہ کے اوّلین سوانح نگار عنایت اللہ گجراتی اب مودودی جماعت اسلامی کے سرکردہ حضرات سے ہیں اسی طرح مشہور غیر مقلد مفتی اللہ بخش ملتانی فاضل دارالعلوم تعلیم القرآن، راولپنڈی استاذ مولانا سید ضیاء اللہ شاہ گجراتی صاحب غیر مقلد ہو کر احناف کے خلاف تمام عمر مناظرے کرتے رہے اور غیر مقلدیّت کو سہارا دیا۔ مفتی اللہ بخش ملتانی اور احمد سعید ملتانی ہم درس رہے ہیں مولوی کریم بخش غیر مقلد مہتمم جامعہ محمدیہ، ملتان لکھتے ہیں:

> مولانا مفتی اللہ بخش ملتانی اور مولوی احمد سعید ملتانی چتر ورگڑھی (جو مفتی صاحب کے ہم سبق بھی ہیں) نے مسلک اہل حدیث کا اعلان کرنا تھا۔ مگر یہ شرف صرف مفتی اللہ بخش صاحب کے حصّہ میں آیا۔ ہفت روزہ ''الاعتصام'' لاہور ص ۳۲ جلد نمبر ۶۱، شمارہ نمبر ۲۷، ۳ جولائی ۲۰۰۹ء

غیر مقلدیّت چند فقہی مسائل میں اختلاف کا نام نہیں، فقہی مسائل میں اختلاف تو فقہاء اور مجتہدین میں ہمیشہ سے رہا ہے، غیر مقلدیّت: اپنے اسلاف سے بیزاری اور فکری آزادی کا نام ہے۔ ''اشاعۃ التوحید والسنہ'' نے اس فکری آزادی اور اکابر سے بیزاری کا جو سبق پڑھایا ہے وہ سبق غیر مقلدیّت ہی کی تمہید ہے۔ احمد سعید ملتانی اور اس جیسے دوسرے بے لگاموں کا یہ انجام جہاں باعثِ عبرت ہے، وہیں درس نصیحت بھی ہے۔

صدائے عام ہے یارانِ نکتہ داں کیلئے

احمد سعید ملتانی کا ایک نیا انکشاف اور تائید کفر

احمد سعید ملتانی کی گستاخانہ کتاب ''قرآن مقدس بخاری محدث'' کی کفریات اور گستاخانہ لب ولہجہ پر بعض اہل الحدیثوں نے مقدمہ قائم کیا اور پولیس نے ملتانی کو گرفتار کر کے پابند حوالات

Scanned with CamScanner

اور پھر جیل بھیج دیا پاکستان میں رائج برطانوی قانون نے اس گستاخ کو شک کا فائدہ دیتے ہوئے بری کر دیا اب اس پر اگرچہ دوبارہ درخواست دی جا چکی ہے اسکا تو معلوم نہیں کیا ہو مگر رب قدیر کی عدالت کی سزا سے اسے کوئی نہیں بچا سکتا:

یوم تبلی السرائر فماله من قوۃ ولا ناصر (الطارق آیت نمبر ۹،۱۰)

یہ واپسی اُس دن ہوگی جس دن تمام پوشیدہ بھید آشکار ہو جائیں گے۔ اُس دن نہ تو انسان کو خود کوئی زور ہوگا اور نہ اُس کی کوئی مدد کرنے والا ہوگا۔

احمد سعید نے جیل سے پہلے اپنے حواریوں اور پجاریوں کی مسموم فضا میں گستاخانہ کتاب لکھی مگر جب جیل گیا تو وہاں جرائم پیشہ ساتھیوں کے ساتھ اختلاط نے اسے دو آتشہ کر دیا اور جیل سے باہر آ کر دریا خان ضلع بھکر کے نشیبی علاقہ میں اپنے ایک استقبالیہ میں اس نے یہ عجیب انکشاف کیا:

جس شخص کے دل میں محبتِ رسول ہو خواہ مرزائی ہو، اس جیسا جہاں میں کوئی مسلمان نہیں خواہ مرزائی ہی رہے۔

ہفت روزہ ''ختم نبوت'' ملتان۔ ص ۲۶، ۲۷ جمادی الاول ۱۴۳۰ھ

احمد سعید ملتانی کے اس تقریری اقتباس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ گستاخی اور بے لگامی کی نحوست نے اس شخص کو اس انجام تک پہنچا دیا ہے کہ اب مرزائی ملعونوں کو بھی اس نے اسلام کی سند سے نوازنا شروع کر دیا ہے۔

طائفہ منصورہ اہل السنت والجماعت علمائے دیوبند کثر اللہ امثالھم نے اپنا فریضہ احقاقِ حق وابطالِ باطل ادا کرتے ہوئے ماشاء اللہ احمد سعید ملتانی کے فتنہ کی علمی اور عملی سرکوبی میں کوئی کسر نہیں چھوڑی اور احمد سعید ملتانی اور اس کے گستاخ فکری ہم نشینوں کا ہر جگہ تعاقب کر کے واضح کیا کہ اس شرذمہ قلیلہ کا علمائے دیوبند سے کوئی تعلق نہیں، یہ اہلسنت سے خارج معتزلہ کا ٹولہ ہے۔ احمد سعید ملتانی کی کتاب ''قرآن مقدس اور بخاری محدث'' کے جواب میں علمائے دیوبند کی چار وقیع علمی کتب زیورِ طبع سے آراستہ ہو کر عوام وخواص سے دادِ تحسین وصول کر چکی ہیں۔

۱۔ ''دفع اعتراضاتِ المُخَبِّث علی بخاری محدِّث''

Scanned with CamScanner

مولانا عبدالقدوس خان قارن مدظلہٗ استاذِ حدیث جامعہ نصرۃ العلوم، گوجرانوالہ۔

۲۔ ''عادلانہ جواب'' مولانا محمد عمر قریشی مدظلہٗ۔

۳۔ ''چتروڑی کے الزامات کا مسکت جواب'' مولانا عبدالکریم نعمانی مدظلہٗ۔

مذکورہ ٹھوس اور جامع جوابی کتب کے باجود ملتانی کے حواری یہ پروپیگنڈہ کرتے ہیں کہ ملتانی کے جواب میں فلاں بات کو نظر انداز کر دیا گیا ہے، فلاں دلیل کا جواب نہیں دیا گیا۔ اس لیے اس بات کی ضرورت محسوس ہو رہی تھی کہ ملتانی متحقق کا اس صورت میں جواب لکھا جائے کہ اس کی کتاب کی ایک ایک سطر کو نقل کر کے اس کے ایک ایک نکتہ کی قلعی کھولی جائے۔ جواب کی یہ طرح عمدۃ المحدثین شارح ابی داؤد مولانا خلیل احمد سہارنپوری مہاجر مدنی قدس سرہٗ نے ڈالی تھی کہ انہوں نے بدعات مروّجہ کی تائید میں مولانا عبدالسمیع بیدل رامپوری مرحوم کی کتاب ''انوارِ ساطعہ'' کو بطور متن مکمل نقل کرتے ہوئے ''براہین قاطعہ'' کے نام سے صفحہ بصفحہ اس کا ایسا جواب لکھا کہ ماشاء اللہ آج تک ''براہین قاطعہ'' کا جواب نہیں لکھا جا سکا۔

اللہ تعالیٰ حضرت مفتی محمد ظفر اقبال صاحب زید مجدھم فاضل جامعہ قاسمیہ شرف الاسلام چوک سرور شہید و متخصص جامعہ فاروقیہ کراچی وحلقہ بگوش ارادت پیکر اخلاص حضرت مولانا محمد عزیز الرحمٰن ہزاروی دامت برکاتہم کو جزائے خیر عطا فرمائے کہ انہوں نے ماشاء اللہ اپنے شیخ الشیوخ حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری مہاجر مدنی رحمہ اللہ کی اتباع میں ''براہین قاطعہ'' کی طرز پر احمد سعید ملتانی کی کتاب ''قرآن مقدس اور بخاری محدث'' کو بطور متن مکمل نقل کر کے صفحہ بصفحہ نکتہ بنکتہ، دلیل بدلیل ایسا مدلّل، واضح اور مسکت جواب لکھا ہے کہ انشاء اللہ یہ جواب بے لگامی اور گستاخی کے اس ملتانی فتنہ کو دفن کر دے گا۔ آمین۔

یاربّ العالمین وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ
سیدنا ومولانا محمد وعلیٰ آلہ واصحابہ أجمعین۔

احقر
نثار احمد الحسینی

۱۴/ رجب ۱۴۳۰ھ
۸/۷/۲۰۰۹ء

Scanned with CamScanner

احمد سعید ملتانی اور اُس کے متبعین

کا

شرعی حکم

علمائے کرام، محققین اور مفتیان کرام کے آراء

Scanned with CamScanner

دارالعلوم دیوبند، انڈیا

ایسا شخص اہل السنّت والجماعۃ سے خارج ہے۔ خود بھی گمراہ ہے اور دوسروں کو بھی گمراہ کرنے والا ہے۔ وہ دیوبندیت سے اور اہلِ حق سے کوسوں دور ہے۔ ایسے گمراہ شخص کو اپنے جلسوں میں دعوت دینا اور اُس کی تقریر سننا ہرگز جائز نہیں۔ مسلمانوں کو اس سے محتاط رہنا چاہیے۔

زیرِ دستخطی

مولانا مفتی حبیب الرحمٰن، مولانا مفتی محمود حسن بلند شہری،
مولانا مفتی وقار علی، مولانا مفتی فخر الاسلام

جامعۃ العلوم الاسلامیّہ، علامہ بنوری ٹاؤن، کراچی

احمد سعید خان ملتانی صحیح احادیث کی غلط تشریحات وتأویلات کرنے کی بناء پر ''زندیق'' ہو چکا ہے۔ اور اب اس کا نہ اہل السنّت والجماعت سے بلکہ اسلام سے ہی کوئی تعلق باقی نہیں رہا۔ لہٰذا تمام مسلمانوں پر واجب ہے کہ وہ احمد سعید ملتانی سے کسی قسم کا نہ تو کوئی تعلق رکھیں اور نہ ہی اس کی کتاب کو صحیح سمجھ کر مطالعہ کریں۔ اگر ایسا کریں گے تو ان کے ایمان بھی خطرے میں پڑ سکتے ہیں۔ اسی طرح حکومتِ وقت کے لیے بھی ضروری ہے کہ وہ اس قسم کے لوگوں کو سخت سرزنش کرے۔ اور اگر وہ باز نہ آئیں تو انہیں کڑی سزا دے کہ آئندہ اس قسم کے فتنے نہ اُٹھ سکیں۔

زیرِ دستخطی

مولانا مفتی سیّد سہیل علی، مولانا مفتی محمد عبد المجید دین پوری، مولانا مفتی محمد شفیق عارف،
مولانا مفتی محمد عبد القادر، مولانا مفتی سعید الرحمٰن، مولانا مفتی محمد انعام الحق
بتاریخ: ۲۴/ رجب المرجب/ ۱۴۲۹ھ۔ ۲۷/ جولائی/ ۲۰۰۸ء

Scanned with CamScanner

دارالعلوم، کراچی

مصنف مذکور کو اپنے اس طرز عمل سے مکمل طور پر اجتناب کر کے سنجیدہ علمی انداز میں گفتگو کرنا چاہیے اور اپنے اس گذشتہ فعل پر توبہ و استغفار کرنی چاہیے، عام مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اس کتاب کے مطالعہ سے اجتناب کریں۔

زیر دستخطی

مولانا مفتی اعجاز احمد، مولانا مفتی محمد تقی عثمانی،

مولانا مفتی محمود اشرف، مولانا مفتی اصغر علی ربانی

بتاریخ: ۲۷/ ذی الحجہ/ ۱۴۲۸ھ

جامعہ اشرفیہ، لاہور

یہ شخص منکرِ حدیث، بدعتی اور گمراہ اعظم ہے۔ اس کی تقریر و تحریر سننا پڑھنا جائز نہیں اور اس کی اقتداء میں نماز بھی جائز نہیں ہے۔ اور جن لوگوں نے اس کی کتاب کی اشاعت کی ہے ان کا بھی یہی حکم ہے کہ ان کی اقتداء میں نمازیں ناجائز اور ان کے اداروں کو چندہ دینا بھی ناجائز ہے، کہ اس گمراہی کی اشاعت کا ذریعہ بننا لازم آئے گا۔

زیر دستخطی

مولانا مفتی شیر محمد، مولانا مفتی حمید اللہ جان

بتاریخ: ۲۱/ ذی القعدہ/ ۱۴۲۸ھ

جامعہ حقانیہ، اکوڑہ خٹک

یہ شخص ضال مضل ہے، اس کو اپنے کیے پر علانیہ توبہ اور استغفار کرنا چاہیے اور احتیاطاً تجدید ایمان اور تجدید نکاح بھی کر لینا چاہیے۔

زیر دستخطی

مولانا مفتی مختار اللہ حقانی

بتاریخ: ۲۶/ نومبر/ ۲۰۰۷ء

Scanned with CamScanner

دارالافتاء والارشاد، کراچی

مولف مذکور اپنے اس اقدام میں انتہائی ضال، مضل ہے۔ لہٰذا اس پر لازم ہے کہ فوراً اپنی اس ضد اور گمراہی سے رجوع کرے اور امام بخاری رحمہ اللہ جیسے عظیم امام حدیث اور ولی اللہ کے بارہ میں جو یاوہ گوئی اور بہتان تراشی اس کتاب میں کی ہے، اس پر صدقِ دل سے اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ واستغفار کرے۔ ورنہ "من عادی لی ولیًا فقد اٰذنته بالحرب" اور "من شذَّ شُذَّ فی النار" کے بموجب سخت خطرہ ہے کہ اس کا خاتمہ بالخیر نہ ہو۔

اگر مولف مذکور اپنے گمراہ کن نظریات سے توبہ نہیں کرتا تو حکومتِ اسلامیہ پر لازم ہے کہ اسے اور اس جیسے دوسرے فتنہ پرور لوگوں کو جو اُمت مسلمہ کے مسلّمہ عقائد ونظریات کے خلاف عقائد پھیلا کر یا مسلّمہ قابلِ اعتماد و قابلِ احترام شخصیات کے خلاف زبان طعن دراز کر کے عامۃ الناس کو اُن سے بدظن کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور ان کے بیان کردہ علوم قرآن وحدیث سے ان کا اعتماد اٹھانا چاہتے ہیں اور اس طرح امتِ مُسلّمہ میں افتراق و اِنتشار اور گمراہی پھیلانا چاہتے ہیں، گرفتار کر کے ایسی سخت سزا دے کہ رہتی دنیا تک نشانِ عبرت بن جائیں۔ اور جو شخص مولف مذکور یا اس جیسے عقائد رکھنے والے لوگوں کے ساتھ تعلق رکھے، اُن کے اِن نظریات کو درست سمجھے یا مولف کی اس کتاب کی نشر و اشاعت میں کسی طرح حصہ لے اس کا بھی یہی حکم ہے۔

زیرِ دستخطی

مولانا مفتی سیّد عابد شاہ، مولانا مفتی محمد

بتاریخ: ۱۸/محرم/۱۴۲۹ھ

Scanned with CamScanner

جامعہ فریدیہ، اسلام آباد

گستاخانہ جملے جو موصوف نے استعمال کیے ہیں اُن میں واضح طور پر جناب نبی کریم ﷺ، صحابہ کرامؓ، امام بخاریؒ اور دیگر محدثینؒ پر طعن و تشنیع اور ان کو سب و شتم کا نشانہ بنایا ہے جس پر موصوف کا ایمان شدید خطرے میں ہے۔ نیز اس قسم کی صریح گستاخیوں اور سلف صالحین کے متعلق انتہائی غلط زبان استعمال کرنے کی بنا پر موصوف اور اس قسم کے نظریات رکھنے والے دیگر افراد فاسق، گمراہ اور اہل السنّت والجماعت سے خارج ہیں اس لیے انہیں چاہیے کہ اس بدترین گستاخی اور عظیم جرم پر اللہ رب العزت کے حضور توبہ واستغفار کریں۔ بصورت دیگر اہلِ علم اور عوام الناس پر لازم ہے کہ موصوف اور اس کے نظریات کے حامی افراد کا ہر قسم کا بائیکاٹ کریں تاکہ اس قسم کے منکرین حدیث اور غیروں کے اشارے پر صحابہ کرامؓ اور سلف صالحینؒ پر تبرا بازی کرنے اور ان کی عظمت پر ڈاکہ ڈالنے والے شر پسند عناصر کی معاشرے میں حوصلہ شکنی کی جاسکے اور وہ اپنے مذموم مقاصد میں ناکام ونامراد ہو کر معاشرے کے لیے عبرت کی ایک زندہ مثال بن سکیں۔

زیر دستخطی

مولانا مفتی محمد کامران، مولانا مفتی محمود الرحمٰن، مولانا مفتی محمد طارق، مولانا مفتی عبدالنور، مولانا مفتی، سیّد صلاح الدین، مولانا مفتی سعید الرحمٰن

بتاریخ: ۱۲/ جمادی الثانی/ ۱۴۳۱ھ۔ ۲۷/ مئی/ ۲۰۱۰ء

دارالعلوم تعلیم القرآن، راجہ بازار، راولپنڈی

مذکورہ الزامات اور امام بخاریؒ سمیت تمام محدثین کو مجروح اور راویوں کو ملعون کہنے کی وجہ سے صاحب رسالہ فاسق وفاجر ہے، ضال ومضل ہے۔ اس کا علماء دیوبند اور اہل السنّت والجماعت سے کوئی تعلق نہیں ہے، تمام مسلمانوں پر بالعموم اور علماء کرام پر بالخصوص ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ صاحب رسالہ کے خلاف عدالت میں مقدمہ دائر کر کے قانونی کارروائی کرائیں، عوام الناس کے

Scanned with CamScanner

لیے اس رسالہ کا مطالعہ کرنا صحیح نہیں ہے، موجبِ ضلالت ہے، عوام کو اس سے احتراز کرنا ہے۔

زیرِ دستخطی

مولانا مفتی ضیاء الرحمٰن، مولانا مفتی ریاض محمد

بتاریخ: ۱۵/ ذی القعدہ/ ۱۴۲۸ھ

جامعہ اسلامیہ، راولپنڈی

مذکورہ کتاب کے مصنف ان حوالہ جات کی رُو سے کم از کم ضال و مضل تو ہیں ہی اور کفر کا بھی خوف ہے۔ ان پر ایمان اور نکاح کی تجدید لازم ہے اور توبہ بھی ضروری ہے۔ اور ایسے شخص کی امامت بھی جائز نہیں ہے۔

زیرِ دستخطی

مولانا مفتی محمد آفتاب عاصم، مولانا مفتی محمد اسماعیل طورو

بتاریخ: ۲۸/ ذی القعدہ/ ۱۴۲۸ھ

جامعہ عثمانیہ، پشاور

موصوف حدیث سے انکار کر کے صرف قرآن پر اکتفاء کی دعوت کا علمبردار بن کر منکرینِ حدیث کا نمک حلال وکیل بن سکتا ہے۔ ایسے خود ساختہ نظریات سے امت کی وحدت کا شیرازہ بکھر سکتا ہے، اس لیے ایسے لوگوں سے اجتناب کیا جائے۔

زیرِ دستخطی

مفتی غلام الرحمٰن

بتاریخ: ۱۶/ جنوری/ ۲۰۰۸ء

نوٹ: فتویٰ دار العلوم دیوبند کے علاوہ باقی فتاویٰ رسالہ ''فتاویٰ جات''، مرتبہ: مولانا عبد السلام مدظلہ شیخ الحدیث جامعہ عربیہ اشاعت القرآن، حضرو، اٹک سے منتخب کیے گئے ہیں۔

Scanned with CamScanner

مکمل متن فتویٰ دارالعلوم دیوبند، انڈیا

دارالافتاء دارالعلوم دیوبند
DARUL IFTA DARUL-ULOOM, DEOBAND
Pin - 247554 U. P. India
E-mail: mohtamim@darululoom-deoband.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بجواب و باللّٰہ التوفیق! حامدًا و مصلیًا و سلّما. ''قرآن مقدس اور بخاری محدث'' نامی کتاب دارالافتاء کو برائے اظہارِ رائے موصول ہوئی۔ یہ کتاب احمد سعید خان صاحب صاحب ملتانی کی ہے۔ یہ کتاب اور اس کے مرسلہ اقتباسات پڑھے۔ یہ کتاب انتہائی گمراہ کن ہے۔ جگہ جگہ اس میں احادیث نبویہ کا استہزا اور آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے فرمودات کی تضحیک و تکذیب کی گئی ہے اور حضرت امام بخاریؒ، صحیح بخاری کے رُواۃ کی بُرائی کی آڑ میں احادیث کو قرآن کے مخالف اور عقل کے خلاف کہہ کر صحیح احادیث کا انکار کیا ہے۔ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے اقوال وافعال کو خلافِ واقعہ، غلط اور جھوٹا کہنا، آپ پر اِلزام تراشی کرنا، آپ کے کردار کو نازیبا الفاظ میں پیش کرنا، جگہ جگہ احادیث میں شک پیدا کرنا، انہیں خلافِ حقیقت ظاہر کرنا، اور ان کو بکواس بتانا مصنفِ کتاب کی گمراہی کی واضح دلیل ہے اور مصنف نے چالاکی یہ کی ہے کہ براہِ راست احادیث نبویہ کا اِنکار نہیں کیا بلکہ امام بخاریؒ اور ان کے راویوں پر سارا اِلزام رکھ کر احادیث کے مضامین کی تردید اور اُن کا استہزاء کیا ہے۔

علاوہ ازیں مصنف نے وہ چیزیں جو حواسِ خمسہ سے معلوم نہیں ہوسکتیں، بلکہ وحیِ الٰہی سے معلوم ہوسکتی ہیں، ان میں بھی حواسِ خمسہ کو دَخل دیا ہے اور ہر جگہ عقلی گھوڑے دوڑائے ہیں۔ جس کی وجہ سے وہ صراطِ مستقیم سے ہٹ گئے ہیں اور ضلالت وگمراہی کے گڑھے میں اور بدعقیدگی کی دَلدل میں پھنس گئے ہیں۔ مزید برآں مصنف میں ذخیرۂ احادیث سے لاعلمی اور کج فہمی بھی پائی جاتی ہے۔

زبان غیر شائستہ اور سُوقیانہ ہے۔ بازاری الفاظ کا استعمال کیا ہے۔ ایسا شخص اہل السنّت والجماعۃ سے خارج ہے۔ خود بھی گمراہ ہے اور دوسروں کو بھی گمراہ کرنے والا ہے۔ وہ دیوبندیت سے اور اہلِ حق سے کوسوں دور ہے۔ ایسے گمراہ شخص کو اپنے جلسوں میں دعوت دینا اور اُس کی تقریر سننا ہرگز جائز نہیں۔ مسلمانوں کو اس سے محتاط رہنا چاہیے۔ فقط واللہ اعلم!

Scanned with CamScanner

دارالافتاء دارالعلوم دیوبند
DARUL IFTA DARUL-ULOOM, DEOBAND
Pin - 247554 U. P. India
E-mail: mohtamim@darululoom-deoband.com

التاریخ ..... حوالہ .....

۱۲۳ / تحریر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب و باللہ التوفیق! حامداً و مصلیاً و مسلماً۔ "قرآن مقدس اور بخاری محدث" نامی کتاب دارالافتاء کو برائے اظہار رائے موصول ہوئی۔ یہ کتاب احمد سعید ملتانی صاحب ملتانی کی ہے۔ یہ کتاب اور اس کے مرسلہ اقتباسات پڑھے۔ یہ کتاب انتہائی گمراہ کن ہے، جگہ جگہ اس میں احادیث نبویہ کا استہزاء، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودات کی تضحیک و تکذیب کی گئی ہے، اور حضرت امام بخاری رح، صحیح بخاری کے رُواۃ کی بُرائی کی آڑ میں۔ احادیث کو قرآن کے مخالف اور عقل کے خلاف کہہ کر صحیح احادیث کا انکار کیا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و افعال کو خلافِ واقعہ، غلط اور جھوٹا کہنا، آپ پر الزام تراشی کرنا، آپ کے کردار کو نازیبا الفاظ میں پیش کرنا، جگہ جگہ احادیث میں شک پیدا کرنا، دینی خلافِ حقیقت ظاہر کرنا، اور ان کو بکواس بتانا مصنف کتاب کی گمراہی کی واضح دلیل ہے۔ اور مصنف نے چالاکی یہ کی ہے کہ براہِ راست احادیث نبویہ کا انکار نہیں کیا بلکہ امام بخاری رح اور ان کے راویوں پر سارا الزام رکھکر احادیث کے مضامین کی تردید اور ان کا استہزاء کیا ہے۔

علاوہ ازیں مصنف نے وہ چیزیں جو حواسِ خمسہ سے معلوم نہیں ہو سکتیں، بلکہ وحی الٰہی سے معلوم ہو سکتی ہیں، ان میں بھی حواسِ خمسہ کو دخل دیا ہے اور ہر جگہ عقلی گھوڑے دوڑائے ہیں۔ جس کی وجہ سے وہ صراطِ مستقیم سے ہٹ گئے ہیں، اور ضلالت و گمراہی کے گڑھے میں، اور بدعقیدگی کی دلدل میں پھنس گئے ہیں۔ مزید برآں مصنف میں ذخیرۂ احادیث سے لاعلمی اور کج فہمی بھی پائی جاتی ہے۔

زبان غیر شستہ اور سوقیانہ ہے، بازاری الفاظ کا استعمال کیا ہے۔ ایسا شخص اہل السنت والجماعۃ سے خارج ہے۔ خود بھی گمراہ ہے، اور دوسروں کو بھی گمراہ کرنے والا ہے، وہ دیوبندیت سے اور اہلِ حق سے کوسوں دور ہے، ایسے گمراہ شخص کو اپنے جلسوں میں دعوت دینا

۴ اور اسکی تقریر سننا ہرگز جائز نہیں۔ مسلمانوں کو اس سے محتاط رہنا چاہئے۔ فقط واللہ اعلم

کتبہ حبیب الرحمٰن عفا اللہ عنہ
مفتی دارالعلوم دیوبند
یکم رجب ۱۳۲۹ھ

الجواب صحیح
نور اللہ سلام ناصری الدین
نائب مفتی دارالعلوم دیوبند

الجواب صحیح
وقار علی غفرلہ

الجواب صحیح
محمود حسن عفی عنہ
بلدہ شہری

الجواب صحیح
فخر الاسلام عفی عنہ

Scanned with CamScanner

"خس کم جہاں پاک"

اخباری اطلاع کے مطابق مشہور زمانہ دشنام طراز احمد سعید ملتانی ۲ مئی ۲۰۱۱ء کی رات آن جہانی ہو گئے۔ خس کم جہاں پاک

احمد سعید خان ملتانی "اشاعۃ التوحید والسنہ" کی کوکھ سے اٹھا' اشاعت کے سٹیج نے اسے شیخ القرآن، شیخ العرب والعجم، ابن تیمیہ وقت، شاہ اقلیم سخن اور امام انقلاب کا مقام بخشا۔ اس کے مراثیانہ انداز خطابت کا پھریرا پورے ملک میں لہرایا' احمد سعید خان ملتانی نے اشاعت کے سٹیج پر ائمہ اہلسنت، اسلاف امت اور خاص کر اکابرین علمائے دیوبند پر کھل کر کفر کے فتوے لگائے. دشنام طرازی اور بدزبانی کی حدود سے بھی نکل گیا' بالاخر اس خاص طرز سخن کی چاٹ اس کی زبان کو لگ گئی شرافت وانسانیت کا کوئی لفظ اس کی لغت میں باقی نہ رہا تو اکابرین اشاعت، اپنے پیرومرشد اور اساتذہ کو بھی انہی القابات سے اس نے نوازنا شروع کیا' تو اکابرین امت کی دشنام طرازی پر احمد سعید خان ملتانی کو حق گو، شاہ اقلیم سخن کہنے والوں سے یہ برداشت نہ ہو سکا اور اسے اسی کی زبان میں اسے "اشاعۃ التوحید والسنہ" کا زہریلا عضو معطل، فساد کی جڑ، فطرت کا رزیل، دل کا کثیف، سنگ سیاہ اور بدگہر قرار دیتے ہوئے ۱۰ مئی ۱۹۹۸ء کو "اشاعۃ التوحید والسنہ" سے خارج کرنے کا فیصلہ صادر فرما دیا۔

- احمد سعید خان ملتانی کے "اشاعۃ التوحید والسنہ" میں اس دخول واخراج کی تفصیل کو "اشاعۃ التوحید والسنہ" کے مرکزی نائب ناظم پنجاب اور ماہنامہ "نغمہ توحید" گجرات کے مدیر پروفیسر محمد افضل ضیاء المعروف محمد الفضا صاحب نے "خس کم جہاں پاک" کے نام سے ۱۶۸ صفحات "اشاعۃ التوحید والسنہ" لالہ موسیٰ سے شائع کر دیا ہے۔ احمد سعید خان ملتانی کے مذکورہ القابات اس "خس کم جہاں پاک" سے بلفظہٖ لیے گئے ہیں۔ اس داستان کی تفصیل کے طالب وہیں ملاحظہ

Scanned with CamScanner

کرلیں۔ یہاں اس کتاب سے اجمال ہدیہ قارئین ہے۔

''خس کم'' کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ احمد سعید خان ملتانی کا تعارف مولانا سید عنایت اللہ شاہ گجراتی صاحب سے ۱۹۶۸ء کے قریب ہوا (ص۔۱۵۴) اور ۱۹۶۸ء ہی سے احمد سعید خان ملتانی کی زبان اسی طرح ہے۔ (ص۔۱۵۴)

۱۹۶۸ء سے ۱۹۹۸ء تک تیس سالوں میں احمد سعید خان ملتانی نے ''اشاعۃ التوحید والسنہ'' میں جس انداز سے توحید کی دعوت دی ملاحظہ ہو:

۱۔ ''قَلِیْلٌ مِنْ عِبَادِیَ الشَّکُوْرُ'' کا ترجمہ کیا: کام کے آدمی حلالی تھوڑے ہوتے ہیں حرامی زیادہ۔ (ص۔۱۵۰)

۲۔ ''اِنْ کُنَا عَنْ عِبَادَ تِکُمْ لَغَافِلِیْن'' کا ترجمہ کیا؛ اللہ کی قسم ہمیں تو پتا نہیں کون حرامی ہماری قبر پر آیا۔ (ص۔۱۵۲)

۳۔ قیامت کے دن اللہ کہے گا: او حیاتیو، او للڑو! تم بکواس کرتے تھے۔ (ص۔۱۵۲)

۴۔ قیامت کو مشرک جواب دے گا میں سپاہ صحابہ کا تھا۔ (ص۔۱۵۲)

۵۔ امام مہدی شیعوں کا ہے، سنیوں کا نہیں ہمیں کسی امام مہدی کی ضرورت نہیں۔ (ص۔۵۵)

۶۔ تین طلاق سے صرف ایک واقع ہوتی ہے۔ (ص۔۱۱۱)

۷۔ احمد سعید خان ملتانی قرآن میں تحریف کا مرتکب ہورہا ہے (سید عنایت اللہ شاہ گجراتی)۔ (ص۔۷۵)

۸۔ احمد سعید خان جب تک علمائے دیوبند کو رکید نہ لیں ان کا وعظ مکمل نہیں ہوتا۔ (ص۔ ۱۰۹)

۹۔ مولانا خلیل احمد سکھروی کی موجودگی میں حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کو کافر کہا۔ (ص۔۷۳) (ص۔۱۱۷)

۱۰۔ تبلیغی جماعت والے کافر ہیں۔ (ص۔۶۹)

۱۱۔ ابتدائی زمانے سے احمد سعید خان ملتانی کے ملنے والے مجھے کہتے تھے آپ علمائے دیوبند کو کافر کیوں نہیں کہتے۔ (سید ضیاء اللہ شاہ گجراتی) (ص۔۷۶)

Scanned with CamScanner

۱۲۔ احمد سعید نے ۱۹۸۴ء مولانا قاضی شمس الدین اور مولانا سید عنایت اللہ شاہ گجراتی کو بے شمار گالیں دیں۔(ص۔۱۱۶)

۱۳۔ سید ضیاء اللہ شاہ گجراتی کے متعلق کہا: میں نے تو ان سورں کی شکل کئی سالوں سے نہیں دیکھی۔(ص۔۱۳۸)

''اشاعۃ التوحید والسنہ'' کے اکابرین کو اعتراف ہے کہ احمد سعید خان ملتانی کی زبان ابتداء ہی سے اسی طرح ہے اس کے باوجود ''اشاعۃ التوحید والسنہ'' کے اکابرین کے ہاں اس کا مقام ملاحظہ ہو:

۱۔ مولانا سید عنایت اللہ شاہ گجراتی صاحب نے کہا: علامہ احمد سعید سے قیامت تک راضی ہوں۔(ص۔۱۵۰)

۲۔ اللہ تعالیٰ نے اسے (احمد سعید ملتانی) کو جو علم عطا فرمایا ہے میں اس کا انکار نہیں کرسکتا۔(ص۔۲۴)

۳۔ مولانا محمد طاہر صاحب پنج پیری نے احمد سعید خان ملتانی کو ،،مقننہ،، کا نائب صدر بنایا۔(ص۔۱۴)

۴۔ مولانا محمد طیب طاہری صاحب امیر اشاعۃ التوحید والسنہ احمد سعید خان ملتانی کو بڑا بھائی کہتے تھے۔(ص۔۱۴)

۵۔ پروفیسر محمد افضل ضیاء مدیر ماہنامہ ''نغمہ توحید'' گجرات نے لکھا: اس میں شک نہیں کہ احمد سعید خان ملتانی نے جماعت کی ترقی کیلئے مسئلہ کھول بیان کیا۔(ص۔۳۴)

۶۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ احمد سعید خان ملتانی نے مسئلہ سماع خوب بیان کیا، شرک کی بیخ کنی کی (ص۔۱۶۷)

احمد سعید خان ملتانی کی فحش گوئی، بدکلامی، قرآن میں تحریف، ائمہ امت پر کفر وشرک کے فتوؤں کے باوجود ''اشاعۃ التوحید والسنہ'' نے نہ صرف اسے تیس سال کا طویل عرصہ برداشت کیا بلکہ مذکورہ بالا تاثرات سے اندازہ لگالیں اسے کتنے اعتماد اور کیسے مقام سے نوازا۔

ع اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

Scanned with CamScanner

بدکلامی اور فحش گوئی کی زبان جب احمد سعید خان ملتانی نے خود اکابرین اشاعۃ پر کھولی تو اسے عضو معطل قرار دیکر جماعت سے الگ کر دیا گیا۔ ''اشاعۃ التوحید والسنہ'' نے اگرچہ احمد سعید خان ملتانی کو جماعت سے نکال دیا تھا مگر اس سے کسی بنیادی اختلاف کا اظہار نہیں کیا۔ پروفیسر محمد افضل ضیاء مدیر ماہنامہ ''نغمہ توحید'' گجرات لکھتے ہیں: مولانا احمد سعید خان ملتانی کو کسی فقہی مسئلہ میں اختلاف کی بناء پر نہیں بلکہ ''اشاعۃ التوحید والسنہ'' کے دستور سے انحراف کے جرم میں جماعت سے خارج کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ (ص۔۹)

یہ فیصلہ قارئین پر ہے کہ ''اشاعۃ التوحید والسنہ'' کا دستور قرآن میں تحریف، فقہی مسائل کے انکار اور استہزاء ائمہ اسلاف کی تکفیر، توہین و تضلیل سے زیادہ اہمیت کا حامل ہے؟

بنیادی اسلامی تعلیمات سے احمد سعید خان ملتانی کے انکار اور استہزاء کے باوجود ''اشاعۃ التوحید والسنہ'' نے فیصلہ سنایا کہ:

احمد سعید خان ملتانی ضد اور ہٹ دھرمی چھوڑ دیں تو ''اشاعۃ التوحید والسنہ'' کے دروازے ان پر کھلے ہیں۔ (ص۔۱۶۶)

احمد سعید خان ملتانی نے چند سال پہلے ''قرآن مقدس اور بخاری محدث'' کے نام سے ایک کتاب لکھی ۱۲۵ صفحات کی اس کتاب کے تقریباً ہر صفحہ پر صحیح بخاری کی روایات کو قرآن مجید کا مخالف ثابت کیا، امام بخاری رحمہ اللہ اور رواۃ بخاری رحمہم اللہ، امام بخاری کے اساتذہ حدیث اور وقت کے محدثین پر لعنتیں بھیجیں۔ اس طرح ''اشاعۃ التوحید والسنہ'' کی گود سے نکلنے والے اس علامہ کا انجام انکار حدیث کے بھیانک انجام کی صورت میں ہوا۔

ع دیکھ اسے جو دیدہ عبرت نگاہ ہے

احمد سعید خان ملتانی کی زندگی کے ان مدوجزر میں غور کیا جائے تو ۱۹۶۸ء تا ۱۹۹۸ء ''اشاعۃ التوحید والسنہ'' کے ساتھ اس کا تیس سالہ دور اور اس کے بعد ۱۹۹۸ء تا ۲۰۱۱ء بارہ سالہ دور میں اس نے جن بنیادی عقائد و نظریات کو پیش کیا' انکے حوالے سے ''اشاعۃ التوحید والسنہ'' اور احمد سعید خان ملتانی میں کوئی بنیادی فرق نہیں اگر اختلاف ہے تو صرف اکابرین اشاعت کی توہین اور دستورِ ''اشاعۃ التوحید والسنہ'' کی خلاف ورزی کا ہے۔ مثلاً:

Scanned with CamScanner

۱۔ قائلین سماع موتیٰ کو کافر و مشرک قرار دینا۔ تکفیر قائلینِ سماع موتیٰ میں کئی صحابہ کرام رضی اللّٰہ عنھم ، ائمہ امت، امام بخاریؒ سے لیکر علمائے دیوبند رحمھم اللّٰہ تک سب اس کی زد میں ہیں۔

۲۔ "المہند علی المفند" کا کتب عقائد میں سے نہ ہونا۔

۳۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روح مبارکہ کے جسد اطہر کے تعلق کے ساتھ حیات کا انکار۔

۴۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سماع صلوۃ وسلام عند القبر شریفہ کا انکار۔

۵۔ استشفاع کا انکار

۶۔ توسل کا نکار

انہی مسائل کی بنیاد پر احمد سعید خان ملتانی نے تکفیر و تضلیل کا بازار گرم رکھا اور ابھی حال ہی میں مولانا عطاء اللہ بندیالوی نے "اشاعۃ التوحید والسنہ" کی طرف سے "اشاعۃ التوحید والسنہ" پنجاب کے امیر مولانا قاضی عصمت اللہ کی تائید سے مطبوعہ رسالہ "مسلک شیخ القرآن" میں ان مسائل کے تسلیم کر لینے کو توحید کے گلے پر چھری چلانے کے مترادف قرار دیا ہے۔ اسی طرح صحیح بخاری اور صحیح مسلم کے رواۃ کو شیعہ، رافضی، معتزلہ قرار دینے اور صحیحین کی روایات کو قرآن مجید کا مخالف باور کرانے میں احمد سعید ملتانی اور "اشاعۃ التوحید والسنہ" کا آپس میں کوئی اختلاف نہیں۔ تفصیل "عادلانہ دفاع" مولفہ مولانا مفتی محمد ظفر اقبال صاحب مدظلہ کے مقدمہ اور احقر کی کتاب "احمد سعید ملتانی آغاز وانجام" میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔ اسی لئے ۱۰ مئی ۱۹۹۸ء کو جب "اشاعۃ التوحید والسنہ" کے اجلاس میں احمد سعید خان ملتانی کو جماعت سے نکالا گیا تو اشاعت کے ذمہ دار مولانا عبدالحمید قریشی نے واشگاف الفاظ میں کہا تھا:

احمد سعید خان ملتانی کو جماعتی اصولوں کی خلاف ورزی کے جرم میں ایک سو ایک دفعہ نکالو ہمیں کوئی اعتراض نہیں حضرت شاہ مدظلہ العالی (سید عنایت اللہ شاہ گجراتی) موجود ہیں ان کا عقیدہ ہے کہ سماع موتیٰ کا قائل نص قطعی کا منکر ہے اور جو نص قطعی کا منکر ہے وہ کافر ہے۔ یا حضرت شاہ جی کو جماعت سے نکال دو یا مخالف نظریے کے لوگوں کو نکالا جائے۔ (ص۔۷۴)

Scanned with CamScanner

مولانا عبدالحمید قریشی کا اشاعۃ التوحید والسنہ کے ریکارڈ میں موجود یہ بیان بانگ دہل کہہ رہا ہے کہ امت کی تکفیر کرنے کے مسئلہ میں احمد سعید اور اشاعت کا کوئی اختلاف نہیں ورنہ اگر ہے تو اکابرین اشاعت کو جماعت سے کیوں ن نہ نکالا گیا؟

مدیر ''نغمہ توحید'' گجرات نے ۱۹۹۸ء میں ''خس کم جہاں پاک'' کتاب لکھ کر اعلان کیا تھا کہ احمد سعید ملتانی کو نکالنے سے ''اشاعۃ التوحید والسنہ'' کا جہاں پاک ہو گیا ہے۔ اور اب احمد سعید ملتانی کے حدیث سے انکار اور امت کے جلیل القدر ائمہ کی تکفیری مہم پر اپنے انجام کو پہنچنے پر یہ جہانِ دنیا بھی اس سے پاک ہو گیا۔ ''خس کم'' کے مؤلف نے لکھا ہے:

احمد سعید نے شعور کی آنکھ ''اشاعۃ التوحید والسنہ'' کی گود میں کھولی۔ (ص۔۱۲۰)

اور پھر انکار و تکفیر کا علم اٹھائے شیخ القرآن اور امام انقلاب بن کر اشاعۃ التوحید والسنہ سے نکلا اور انکار حدیث کے دروازے سے اس جہاں سے رخصت ہوا۔

اب یہاں ''اشاعۃ التوحید والسنہ'' کیلئے سوچنے کا مقام ہے کہ وہ کیا عوامل تھے جنھوں نے احمد سعید ملتانی کو اس انجام تک پہنچایا۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ جس ماحول نے احمد سعید ملتانی کو تیار کیا ہے، دوسرے کئی احمد سعید ملتانی ہی نہ تیار کرتا رہے۔ اس لئے جہاں اپنا جہاں پاک کرنے کیلئے خسِ نجس نکالی جاتی ہے وہیں باقی گلستان کی بھی فکر ہونی چاہیئے۔

احمد سعید ملتانی اب ایک شخص کا عنوان نہیں ہے کہ ہم کہیں کہ اب یہ باب بند ہو گیا ہے۔ بلکہ احمد سعید ملتانی ایک فتنہ کا عنوان ہے جو اپنے عقائد و نظریات اور افکار و تاثرات کے ساتھ کئی چہروں میں موجود ہے۔ اس لئے جب تک یہ فکر موجود ہے اہل السنّت والجماعت کی نظریاتی سرحدوں کی حفاظت کی ضرورت باقی رہے گی۔

Scanned with CamScanner

حضرت مولانا عبد السلام صاحب مدظلہ (حضرو)

کے خط کے جواب میں

امام المحدثین، بقیۃ السلف

حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب دامت برکاتہم

صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان، شیخ الحدیث جامعہ فاروقیہ کراچی

کا

مکتوبِ سلیم

اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ پاکستان

Scanned with CamScanner

احمد سعید ملتانی، اشاعۃ التوحید والسنہ کی کوکھ سے اٹھا اور توحید کے نام پر اس نے گستاخی و بے ادبی کی زبان سے رب تعالیٰ، قرآن مجید، حضرات انبیاء علیہم السلام سے لے کر سلف وخلف میں سے کسی کو معاف نہیں کیا بالآخر ''قرآن مقدس اور بخاری محدث'' جیسی بدنام زمانہ کتاب اور اس گستاخانہ لب ولہجہ کا خسارہ اپنے سر لے کر اپنے انجام کو پہنچ گیا۔

''قرآن مقدس اور بخاری محدث'' کے جواب میں کئی وقیع کتب علمائے حق نے لکھیں ہیں۔ دلائل اور سلجھے ہوئے اندازِ تحریر کے اعتبار سے حضرت مولانا مفتی محمد ظفر اقبال صاحب دامت برکاتہم (بھکر) کی کتاب ''عادلانہ دفاع'' کو اللہ تعالیٰ نے مقبولیت سے نوازا ہے۔

''عادلانہ دفاع'' کا مقدمہ حضرت مولانا نثار احمد الحسینی دامت برکاتہم خلیفہ مجاز امام الزاہدین والعارفین، قطب الارشاد حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی نور اللہ مرقدہٗ کا تحریر کردہ ہے۔ اس مقدمہ میں انہوں نے یہ ثابت کیا ہے کہ احمد سعید ملتانی کو اس انجام تک پہنچانے والا ''اشاعۃ التوحید والسنہ'' ہی کا ماحول ہے اور اشاعۃ التوحید والسنہ اور احمد سعید ملتانی میں کوئی بنیادی اختلاف نہیں۔ حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب دامت برکاتہم نے ''عادلانہ دفاع'' پر اپنی تقریظ میں مولانا نثار احمد الحسینی دامت برکاتہم کے پیش کردہ اس موقف کی تائید فرماتے ہوئے اسے مبنی بر حقیقت قرار دیا ہے۔ اس پر ''اشاعۃ التوحید والسنہ'' کے اکابر میں سے حضرت مولانا عبدالسلام صاحب مدظلہٗ جامعہ عربیہ اشاعۃ القرآن، حضرو نے حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب دامت برکاتہم کو خط لکھا، اس پر حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب دامت برکاتہم نے دلائل وحقائق سے بھرپور جواب لکھا۔ دونوں خطوط قارئین کی دلچسپی اور الفارق بین الحق والباطل کے طور پر لائقِ خدمت ہیں۔ (ادارہ)

خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ. (الحدیث)

دینی علوم کا مرکز

قائم شدہ ۱۳۹۱ھ / ۱۹۷۱ء
ملحقہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان

جامعہ عربیہ اشاعت القرآن

محلہ اشاعت القرآن حضرو ضلع اٹک پاکستان
دفتر فون: 0572-310423
دارالاقامہ فون: 0572-313181

نمبر ۲۱۶۳۲
مورخہ ۹-۳-۲۰۱۱

مخدوم العلماء۔ شیخ المحدثین حضرت مولانا سمیع اللہ خان صاحب ادام اللہ فیوضکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد ادب و احترام کے عرض ہے۔ آپ کی علمی ترقی و ترویج کا احساس کرتے ہوئے یہ گزارش کر رہا ہوں۔

علوم احمدیہ سلفیہ جو کہ علوم اور اسرار قرآن قدسی۔ بخاری شریف نام سے امام بخاریؒ اور رواۃ بخاری پر ہوا کرتے تھے جو تمام علمی بہودلغویات، تاویلات پیروی اور معتزلہ کے خلاف مراد ہے۔ اسکی برکت خالص اسکی ذاتی ہے۔ زندہ یا فوت شدہ ان کی توحید دانستہ کے اثبات پر اعتراض کرنا جو ابھی دفن نہیں ہے

سلفیان جو آپ کے دفاع مفتی محمود نانوتوی ملک اقبال جو مدینہ کی کتاب پر آپ کی تقریظ سے واضح ہوتا ہے کہ علوم سلفیہ جو کہ پر برکت خود 23 پر جید نام ہیں ان میں مولانا احمد بہلویؒ جو 41 سال سے فوت ہو چکے ہیں۔ علوم دلیلوں مروج جو اس کے مالک تھے کا سال سے وفات پا چکے ہیں۔ مولانا مفتی حبیب جو دلیل ان کے کوئی تحقیقی اشاعتی کتب آپ کی تقریظ میں خس کم جہاں پاک سے جید حوالے درج ہیں جو حافظ شاہ جو نے تنقیدی وفات سے پہلے لکھے ہیں

مولانا عبدالرشید جو مدینہ سے آپ کی تقریظ پر بات ہوئی فرمایا۔ یہ حضرت کا نام لیتا آپ کی ہی ہے

کسی سے تکلف ان سے دخط کرا لیں ہیں۔

آپکی اس تجویز پر شدید تشویش پیدا ہو رہی ہے اگر آپ وضاحت
فرما دیں۔ تو ہم ممنون ہوں گے

نتو والسلام

عبدالرحمٰن

عبدالحق خالد الجامعہ

دو رسالے بھی ارسال خدمت ہیں - والسلام ارسال خدمت ہے

عبدالحق

باسمہٖ سبحانہ وتعالیٰ

بخدمت گرامی قدر

حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالسلام صاحب دامت برکاتہم

اُمید ہے آپ بعافیت ہوں گے آپ کی خدماتِ دینیہ اور مساعی جمیلہ پر دِل سے دعاء گو ہوں۔

آپ کا خط اور دو رسالے ملے اس یاد فرمائی پر مشکور ہوں جزاک اللّٰہ تعالیٰ فی الدّارین خیرًا۔

آپ نے مولانا مفتی محمد ظفر اقبال صاحب دام ظلہم کی کتاب ''عادلانہ دفاع'' پر بندہ کی تقریظ پر تشویش کا اظہار فرمایا اور وضاحت طلب فرمائی ہے۔ یہ آپ کا حق ہے البتہ اس سلسلہ میں آنجناب کی خدمت میں گزارش ہے کہ بندہ نے احمد سعید خان ملتانی کے متعلق ''اشاعۃ التوحید والسنہ'' کے حوالہ سے جو کچھ لکھا ہے با حوالہ لکھا ہے آپ نے لکھا ہے کہ:

''آپ کی تقریظ میں ''خس کم جہاں پاک'' سے چند حوالے درج ہیں جو حافظ نثار صاحب نے بغض وعناد سے بھرے لکھے ہیں۔''

اس پر عرض ہے کہ ''خس کم جہاں پاک'' مولانا حافظ نثار احمد الحسینی مدظلہم کی کتاب نہیں پروفیسر محمد افضل ضیاء المعروف محمد الفضّاد صاحب کی کتاب ہے جو کہ اشاعۃ التوحید والسنہ کے مرکزی نائب ناظم اور اشاعۃ التوحید والسنہ کے ترجمان ماہنامہ ''نغمہ توحید'' گجرات کے مدیر ہیں۔ اور یہ کتاب ''مرکز اشاعۃ التوحید والسنہ'' لالہ موسیٰ، گجرات، پاکستان سے مطبوعہ ہے۔

''خس کم جہاں پاک'' کے حوالہ جات کو ''اشاعۃ التوحید والسنہ'' کی نسبت سے اسی لیے لکھا گیا ہے کہ یہ کتاب ''اشاعۃ التوحید والسنہ'' ہی کے ذمہ دار حضرات کی ہے۔

Scanned with CamScanner

اشاعۃ التوحید والسنہ کی طرف شائع کردہ ''خس کم جہاں پاک'' میں اس بات کو تسلیم کیا گیا کہ احمد سعید خان ملتانی، جماعت سے نکالے جانے سے پہلے سے اللہ تعالیٰ کی شان میں گستاخی، قرآن مجید میں تحریف، رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی شان میں گستاخی، ائمہ اسلاف اور خاص کر اکابر علمائے دیوبند کی گستاخی اور تکفیر کا مرتکب رہا ہے اور آخر تک اس پر قائم رہا۔ اس کے باوجود مؤلف لکھتے ہیں:

''یہ تو قائدین کا حوصلہ تھا کہ وہ پھر انہیں ساتھ لیکر چلنے کی کوشش فرماتے رہے۔''
[خس کم جہاں پاک'' ص ۱۱۲]

مؤلف ''خس کم جہاں پاک'' احمد سعید خان ملتانی کو ''اشاعۃ التوحید والسنہ'' سے نکالنے کی وجہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''مولانا احمد سعید خان ملتانی کو کسی فقہی مسئلے میں اختلاف کی بنا پر نہیں بلکہ ''اشاعۃ التوحید والسنہ پاکستان'' کے دستور سے انحراف کے جرم میں جماعت سے خارج کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔'' [''خس کم جہاں پاک'' ص ۹]

اس اقتباس پر آپ ہی انصاف سے فیصلہ کریں کہ اللہ تعالیٰ کی شان میں گستاخی، قرآن میں تحریف، رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی شان میں گستاخی، ائمہ اسلاف اور خاص کر علمائے دیوبند کی تکفیر کو برداشت کرنا کیا حوصلہ کہلاتا ہے؟

حوصلہ تو شرعاً محمود، عزیمت اور باعثِ اجر وثواب ہے۔ اور ایسے لب ولہجہ کو برداشت کرنے پر اکابرین اشاعۃ التوحید والسنہ کس اجر وثواب کے مستحق ہیں؟

اتنی گستاخیوں اور بے باکیوں کو فقہی یعنی دینی اختلاف نہ کہنا کون سی شریعت ہے؟

جہاں تک احمد سعید خان ملتانی کو صحیح بخاری، رواۃ صحیح بخاری اور کبار محدثین کے متعلق توہین آمیز کتاب ''قرآن مقدس اور بخاری محدث'' اور اس جیسی دوسری حرکات پر ابھارنے والے حضرات کے ناموں کا تعلق ہے جو بندہ نے لکھے ہیں اس کا ہرگز یہ مطلب

Scanned with CamScanner

نہیں اور نہ میں نے لکھا ہے کہ ان حضرات نے احمد سعید خان ملتانی سے یہ کتاب لکھوائی ہے بلکہ بندہ نے تو لکھا ہے کہ:

''احمد سعید خان چتروڑی کو اس حرکت پر ابھارنے والے یہی سب لوگ ہیں۔''

[عادلانہ دفاع، طبع دوم، ص ۲۳]

اور

''اشاعۃ التوحید والسنہ'' کی انہی باتوں نے چتروڑی کو مہمیز کیا ہے۔''

[عادلانہ دفاع، طبع دوم، ص ۲۴]

مولانا سید عنایت شاہ صاحب گجراتی، مولانا محمد امیر بندیالوی، مولانا محمد حسین شاہ صاحب نیلوی۔ یہ حضرات احمد سعید خان ملتانی کی اس کتاب سے پہلے فوت ہو چکے ہیں مگر ''اشاعۃ التوحید والسنہ'' کا یہ ماحول انہی حضرات کا بنایا ہوا ہے اور احمد سعید خان ملتانی وغیرہ حضرات انہی لوگوں کے تربیت یافتہ ہیں۔

''خس کم جہاں پاک'' میں مذکور احمد سعید خان ملتانی کی تمام گستاخانہ باتوں کو ''اشاعۃ التوحید والسنہ'' کے اکابرین نے حوصلہ سے برداشت کیا اور اسے مجلس مقننہ کا نائب صدر بنایا، اشاعۃ التوحید والسنہ کے مرکزی مبلغین میں شمار کیا، مولانا سید عنایت اللہ شاہ گجراتی صاحب نے اسے اپنا بیٹا کہا اور جماعت نے اسے امام انقلاب، شیخ القران اور قاطع شرک و بدعت قرار دیا تو احمد سعید خان ملتانی کے اس لب ولہجہ کا اشاعۃ التوحید والسنہ کو ذمہ دار نہ ٹھرایا جائے تو کیا کیا جائے؟

بندہ نے احمد سعید خان ملتانی کے تربیت کنندگان کے طور جو نام لکھے ہیں ان کی طرف سے صحیحین، رواۃ صحیحین، محدثین اور اکابرین امت کے متعلق فکری آزادی اور گستاخی کا ماحول ان حضرات کی طرف سے احمد سعید خان ملتانی کی کتاب ''قرآن مقدس اور بخاری محدث'' سے پہلے کا ہے اس کا کچھ اجمال آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔

Scanned with CamScanner

مولانا سید عنایت شاہ صاحب گجراتی صاحب مرحوم

مولانا سید عنایت شاہ گجراتی صاحب مرحوم صحیحین کے رواۃ کے متعلق لکھتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ ان محققین، محدثین اور ائمہ پر لاکھوں رحمتیں برسائے جنہوں نے بخاری ومسلم جیسی اصح الکتب بعد کتاب اللہ میں پوری تحقیق وتفتیش کے بعد ان کے ضعیف، شیعہ اور معتزلہ راوۃ کی نشاندہی کردی ہے"۔

[ادخال الباغیین۔ص ۳۶، مشمولہ: ماہنامہ "نغمہ توحید" گجرات، جلد ۸، شمارہ ۲، صفر ۱۴۱۷ھ/ جولائی ۱۹۹۶ء]

مولانا سید عنایت اللہ شاہ صاحب کا ایک اور انداز دعوت توحید ملاحظہ ہو فرماتے ہیں:

"قرآن کی واضح آیات ہیں کہ مردے نہیں سنتے۔ ایسی احادیث، جو قرآن مجید کی آیات کے خلاف ہوں نا قابلِ تسلیم ہیں۔ ہماری جماعت اشاعت التوحید والسنۃ کی مجلس شوریٰ جس میں تمام ملک کے نمائندے شریک تھے، حضرت الامیر جناب شیخ القرآن مولانا محمد طاہرؒ نے اعلان فرمایا کہ "سماعِ موتی کا عقیدہ قرآن کے خلاف ہے"۔ اور نام لے کر فرمایا کہ یہ جو مولوی سرفراز گکھڑ والے ہیں انہوں نے ایک کتاب "سماعِ موتی" پر لکھی ہے جس میں بہت فریب دہی اور غلط بیانی کی ہے لہٰذا یہ دجالوں میں بڑا دجال ہے۔ اور اس مجلس کے ہر فرد کا فرض ہے کہ اس کا نام لیکر تردید کریں۔ اس کی کتابوں کی بھی تردید کریں، اگر نہ کروگے تو کل کو آنے والی نسل تم پر لعنت بھیجے گی" اور فرمایا کہ جو حدیث قرآن کے خلاف نہ ہو اس کو تسلیم کیا جائے اور یہ بھی کہا کہ کوئی صحیح حدیث مخالفِ قرآن نہیں۔"

[ماہنامہ "الاخوات" لاہور۔ جون ۲۰۰۲ء ص ۳۸]

Scanned with CamScanner

مولانا محمد حسین شاہ صاحب نیلوی مرحوم
اور
مولانا محمد امیر بندیالوی مرحوم

مولانا محمد حسین شاہ صاحب نیلوی مرحوم صحیح بخاری کے رواہ کو رافضی، معتزلہ، قدریہ اور ضعیف قرار دیتے ہیں۔ مولانا محمد امیر بندیالوی مرحوم نے نیلوی صاحب کی اس تحقیق کو اردو میں منتقل کیا ہے۔ چنانچہ نیلوی صاحب لکھتے ہیں:

"فاعلم انا قد اعتمدنا علیٰ اخراج الامام البخاری هذا الحدیث واخذنا وقبلناه وان کانت الرواة منهم روافض قدریة ومنهم قدریّة فقط ومنهم مدلسون ولولم یکن رواه البخاری فی صحیحه هذا لرددنا کما رددنا الحدیث الذی اخرجه ابن ماجه فی سننه عن عبدالاعلیٰ والقیناه علی الحائط فان البخاری وان روٰی عن مثل هؤلاء الرواة محتاط لایاخذ عنهم الاما کان علیٰ شرطه ولولم یکن علیٰ شرطه لم یخرجه کماانه لم یخرج حدیث اکل الداجن الصحیفة۔"

[شفاء الصدور فی تحقیق عدم سماع من فی القبور ص ۱۲۲]

"پس جان لو کہ ہم نے اس حدیث کو امام بخاری کی تخریج پر اعتماد کرتے ہوئے قبول کیا ہے۔ اگرچہ اس کے راویوں میں کچھ روافض قدریہ اور کچھ فقط قدریہ ہیں اور ان میں مدلسین بھی ہیں اور اگر یہ روایت امام بخاری اپنی صحیح میں روایت نہ کرتے تو ہم اس روایت کو اسی طرح رد کر دیتے جس طرح ہم نے اس حدیث کو رد کر دیا ہے جسے ابن ماجہ اپنی سنن میں عبدالاعلیٰ سے لائے ہیں۔ اور ہم نے اس روایت کو دیوار پر مار دیا ہے۔ پس بخاری اگرچہ ان جیسوں سے محتاط ہو کر روایت کرتے ہیں اور ان سے وہی لیتے ہیں جو ان کی شرط پر ہو اور اگر ان کی شرط پر نہ ہو تو اس کی روایت نہیں لیتے جس طرح انہوں نے "اکل الداجن" والی روایت نہیں لی۔"

Scanned with CamScanner

اشاعۃ التوحید والسنہ کے مشہور مناظر اور آپ کے دیرینہ رفیق مولانا یونس نعمانی صاحب نے اپنی کتاب ''تحقیق مسائل'' میں صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی روایات کو رد کرتے ہوئے یہ دعوٰی کیا ہے کہ صحیحین کی یہ روایات قرآن مجید کی مخالف ہیں اور موضوع ہیں ملاحظہ ہو صفحہ نمبر ۹۳، ۱۷۷

مولانا محمد طیب طاہری صاحب، مولانا یار بادشاہ صاحب،
مفتی سراج الدین صاحب، مولانا غلام حبیب صاحب ویسہ، اٹک

مولانا محمد طیب طاہری صاحب امیر مرکزیہ اشاعۃ التوحید والسنہ، مولانا یار بادشاہ صاحب شیخ الحدیث دارالقرآن پنج پیر، مولانا سراج الدین مفتی دارالقرآن پنج پیر، مولانا غلام حبیب صاحب ویسہ، ان حضرات نے ''تحفۃ الاشاعہ'' نامی کتاب کی تائید و تحسین کی ہے جس میں اکابر علمائے دیوبند کو یہود و نصاریٰ اور بت پرست ہندوؤں کی طرح قرار دیا گیا اور ان اکابر کی تصانیف اور تبلیغی جماعت کو یہودیت، نصرانیت اور بت پرستی کی دعوت دینے والی بتایا گیا۔

چنانچہ ''تحفۃ الاشاعہ'' میں ہے:

''ومن تقصيرات بعض الدعاة أنهم يخصّون النجاة بمذهب ومسلك واحد،.....فهذا القول لا يصح لأنه تشابه باليهود والنّصارىٰ۔''

[''تحفۃ الاشاعہ'' ص ۲۵۶، ۲۵۷]

''اور بعض داعیوں کی تقصیرات میں سے یہ بھی ہے کہ نجات کو ایک ہی مذہب اور مسلک سے خاص کرتے ہیں..... یہ بات درست نہیں کہ یہ یہود و نصاریٰ سے مشابہت ہے۔''

حضرت قطب الارشاد مولانا رشید احمد گنگوہی اور شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی رحمہم اللہ کا ایک حوالہ نقل کر کے لکھا:

''انا للّٰہ وانا الیہ راجعون یا ایھا الاخوان فاسمعوا الی ھذہ الھفوات والخرافات ما الفرق بینھم وبین اھل التناسخ والثنویۃ وھل ھذا الادین النصاریٰ والیھود۔'' [''تحفۃ الاشاعہ'' ص ۳۰۰، ۳۰۱]

Scanned with CamScanner

"انا للّٰہ وانا الیہ راجعون اے بھائیو یہ بکواسات اور خرافات سنو! ان لوگوں اور اہل تناسخ (ہندوؤں) اور بت پرستوں میں کیا فرق ہے؟ کیا یہ (دین جو یہ لوگ پیش کر رہے ہیں) یہود و نصاریٰ کا دین نہیں ہے؟"

مولانا محمد طیب طاہری صاحب امیر مرکزیہ اشاعۃ التوحید والسنہ غیر مقلدین کی طرف سے فضائل اعمال کے مقابلہ میں "فضائل الاعمال" عربی اردو، پشتو کی تائید کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

" وان یجتنبوا من مجالسهم وافكارهم وخرافاتهم و خاصة من اهل البدع و الخرافين الذين ينشرون البدع و الخرافات باسم الدين الصحيح فهولاء مساكين فى العلم و العمل بان العمل يكون بمقتضى العلم و التحقيق فهم مايستطيعون بان يميزو بين قول الله و قول رسوله و قول الصحابة لقلة العلم و الفهم والرشد فمن اشهر اقوالهم التى يقدمونها فى المحاضرات و المجالس العلمية و المحافل الدينّية فينسبون الأقوال الى الزهاد و أصحاب الورع و كبار الناس فقولهم " قال الذّهّاد و الرّهبان " فاكثر مواعظهم مبنيّة بالحكايات المحدثة و المنامات الكاذبة والكشف الباطل فالعاقل البصير يمشى و يتبع بمنهج السلف الصالح وهو القران والسنة واثار الصحابة و التابعين والأئمة المجتهدين و يبتعد نفسه عن منهج الخلف فأساس منهجهم بالحكايات و المنامات و بالاحاديث الضعيفة والموضوعة والمناكير، فالرجل البليد يصير صيداً لهم فى شبكاتهم فلا يتخلص نفسه منهم الامن رحم ربى۔

"فأخص بتوصيتى و نصيحتى لجميع الدعاة والمسلمين الذين يخرجون و يتجولون مع هؤلاء المساكين فى سبيل الدعوة والتبليغ فعليهم أن يتجنبوا منهم و ان يبتعدو أنفسهم من هولاء الذين يسمونهم "جماعة التبليغ " و يشاركوا و يلتحقوا أنفسهم بالاخوة الذين يجتهدون ليلاونهاراً ببذل جهودهم الخالصة و محنهم الدائمة فى نشر الدعوة الصحيحة لاشاعة التوحيد والسنة فى جميع اطراف العالم۔"

["فضائل الاعمال" ص ۱۹، ۲۰]

Scanned with CamScanner

''اور اہل توحید کو چاہیے کہ ان باطل اور گمراہ فرقوں کی مجالس، افکار اور ان کے خرافات سے بچیں اور خاص کر اہل بدعت اور خرافین جو بدعات اور خرافات کو دین صحیح کے نام سے پھیلا رہے ہیں ان سے بچیں یہ علم وعمل سے تہی دست ہیں اس لیے کہ ان کا عمل (ان کے) علم وتحقیق پر ہی ہوتا ہے یہ اپنے علم وفہم اور رشد کے قلت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے رسول ﷺ اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے اقوال میں فرق نہیں کر سکتے پس ان کے بیانات، مجالس اور دینی محافل میں ان کی مشہور باتیں وہ یہی ہوتی ہیں کہ مختلف اقوال کو زاہدوں، نیک لوگوں اور بڑے بزرگوں کی طرف منسوب کر کے کہتے ہیں: زاہدوں نے فرمایا، بزرگوں نے فرمایا۔ ان کے اکثر بیانات من گھڑت واقعات، جھوٹی خوابوں اور باطل کشف پر مبنی ہوتے ہیں پس سمجھدار اور دیکھنے والا تو سلف صالح کے طریقہ پر چلتا ہے جو قرآن، سنت، آثار صحابہ، تابعین اور ائمہ مجتہدین کا راستہ ہے اور والوں کے راستہ سے بچتا ہے اور پس ان (تبلیغ والوں) کی بنیاد حکایات، خوابیں، ضعیف موضوع اور منکر احادیث۔

پس ناسمجھ آدمی جب ان تبلیغ والوں کے پنجے کا شکار ہو جاتا ہے تو اپنے آپ کو ان سے نہیں نکال سکتا۔ صرف میرے رب کا رحم ہی اسے بچا سکتا ہے۔

''پس وہ تمام داعی، مسلمان جو علم وعمل سے تہی دست ان تبلیغ والوں کے ساتھ دعوت وتبلیغ کے راستہ میں نکلتے ہیں انہیں میری خاص نصیحت اور وصیت ہے کہ اپنے آپ کو ان تبلیغ والوں سے بچائیں اور ان سے دور رہیں جو اپنا نام ''تبلیغی جماعت'' رکھتے ہیں اور اپنے ان بھائیوں کے ساتھ شرکت کریں اور اپنے آپ کو ان کے ساتھ جوڑے رکھیں جو رات دن اپنی صلاحیت اور محنت ''اشاعت التوحید والسنہ'' کیلئے دین کی صحیح محنت میں اطراف عالم میں خرچ کر رہے ہیں۔''

اشاعۃ التوحید والسنہ کے ان حضرات مولانا محمد طیب طاہری صاحب امیر مرکزیہ اشاعۃ التوحید والسنہ، مولانا یار بادشاہ صاحب شیخ الحدیث دار القرآن پنج پیر، مولانا سراج الدین مفتی دار القرآن پنج پیر، مولانا غلام حبیب صاحب ویسہ، نے اپنی تائید سے مولوی عبدالمقدس کی کتاب ''تحقیق الحق'' اشاعۃ التوحید والسنہ، صوابی سے چھپوائی ہے۔ ''تحقیق

Scanned with CamScanner

الحق'' میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے متعلق قرآن وسنت سے ثابت عقیدہ حیات النبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا رد کرتے ہوئے لکھا ہے:

''نبی کریم کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلما گر بحیات دنیویہ حیات ہوتے تو زمین کے اوپر رہتے۔'' [''تحقیق الحق'' ص ۱۲۶]

اب ظاہر ہے علماء دیوبند حیات دنیویہ برزخیہ کے قائل ہیں دنیاوی ظاہری کا تو اکابر میں سے کوئی بھی قائل نہیں۔

اسی عقیدہ پر مزید لکھا ہے:

''اجساد کے ساتھ عنصری کا قید لگانا مبتدعین کا خود ساختہ اور خانہ ساز قید ہے۔''

[''تحقیق الحق'' ص ۶]

بانی دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ کو ''تحقیق الحق'' [ص ۱۴۷] پر ان کا عقیدہ ان کی عبارت کے مطابق ہونے پر گمراہ لکھا ہے۔

حضرت نانوتوی رحمہ اللہ کے متعلق لکھا:

''حقیقت یہ ہے کہ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی نے شیعوں کی تردید کیلئے یہ ایک فرضی عقیدہ اختیار کیا ہے۔'' [''تحقیق الحق'' ۱۳۱]

اسی ''تحقیق الحق'' میں ص ۱۳۲ تا ۱۳۷ حضرت نانوتوی رحمہ اللہ کی تصنیف ''آب حیات'' کو قرآن مجید کی ستائیس آیات کے مقابل ثابت کیا گیا۔

''المہند علی المفند'' کے متعلق لکھا:

''مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمہ اللہ نے شیخ الہند مولانا محمود الحسن رحمہ اللہ کے ایماء پر المہند علی المفند سے جواب لکھا جو ایک دفاعی کاروائی تھی۔ بالفاظ دیگر بیان صفائی ہے عقائد علماء دیوبند نہیں ہے۔'' [''تحقیق الحق'' ص ۱۳۷]

دارالعلوم دیوبند کے استاذ تفسیر حضرت علامہ شمس الحق افغانی رحمہ اللہ کے متعلق لکھا:

''شمس الحق افغانی صاحب نے بھی یہی کچھ خیانت کا ارتکاب کیا ہے۔''

[''تحقیق الحق'' ص ۱۰۷]

Scanned with CamScanner

امام اہلسنت حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ کے متعلق لکھا:

''مبتدعین کا اس دور میں مقتدیٰ مولانا سرفراز خان صاحب ہے۔''

[''تحقیق الحق''ص ۶]

اشاعت کے مشہور محقق مولانا خان بادشاہ صاحب شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی رحمہ اللہ کے متعلق لکھتے ہیں:

''جاہل مبلغ جس نے چالیس خرافات فضائل حج میں لکھے ہیں۔''

[الصوق المرسلہ''ص ۱۵ بحوالہ ''التنقید الجوھری''ص ۶۱ مطبوعہ مئی ۲۰۰۵ء دار القران پنج پیر، صوابی۔]

''فضائل حج میں کافی خرافات اور واہیات ہیں اگر تجھ میں علمی غیرت ہو تو اس کو دلائل شرعیہ سے ثابت کرلو فضول بکواس سے کچھ نہیں بنتا۔''

[''التنقید الجوھری''ص ۲۷ مطبوعہ مئی ۲۰۰۵ء دار القران پنج پیر، صوابی۔]

مولانا سید عنایت اللہ شاہ گجراتی صاحب کے صاحبزادہ اور اشاعۃ التوحید والسنہ کے ناظم اعلیٰ مولانا سید ضیاء اللہ شاہ گجراتی صاحب ایک تقریر میں آیت کریمہ ''لئن اشرکت لیحبطن عملک'' کا ترجمہ یوں کیا ہے:

''اے محمد رسول اللہ! میں نے تمہیں سب کا سردار بنایا..... اگر کوئی اور معبود بنایا، میرے ساتھ شریک بنایا تو نبوت چھین لوں گا اور چوہڑوں سے بھی ابتر کردوں گا۔''

[پنجابی سے ترجمہ ''ضرب حیدری''ص ۱۷]

بندہ نے اشاعۃ التوحید والسنہ کے بانیان میں سے بعض حضرات سے لیکر موجودہ امیر اور اشاعت کے بڑے حضرات کے جو نام اپنی تقریظ میں لکھے ہیں ان حضرات کے اس اندازِ دعوتِ توحید اور بیان وتحریر کو آپ ملاحظہ کرلیں اور اپنے انصاف ہی سے فیصلہ کریں کہ اس اندازِ تربیت سے کیا احمد سعید خان ملتانی جیسے نہ پیدا ہوگے؟

بندہ نے ان حضرات کے جو حوالہ جات آپ کو پیش کیے ہیں ان میں صحیحین کی روایات پر حکم زنی کی گئی ہے رواۃ صحیحین کو رافضی، معتزلی، خارجی، بدعتی اور ضعیف کہا گیا ہے۔ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ کو گمراہ اور فرضی عقائد گھڑنے والا ثابت

Scanned with CamScanner

کیا گیا ہے۔ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی رحمہ اللہ کو اوران اکابر کی تصانیف کو یہودیوں، عیسائیوں اور بت پرستوں سے ملایا گیا ہے۔ حضرت علامہ شمس الحق افغانی رحمہ اللہ کو خائن کہا گیا اور مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ کو دجالوں میں بڑا دجال کہا گیا ہے۔ اور قائلین سماعِ موتیٰ جن میں امام بخاری رحمہ اللہ سمیت کئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، ائمہ کرام اور اسلافِ امت شامل ہیں پر کفر وشرک کا اشاعۃ التوحید والسنہ کی طرف سے متفقہ فتویٰ بھی آپ کے علم میں ہے۔ جب اس ماحول سے احمد سعید خان ملتانی جیسے پیدا ہونے والوں کو اگر اس ماحول کی پیداوار کہا جائے تو آپ شکوہ کرتے ہیں کہ یہ نزلہ اشاعت پر کیوں گرایا جا رہا ہے۔

ع جو چاہے آپ کا حسنِ کرشمہ ساز کرے ہے

''اشاعۃ التوحید والسنہ'' کے ان اکابرین کے صحیحین، رواۃ صحیحین، محدثین کرام اور خاص کر اکابر علمائے دیوبند کے متعلق ان نظریات اور اس ماحول میں احمد سعید خان ملتانی جیسے لوگ پیدا ہوں گے یا اکابر کے متبع اور ادب واحترام والے؟

آپ نے بندہ کے نام خط میں لکھا ہے:

> علامہ احمد سعید ملتانی کا غلو اور اب قرآن مقدس اور بخاری محدث کے نام سے امام بخاری رحمہ اللہ اور رواۃ بخاری پر ۵۴ اعتراضات جو تمام غیر مسلموں، یہود ونصاریٰ، قادیانیوں، پرویزیوں اور روافض کے خلاف مواد ہے۔ (غالباً یہ سہوِ قلم ہے یہ مواد ان باطل مذاہب کے خلاف نہیں حق میں ہے۔)

آپ کی یہ بات لاریب حق ہے مگر اس پر بھی غور فرمائیں کہ اشاعۃ التوحید والسنہ کا یہ مواد جس کا کچھ نمونہ بندہ نے جناب کو پیش کیا ہے اور یہ اندازِ دعوت وتربیت کس کے حق میں ہے اور جن باطل مذاہب کا آپ نے تذکرہ کیا ہے وہ اس مواد سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں یا نہیں؟

یہاں یہ بھی ملحوظ رہے کہ بندہ نے ''اشاعۃ التوحید والسنہ'' کے ذمہ دار حضرات کے ان مذکورہ ناموں میں شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان صاحب رحمہ اللہ کا نام نہیں لکھا تھا اس کی یہی وجہ ہے کہ انہوں نے اس طرح کے گستاخانہ ماحول کو فروغ نہیں دیا اور اہل حق کے

Scanned with CamScanner

اتباع میں ۱۹۶۲ء میں حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب نور اللہ مرقدہ کے فیصلہ عقیدہ حیات النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر دستخط کر دیے تھے۔ اور تاعمر اس پر قائم رہے۔ جزاہُ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

جہاں تک احمد سعید ملتانی کا تعلق ہے ''اشاعۃ التوحید والسنہ'' نے تو اسے جماعت سے نکالنے کے بعد بھی اس سے تعلق رکھا اس سلسلہ میں آپ کے قریب ہی اٹک اور ٹیکسلا کے دو اشتہارات کا عکس بھیج رہا ہوں جن میں احمد سعید خان ملتانی کو للکار شیخ القران لکھا گیا اور یہ اس کے ''اشاعۃ التوحید والسنہ'' سے اخراج ۹/۹/۱۹۹۸ء کے بعد ۲۹ اپریل ۲۰۰۶ء اور ۱۴ اپریل ۲۰۰۷ء کے جلسوں کے اشتہار ہیں۔

اور کمال تو یہ ہے کہ اٹک کا جلسہ آپ کے زیر صدارت ہے۔ یہ واقعہ احمد سعید ملتانی کو اشاعۃ التوحید والسنہ سے نکالنے کے آٹھ سال بعد کا ہے۔

بندہ آپ کے اس اقدام پر قلبی مسرّت کا اظہار کرتا ہے کہ آپ نے حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب نور اللہ مرقدہ کے فیصلہ عقیدہ حیات النبی رحمہ اللہ کو علاقہ چھچھ کے علماء اور اپنے تلامذہ کے دستخطوں سے طبع کرایا ہے مگر آپ کا یہ اقدام پوری ''اشاعۃ التوحید والسنہ'' کی ترجمانی نہیں کر رہا ہے اس لیے کہ ''اشاعۃ التوحید والسنہ'' کی مرکزی قیادت نے آپ کی ابھی تک تائید نہیں کی بلکہ یہ لوگ تو شیخ القران مولانا غلام اللہ خان رحمہ اللہ کی طرف بھی اس عقیدہ کی نسبت نہیں مانتے۔

مثلاً: مولانا محمد حسین شاہ نیلوی صاحب لکھتے ہیں:

''اور جو فیصلہ راولپنڈی میں کیا گیا تھا، اگرچہ اس مجلس میں شامل بڑے بڑے جید علماء نے متفقہ طور پر لکھا تھا، اس کے باوجود وہ فیصلہ شرع کی کسوٹی پر صحیح نہیں اترتا۔ اس لیے اس فیصلہ کا ماننا صحیح نہیں۔ اور اس فیصلہ کا انکار کرنے والے کو اہل السنّت والجماعت سے خارج قرار دینا، اور اس کی اقتداء میں نماز نہ ہونے کا فتویٰ دینا ناقابل فہم بات ہے۔ بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ اس فیصلہ کی بنیاد بننے والی روایت کی تحقیق ہو جانے کے

Scanned with CamScanner

بعد بھی اس فیصلہ کو درست کہنے والوں میں رفض کی بو آتی ہے۔"

[ماہنامہ "گلستانِ اسلام" شوال ۱۴۱۷ھ/ مارچ ۱۹۹۷ء جلد نمبر ۲، شمارہ نمبر ۱۰ ص ۱۷، ۱۸]

سوانح شیخ القران میں میاں محمد الیاس صاحب لکھتے ہیں:

"بعض علماء دیوبند صلح نامہ راولپنڈی کی عبارت سے استدلال کر کے مولانا (غلام اللہ خان رحمہ اللہ) کو سماع صلوٰۃ وسلام کے قائلین میں شمار کرتے ہیں۔ جو مولانا سے زیادتی اور ان حضرات کی کور باطنی ہے۔" [ص ۲۸۳ حاشیہ نمبر ۲۳]

میاں محمد الیاس صاحب کی اس سوانح شیخ القران کی تائید ماہنامہ تعلیم القران، راجہ بازار راولپنڈی، ربیع الاوّل ۱۴۲۸ھ/ مارچ ۲۰۰۷ء، جلد نمبر ۴۶ شمارہ نمبر ۳، ص ۴۵، ۴۶، ۴۷، پر موجود ہے۔

خود ماہنامہ "تعلیم القران" نے المہند علی المفند کے متعلق لکھا ہے کہ:

"اسے عقائد کا خلاصہ کہنا یا عقائد علماء دیوبند کہنا پرلے درجے کی ضلالت ہے۔"

[ماہنامہ "تعلیم القران" فروری، مارچ ۱۹۹۷ء ص ۴۰ بحوالہ "تحقیق الحق" ص ۱۳۸ مصدقہ مولانا محمد طیب طاہری امیر مرکزیہ اشاعۃ التوحید والسنہ، مولانا غلام حبیب (ویسہ) شائع کردہ اشاعۃ التوحید والسنہ، صوابی۔]

اب آپ ہی انصاف فرمائیں کہ "اشاعۃ التوحید والسنہ" حضرت شیخ القران مولانا غلام اللہ خان رحمہ اللہ کے فیصلہ پر کاربند ہے؟

یا یہ کہا جا سکتا ہے کہ "اشاعۃ التوحید والسنہ" عقیدہ حیات النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قائل ہے؟

یا علمائے دیوبند کے عقائد کے ساتھ متفق ہے؟

اب "اشاعۃ التوحید والسنہ" کی اکابر علمائے دیوبند کے عقائد سے متصادم واضح پالیسی اور گستاخانہ اندازِ دعوت کے بعد بھی جو علماء خود صحیح العقیدہ ہونے کے باوجود "اشاعۃ التوحید والسنہ" کی سرپرستی کرتے ہیں یا ان سے تعلق رکھتے ہیں وہ "اشاعۃ التوحید والسنہ" کی ان باتوں شریک ہی سمجھے جائیں گے۔

Scanned with CamScanner

یہ بھی عرض کرتا چلوں کہ جب ماہنامہ "القاسم" جامعہ ابوہریرہ خالق آباد، نوشیرہ بابت اکتوبر، نومبر ۲۰۰۸ء نے بندہ کا ایک تقریری اقتباس شائع کیا جس میں رئیس المفسرین حضرت مولانا حسین علی رحمہ اللہ اور ان کے تلامذہ کو صحیح العقیدہ بیان کیا گیا۔ تو اس پر "اشاعۃ التوحید والسنہ" سے متعلق مولانا محمد اسماعیل، راولپنڈی نے بندہ کے نام اپنے خط میں جو ماہنامہ "التوحید والسنہ" زیرِ ادارت مولانا محمد طیب طاہری صاحب امیر مرکزیہ اشاعۃ التوحید والسنہ میں مطبوعہ ہے اور اس کی تشہیر کی گئی اس میں بندہ کے متعلق جو زبان استعمال کی ہے ملاحظہ ہو:

"حکومت ملازم کو ساٹھ سال میں ریٹائرڈ کر دیتی ہیں۔ لیکن ہمارے ہاں ارذل العمر میں وہ یادگارِ اسلاف بن جاتا ہے۔" [ماہنامہ "التوحید والسنہ" اکتوبر ۲۰۰۸ ص ۴۶]

بندہ نے اگرچہ اسے بُرا نہیں منایا مگر آپ کی خدمت میں گزارش ہے کہ کیا یہ اخلاق علماء اور اساتذہ حدیثِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لائق ہیں؟

اور کیا آپ نے اشاعۃ التوحید والسنہ کے اس اخلاق پر بھی کبھی انہیں سرزنش کی ہے اور تشویش کا اظہار فرمایا ہے؟

آخر میں آنجناب کی خدمت میں گزارش ہے کہ:

"اشاعۃ التوحید والسنہ" کی مرکزی قیادت اب تک صحیحین کے راوۃ کو شیعہ، معتزلہ، خارجی قرار دے رہی ہے صحیحین کی روایات کو قرآن مجید کا مخالف ثابت کر رہی ہے۔ عقیدہ حیات النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو آپ نے شائع کیا ہے کے قائلین کو رفض کی بُو والا، کورِ باطن، اور ضلالت قرار دے رہی ہے۔ اور قطب الاشاد حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی رحمہ اللہ اور ان اکابر کے متبعین کو یہود و نصاریٰ اور ہندوؤں سے ملا رہی ہے اور ان کے تصنیفی ذخیرہ کو یہود و نصاریٰ اور بت پرستی کا داعی کہہ رہی ہے تو آپ کو اس "اشاعۃ التوحید والسنہ" سے کیا دلچسپی اور کیا ہمدردی ہے؟

بلکہ آپ نے فیصلہ راولپنڈی ۱۹۶۲ء کے حوالہ سے جو رسالہ شائع کیا ہے اس کی تردید میں اشاعۃ التوحید والسنہ کی طرف سے مولانا عطاء اللہ بندیالوی صاحب نے چوالیس صفحات

Scanned with CamScanner

کا رسالہ ''مسلکِ شیخ القرآن'' کے نام سے چھپوایا ہے جس میں اس نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جسد اطہر سے روح مبارکہ کے کسی بھی قسم کے تعلق اور سماع صلوۃ وسلام عندالقبر کا انکار کیا ہے۔ اور آپ کو شیخ القرآن رحمہ اللہ پر بھتان اور الزام لگانے والا لکھا ہے آپ کے خلاف مولانا عطاء اللہ بندیالوی صاحب نے یہ کتاب ''جمیعت اشاعۃ التوحید والسنہ'' کی طرف سے شائع کی ہے اور اس پر مولانا قاضی عصمت اللہ صاحب کی تقریظ اور تائید ہے۔ گویا مولانا عطاء اللہ بندیالوی کا یہ رسالہ پوری اشاعۃ التوحید والسنہ کی ترجمانی کیلئے لکھا گیا ہے۔

جب کہ آپ نے حال ہی میں بتاریخ: ۱۶ ربیع الاوّل ۱۴۳۲ھ/ ۲۰ فروری ۲۰۱۱ء اپنے مدرسہ جامعہ عربیہ اشاعت القرآن، حضرو میں ''مقصد میلاد کانفرس'' کے اشتہار میں مولانا عطاء اللہ بندیالوی صاحب کو ''ترجمان علمائے دیوبند'' لکھا ہے جبکہ مولانا عطاء اللہ بندیالوی صاحب اپنے رسالہ ''مسلک شیخ القرآن'' اور آپ کے ترجمان علمائے دیوبند لکھنے سے پہلے بھی اپنے رسالہ ''مسئلہ حیات النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم'' میں آپ کے پیش کردہ عقیدہ کو قرآن، حدیث، سنت، صحابہ کرام اور ائمہ امت کے خلاف قرار دے چکے۔

آپ حضرت قاری محمد طیب صاحب رحمہ اللہ کے فیصلہ کی نشر واشاعت بھی کر رہے ہیں اور اس فیصلہ کو قرآن وسنت کے خلاف قرار دینے والوں کو ترجمان علمائے دیوبند بھی کہہ رہے ہیں اور اسی تعارف سے اپنے ہاں بلا رہے ہیں آخر یہ کیا معاملہ ہے؟ اس طرح تو آپ نے اپنے آپ کو الجھا دیا ہے۔

اسی طرح آپ نے مولانا قاری طیب صاحب رحمہ اللہ کے فیصلہ پر مشتمل جو رسالہ بھیجا ہے وہ اس فیصلہ کی حد تک تو درست ہے مگر آخر میں آپ نے جو اپنی تحقیقات لکھی ہیں ان میں عقیدہ حیات النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر عنوانات: ''مسئلہ کی شرعی حیثیت''، ''حیات تعلق روح کے ساتھ ہے نہ کہ کامل'' اور ''سماع صلوۃ وسلام عندالقبر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روحانی ہے''۔ سے اس عقیدہ میں الجھاؤ پیدا کر دیا گیا ہے۔

عقیدہ حیات النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اکابر کا فرعی مسئلہ لکھنا روح مبارکہ کے

Scanned with CamScanner

جسد مبارک سے تعلق کی جو کیفیات ائمہ اہلسنت نے لکھی ہیں ان میں سے کسی کیفیت کو ماننا ہے نہ کہ مطلق تعلق اور جسد مبارک کی حیات مراد ہے مطلق تعلق روح اور جسد مبارک کی حیات تو اصولی مسئلہ ہے۔ اسی طرح جسمانی سماع کا انکار کرتے ہوئے روحانی سماع کہنا یا محض روحانی سماع پر زور دینا بھی سماع کا انکار ہے۔ اکابر میں سے یہ کسی کا موقف نہیں حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی رحمہ اللہ تو انہی جسمانی کانوں سے سماع کی تصریح کرتے ہیں۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں:

"قریب سے صلوٰۃ وسلام کو ترجیح اور فضیلت حاصل ہوتی ہے کیونکہ زائر کی آواز کا آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گوش مبارک تک پہنچنا بڑے شرف اور مجد کی بات ہے۔" [مکتوبات شیخ الاسلام ۱/ ۲۴۳ بحوالہ مقام حیات، طبع دوم ص ۴۶۲]

اس لیے ظاہر ہے کہ حضرت مدنی رحمہ اللہ کے ہاں سماع روحانی سے مراد سماع جسمانی ہی ہے۔

اکابر کے اس طرح کے حوالہ جات پیش کر کے اپنے وضعی مطلب کو کشید کرنا درست نہیں۔ مولانا محمد حسین نیلوی صاحب مرحوم نے بھی اپنی تصانیف میں اسی انداز کو اختیار کیا ہے۔ اس طرح اکابر کی تحریرات میں تعارض ثابت کر کے امت کو اپنے اسلاف سے دور رکھنے کا ماحول پیدا ہوتا ہے نہ کہ اکابر کے اتباع کی دعوت ہے۔

آپ نے اپنے رسالہ "مسئلہ حیات النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم" میں حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب رحمہ اللہ کے فیصلہ کو نقل کرنے کے بعد لکھا ہے:

"اور یہی فیصلہ ہماری اشاعت التوحید والسنہ کا ہے۔" [ص ۱۸]

اسی طرح آپ نے اپنے ابتدائیہ میں حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ کے متعلق لکھا:

"انہوں نے بھی اس فیصلہ کی تعریف فرمائی اور فرمایا کہ: اس فیصلہ کے بعد اشاعت التوحید کے علماء سے اختلاف ختم ہو گیا ہے۔" [ص ۴]

آپ نے جو ہماری اشاعت التوحید والسنہ لکھا ہے اس سے کیا مراد ہے؟ کیا اشاعت تقسیم ہو گئی ہے؟ یا آپ نے مرکزی اشاعت کے مقابل اپنی الگ اشاعت بنالی

Scanned with CamScanner

ہے؟ یا مرکزی اشاعت نے آپ کا فیصلہ تسلیم کرلیا ہے؟

آپ کے جواب میں مولانا عطاء اللہ بندیالوی صاحب کی کتاب ''مسلک شیخ القران'' سے اخری بات کی تو تردید ہوجاتی ہے کہ انہوں نے حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب رحمہ اللہ کے فیصلہ کے خلاف یہ کتاب ''اشاعۃ التوحید والسنہ'' ہی کی طرف سے شائع کی ہے۔

اخر میں مکرّر عرض ہے کہ بندہ نے مولانا مفتی محمد ظفر اقبال صاحب اور مولانا نثار احمد الحسینی مدظلہم کی تحریرات پر جو کچھ لکھا ہے الحمدللہ باحوالہ لکھا ہے اور محض اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے لکھا ہے۔ بندہ آپ کی خدمت میں اپنے پیش کردہ حوالہ جات کے عکسی نقول بھی اسی لفافہ میں ارسال کررہا ہے[1] مجھے نہ کسی سے تعصّب ہے اور نہ عداوت ۔ آپ سے بھی یہ درخواست ہے کہ ان لوگوں کا دفاع کرنے کے بجائے اکابر علمائے دیوبند قدس سرّھم اوران کی تعلیمات کا دفاع فرمائیں۔ جزاک اللہ خیراً۔

عالم اسلام اور خصوصاً پاکستان کے موجودہ حالات کا تقاضا بھی یہی ہے کہ دیوبندیت جو صحیح عقائد اور درست فکر کا نام ہے کا تحفّظ کیا جائے اور غلط عقائد ونظریات سے اس کی حفاظت کی جائے۔ اس لیے کہ امت کا ایمان اسی سے محفوظ رہ سکتا ہے۔

دعوات صالحہ کی درخواست ہے۔

والسلام

سلیم اللہ خان

سلیم اللہ خان

۳ جمادی الاولی ۱۴۳۲ / ۷ اپریل ۲۰۱۱ء
مہتمم جامعہ فاروقیہ شاہ فیصل کالونی کراچی
رئیس وفاق المدارس العربیہ پاکستان
صدر اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان

---

[1] عکسی نقول اس کتاب کے صفحہ نمبر ۵۳، ۵۴، ۱۱۴، ۱۱۵ اور ۱۱۶ پر ملاحظہ کریں۔

Scanned with CamScanner

مسلکِ شیخ القرآن رحمہ اللہ

فِیْ حَیَاتِ

سَیِّدِ الْاِنْسِ وَالْجَانّ

مسئلہ حیات النبی ﷺ اور سماعِ سلام عند قبر النبی ﷺ کے متعلق
حضرت شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خانؒ کا مسلک و نظریہ
نیز اس سلسلہ میں پھیلائی گئی غلط فہمیوں کا مدلل جواب

تلمیذ شیخ القرآن علامہ محمد عطاء اللہ بندیالوی

شعبہ نشر و اشاعت جمعیۃ اشاعۃ التوحید والسنۃ

جامعہ ضیاء العلوم جامع مسجد سیدنا معاویہؓ فاروق اعظمؓ روڈ سرگودھا

مکتبہ حسینیہ فاروق اعظمؓ روڈ سرگودھا فون 0300-6029183

Scanned with CamScanner

۱۱

اِرادہ اور کوشش تو ان حضرات کی نیک ہے لیکن کیا دیوبند سے منسوب تمام جماعتیں آپ کے صرف اتنے فیصلے اور ۱۹۶۲ء کے معاہدے پر دستخط کرنے سے آپ سے راضی ہوجائیں گی؟ خدا را سوچیے اور جواب دیجیے کہ علاقہ کے خدام اہلِ سنت صرف اتنے عقیدہ کے رکھنے پر آپ کو گلے لگالیں گے، اور آپ کے گلے میں پھول ڈال کر آپ کو "دیوبندی" تسلیم کرلیں گے، یا ان کا مطالبہ یہ ہوگا کہ المہنّد علماء دیوبند کی مستند دستاویز ہے۔ جب تک آپ اس پر دستخط نہیں کرتے ہم اس وقت تک آپ کو دیوبندی تسلیم نہیں کرتے ---- تو کیا آپ اِتحاد و اتفاق کے نیک جذبے کے لیے یہ قدم بھی اٹھالیں گے؟ پھر خدام اہل سنت اور اٹک کے قاضیان کا یہ بھی مطالبہ ہوگا کہ صرف عند قبر النبیؐ صلوۃ و سلام کے سماع کے عقیدہ اپنانے سے اتفاق و اتحاد نہیں ہوسکتا ---- بلکہ اس کے لیے آپ کو اِستِشفَاع عند قبر النبیؐ کا قائل ہونا پڑے گا۔ تو کیا آپ اتحاد کے ثمرات سمیٹنے کے لیے اس سیڑھی پر بھی اتر آئیں گے ------ پھر ان کا مطالبہ یہ ہوگا کہ جب تک آپ دعاؤں میں انبیاءِ کرام کے توسل اور بزرگوں کے وسیلے کے قائل نہ ہوں تو ہم آپ کو دیوبندی تسلیم کرنے کے لیے تیار نہیں ---- تو کیا آپ اس اتحاد کی خاطر توحید کے گلے پر چھری رکھ کر وسیلے اور توسل کے قائل ہوجائیں گے؟۔

ہمیں دکھ اور افسوس اس بات کا ہے کہ یہ قابلِ اِحترام اور بزرگ علماء اتحاد و اتفاق کے نیک جذبے کے لیے اپنے نظریات میں معمولی لچک پیدا کرلیتے مگر حضرت شیخ القرآن رحمہ اللہ تعالیٰ کو اس کام کے بطور ڈھال اور بطور دلیل استعمال نہ فرماتے ---- ان کی اس کارروائی اور پمفلٹ بازی کا نتیجہ یہ نکلا کہ اشاعت التوحید و السُّنّت کے موجودہ احباب خصوصاً نوجوان طبقہ اس مخمصے اور پریشانی میں مبتلا ہوگیا کہ حضرت شیخ القرآنؒ ۱۹۶۲ء کے معاہدے پر دستخط کرکے اپنے پہلے مسلک سے رجوع کرکے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے عند القبر صلوٰۃ و سلام کے سماع کے قائل ہوگئے تھے۔

Scanned with CamScanner

علمائے دیوبند کے متفقہ عقائد کو توحید کو ذبح کرنے والے (شرکیہ عقائد)

قرار دینے کے باوجود مولانا عطاء اللہ بندیالوی ترجمان علمائے دیوبند

اکابر علمائے دیوبند قدس سرّھم
کا
عقیدہ

۱۳۷۶ھ/ ۱۹۵۷ء میں جب ''اشاعۃ التوحید والسنہ'' کے بعض علماء نے علمائے دیوبند کے عقیدہ ''حیات الانبیاء جسمانی، برزخی'' کی تردید کرتے ہوئے جُدا راستہ اختیار کیا اور علمائے دیوبند میں رخنہ ڈالنے کی کوشش کی تو اس وقت کے اکابر علمائے دیوبند نے اپنے عقیدہ کا اظہار کرتے ہوئے درج ذیل اعلان شائع کروایا۔

عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق
اکابر علمائے دیوبند کا مسلک
علمائے دیوبند کا متفقہ اعلان

حضرت اقدس نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سب انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں اکابر دیوبند کا مسلک یہ ہے کہ وفات کے بعد اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔ اور ان کے ابدانِ مقدّسہ بعینہٖ محفوظ ہیں۔ اور جسدِ عنصری کے ساتھ عالم برزخ میں ان کو حیات حاصل ہے اور ''حیات دنیوی کے مماثل'' ہے۔

صرف یہ ہے کہ احکامِ شرعیہ کے وہ مکلّف نہیں ہیں۔ لیکن وہ نماز بھی پڑھتے ہیں اور روضہ اقدس میں جو درود پڑھا جائے، بلا واسطہ سنتے ہیں۔ اور یہی جمہور محدّثین اور متکلّمین اہل السنّت والجماعت کا مسلک ہے۔ اکابر دیوبند کے مختلف رسائل میں یہ تصریحات موجود ہیں۔ حضرت مولانا قاسم نانوتوی رحمہ اللہ کی تو مستقل تصنیف حیات انبیاء پر ''آبِ حیات'' کے نام سے موجود ہے۔ حضرت مولانا خلیل احمد صاحب رحمہ اللہ جو حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ کے ارشد خلفاء میں سے ہیں، ان کا رسالہ ''المہنّد علی المفنّد'' بھی اہل انصاف اور اہل بصیرت کے لئے کافی ہے۔ اب جو اس

Scanned with CamScanner

مسلک کے خلاف دعوی دائر کرے، اتنی بات یقینی ہے کہ ان کا اکابر دیوبند کے مسلک سے کوئی واسطہ نہیں۔

واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل۔

﴿۱﴾ مولانا محمد یوسف بنوری عفا اللہ عنہ مدرسہ عربیہ اسلامیہ کراچی نمبر ۵

﴿۲﴾ مولانا عبدالحق عفی عنہ، مہتمم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

﴿۳﴾ مولانا محمد صادق عفا اللہ عنہ سابق ناظم محکمہ امور دینیہ بہاولپور

﴿۴﴾ مولانا ظفر احمد عثمانی عفا اللہ عنہ شیخ الحدیث دارالعلوم الاسلامیہ ٹنڈوالہ یار سندھ

﴿۵﴾ مولانا شمس الحق عفا اللہ عنہ صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان

﴿۶﴾ مولانا محمد ادریس کان اللہ لہ شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور

﴿۷﴾ مولانا مفتی محمد حسن مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور

﴿۸﴾ مولانا محمد رسول خان عفا اللہ عنہ جامعہ اشرفیہ نیلا گنبد لاہور

﴿۹﴾ مولانا مفتی محمد شفیع عفا اللہ عنہ مہتمم دارالعلوم کراچی نمبر ۱

﴿۱۰﴾ مولانا احمد علی عفی عنہ امیر نظام العلماء وامیر خدام الدین لاہور۔

[پیام مشرق لاہور۔ جلد نمبر ۳، شمارہ نمبر ۴۔ ع ۱۳۸۰ھ/ستمبر ۱۹۶۰ء]

Scanned with CamScanner

دارالعلوم دیوبند
کا
اعلانِ حق

آنحضرت ﷺ اپنے مزار مبارک میں بجسدہٖ موجود اور حیات ہیں، آپ کے مزار مبارک کے پاس کھڑے ہو کر جو سلام کرتا ہے اور درود پڑھتا ہے آپ ﷺ خود سنتے ہیں اور جواب دیتے ہیں، ہمارے کان ایسے نہیں کہ ہم سنیں، آپ ﷺ اپنے مزار مبارک میں حیات ہیں، مزار مبارک کے ساتھ آپ ﷺ کا خصوصی تعلق بجسدہٖ وروحہٖ ہے۔ جو اس کے خلاف کہتا ہے، وہ غلط کہتا ہے، وہ بدعتی ہے، خراب عقیدے والا ہے۔ اس کے پیچھے نماز مکروہ ہے۔

کتبہ السید مہدی حسن مفتی دارالعلوم دیوبند ۱۳/۵/۷۶ھ

الجواب صحیح جمیل احمد تھانوی جامعہ اشرفیہ نیلا گنبد لاہور۔ ۲۱ شوال ۱۳۷۶ھ۔

اجاب المجیب واجاد محمد ضیاء الحق کان اللہ لہٗ مدرس جامعہ اشرفیہ لاہور۔

الجواب صواب محمد رسول خان عفا اللہ عنہ۔

الجواب صحیح ابوالزاہد محمد سرفراز خان صفدر۔

[بحوالہ تسکین الصدور طبع دوم ص ۴۱، ۴۲]

Scanned with CamScanner

حضرت مولانا حافظ نثار احمد الحسینی مدظلہم کی یہ تحریر نہایت جاندار، حقائق کا آئینہ اور بہت سے سربستہ رازوں سے پردہ اٹھانے کا قیمتی اور قابل قدر ذریعہ واقع ہوئی ہے...

چتروڑی کے جواب میں لکھی جانے والی کتابوں میں اس کے انجام کا محققانہ ردّ موجود ہے مگر مولانا حافظ نثار احمد الحسینی مدظلہم کی تحریر میں یہ اہم بات ہے کہ چتروڑی کے موجودہ انجام کا آغاز بھی بتایا گیا ہے...

بقیۃ السلف، استاذ المحدثین
حضرت مولانا الشیخ سلیم اللہ خان دامت برکاتہم
رئیس وفاق المدارس العربیہ پاکستان
صدر اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ پاکستان

Scanned with CamScanner